تھوڑی رغبت پر ضروری ہی کہ آدمی بقدر توانائی و قدرت
اپنی ایسی منعم کا شکر ہر وقت کیا کری اور اوسکی عبادت وطاعت
اور شکر وسپاس مین بدل وجان مصروف ومشغوف رہی
اور پیروی وفرمان پذیری مین رسول مقبول خاتم النبیین شفیع
مذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اور اوسکی رضامندی
پر موقوف سمجھی اور اوس محبوب حضرت باری کی محبت کو اصل
چونکہ ... جانی اما بعد جب کشور ٹونک محمد آباد حرسہا اللہ تعالی
اوج خانی سے نوساد حکومت سراسر عطوفت رئیس دریادل گوہر
افعال طینت فرخ اطوار برج اختر امارت گوہر درج وزارت
... دودمان نواب محمد علیخان گلدستہ گلزار فیوضات سبحانی مہر پرور
... مستر جناب ہمایون القاب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم
علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہم وضاعف ملکہم سے معمور
وآباد ... اور ... کی داد ودہش سے گلستان خاطر امیدوارون کا

سرسبز اور شاد ہوا تو باوجود عمر جوانی اور اسباب
رانی کی بخلاف اور امیرون کی خاطر عالی طرف علم تاریخ
اور فن ادب کی متوجہ فرمائی اور جو کتابون کا شناخ
یا کہ مطالعہ ایسی چیزون کا اللہ تعالی کی قدرت پر یقین
زائد کرتا ہی اور سیر گذشتہ کی دکھاتا ہی اور تدبیر ملک دا
اور بچنا بُری باتون سی اور سیکھنا بھلی باتون کا اور
ہوتا ہے سو بنظر ان فوائد کی حکم عالی نی شرف
کہ کتاب امیر نامہ زبان اردو سلیس مین لکھا
تاکہ ہر شخص صاحب استعداد مبتدی مسلم اوس سی
ہون اسواسطی یہہ نسخہ مرغوب طبایع زبان اردو
لکھا گیا اور چونکہ اس زمین نامی کی وقتین اول یہ کتا
ہوئی ہی تو امیدواری اللہ تعالی کی عنایت
کہ اس حاکم کی عمر و اقبال اور دولت و اجلال میں برہ

لف حقیر لو سعید احمد اسعد ابن مولوی سید احمد علی

... الحسنی البخاری قدیمی نمک پروردہ اس سرکار عظمت مدار

ہی اس فیاض کی فیض وانعام سی بہرہ مند وکامیاب رکھی

باب اول ابتدای کتاب مین مع ذکر نسب نامۂ امیر شجاعت

تخمیر اور بیان مختصر فروع واصول قوم افغان حضرت

ابو البشر آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تک

چونکہ طلوع ولموع اس اختر اقبال اور نیر اجلال کا برج افغانی رر

اوج خانی سی ہی اسواسطی ضرور ہوا کہ پہلی تقریر حالات اور تحریر

واقعات امیر مبارک تقدیر سی کچہ نسب نسب فرقۂ افغان

کیا جاوی اور سبب تقرر لقب پٹہان وخان لکہا جاوی سو خلاصہ

ان باتون کا تواریخ سابقہ مثل مخزن افغانی وغیرہ سی جو مشتمل بر

احوال طبقات افغانان لودہی اور سوری کی ہی کہ پہلی سلطنت

ہندوستان انہی خاندان مین تہی یون معلوم ومفہوم ہوا کہ سلسلۂ انساب

طالوت
اقوام افغان کا آخرین بادشاہ ظل اسد قاتل جالوت ملک
پر منتہی ہوتا ہی اور یہہ ایک بڑا بادشاہ تھا قوم بنی اسرائیل کا موصوف
بصفات پسندیدہ و اخلاق سنجیدہ چنانچہ ذاخیر اوس کا قرآن
مُنزل من الرحمن مین موجود ہی قال اسد تبارک وتعالی
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوٓا
أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ
سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيمٌ ۝ ترجمہ اور کہا اون بنی اسرائیل سی اونکی نبی نی کہ تحقیق
اسد تعالی نی بہیجا ہی واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ جواب دیا
بنی اسرائیل نی کہ کیونکر ہوگا واسطی اوسکی ملک ہمپر اور حالانکہ ہم
مستحق ترہین واسطی ملک کی بہ نسبت اوسکی اور نہین دیگئی اوس
طالوت کو فراخی مال سی تو کہا اوس نبی نی تحقیق اسد تعالی نی برگزین

لوگم سب پراوزیادہ کی ہے فراخی علم اور جسم مین
یعنے بادشاہون کے واسطے دانش اور وضعداری چاہیے یہہ
دونون باتین اوسمین موجود ہین اور اللہ تعالے دیتا ہے ملک اپنا جسکو
چاہتا ہے اور اللہ تعالے واسع اور علیم ہے ✤ اور اوس بادشاہ
طالوت کے دو بیٹے تہے ایک کا نام برخیا اور دوسرے کا
ارمیا جب حضرت نبی داؤد علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بعد
طالوت کے بادشاہ بنی اسرائیل کے ہوئے تو آپنے اونکے
ان دونون لڑکون کی خوب تربیت فرماکے بڑے بڑے مرتبے
اون کو عنایت کیے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے جب
نوبت قہرمانی سلطنت لاثانی حضرت نبی سلیمان علے نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہونچی ان کے عہد سعادت مہد مین
ارمیا کے ایک لڑکا ہوا اوسکا افغنہ نام رکہا گیا اور برخیا
کے بہی لڑکا ہوا اوسنے آصف نام پایا حضرت سلیمان علیہ السلام

سے نے اس آصف بن برخیا کو کہ بڑا عالم اور قابل ہو گیا تھا اپنا وزیر اعظم بنایا تخت ملکہ بلقیس اسی نے اپنے زور عمل و علم سے آنکھہ مارنے مین شہر سبا سے منگوا دیا تھا اور افغنہ بن ارمیا کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا سب پٹھان اولاد اسی افغنہ بن ارمیا کی ہین پس قوم افغان جماعت بنی اسرائیل سے ہے اول انکی بود و باش ملک شام مین تھی بخت نصر یا بہبود بادشاہ یہود سے لڑائی مین شکست پاکر اور اوسکے ظلم و تعدی سے تنگ آکر جلاے وطن اختیار کی اور سکونت شام سے دست بردار ہوکر وسعت آباد عالم مین منتشر ہوے ایک جماعت اونمین کی زمین خراسان مین آئی اور اطراف غور کے پہاڑونمین کہ مقام سخت و دشوار اور دشوار گذار تہا رہنا اختیار کیا زمانہ خلافت عالیہ جناب خلیفہ سوم مین امیر المومنین حضرت ذی النورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ

ہین کہ شوکت دین محمدی علے صاحبہ الصلوۃ والسلام نے اطراف
عالم کو زیر و زبر کیا اور طنطنہ کوس اسلام گوش زد ہر نزدیک و دور
ہوا امیر لشکر مسلین نے جو واسطے فتح ملک خراسان کے
آیا تہا ان پٹہانون کے امیر کو جو اوسوقت مین سردار تہا
عنایت نامہ تقدس ختامہ متضمن دعوت اسلام رقم کیا او سنے
بمقتضاے فراست مستقیم و فطرت سلیم دین و اسلام قبول
کیا نام نامی اوس امیر کا قیس تہا بعد اسلام کے عبد الرشید
اوس کا لقب ہوا اسواسطے اوسکو قیس عبد الرشید بن عیص کہتے
ہین اور خطاب پٹہان کا اس قوم کو اسے سرداری سبب
ملا ہے جیسا کہ آینرہ بیان ہوگا اور سلسلہ نسب اس قیس
چہتیس ۳۶ واسطے سے بادشاہ طالوت تک پہونچتا ہے اور
چہیالیس ۴۶ واسطے سے حضرت خلیل اللہ ابراہیم علے نبینا
و علیہ الصلوۃ والسلام تک اور پینسٹہ ۶۵ واسطے سے حضرت

آدم ابو البشر علیہ الصلوۃ والسلام تک اور بیان و شجرہ نسب قیس
عبد الرشید کہ بخطاب پٹھان مشہور ہوا ہے اسطرح ہے قیس ابن
عیص (1) ابن سلول (2) ابن عتبہ (3) ابن نعیم (4) ابن مرہ (5) ابن خندر (6) ابن سکندر (7)
ابن زمان (8) ابن یمین (9) ابن بہلول (10) ابن سلیم (11) ابن صلاح (12) ابن قارود (13)
ابن اشم (14) ابن بہلول (15) ابن کرم (16) ابن عمال (17) ابن حدیقہ (18) ابن مہیال (19)
ابن قیس (20) ابن عیلم (21) ابن شموئیل (22) ابن ہارون (23) ابن قمرود (24)
ابن ابی (25) ابن صہلب (26) ابن طلل (27) ابن نونے (28) ابن عاملی (29) ابن
تارخ (30) ابن ارزنج (31) ابن مندول (32) ابن سلیم (33) ابن افغنہ (34) ابن ارمیا (35)
ابن شاؤل (36) الملقب بطالوت ابن قیس (37) ابن اسال (38) ابن صوال (39)
ابن لحوب (40) ابن افخ (41) ابن ارشیل (42) ابن بنیامین (43) ابن یعقوب (44)
علیہ السلام ابن اسحق علیہ السلام (45) ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام (46)
ابن تارخ (47) مشہور بہ آذر ابن ناحور (48) ابن سروغ (49) ابن رعو ابن (50)
فالغ (51) ابن ہود علیہ السلام (52) ابن شالح (53) ابن ارفخشد (54) ابن سام (55)

۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹
ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیہ
۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳
السلام ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش
۶۴ ۶۵
ابن شیث علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام انتہے از نسب نامہ
نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ قیس
عبدالرشید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد
سعادت مہد مین آرزوے حصول دولت قدمبوس سرور
عالم مین بیقرار ہوکر مع جماعت رفقا طرف مدینہ منورہ کے
گیا اور وہان پہلے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ سے
ملکر موافق اون کی صلاح کے محفل قدس منزل آنحضرت
مین پہونچا اور شرف اسلام سے مشرف ہوا اور جناب
سرور عالم نے اس قیس کو طرح طرح کی دلجوئی اور عنایت سے
ممتاز و مفتخر فرمایا اور نام اوس کا اور اوسکے سب رفیقونکا
دریافت کرکے فرمایا کہ قیس نام زبان عبرانی کا ہے اور ہم

عرب مین تمہارا نام ہمنے عبدالرشید رکہا اور ارشاد کیا کہ
ملک طالوت سے ہو اور خداوند کریم سنے اوس کو قرآن شریف
بخطاب ملک مخاطب فرمایا ہے پس مناسب یہہ ہے کہ لوگ
بہی ملک کہا کرین اور جب سرور کائنات نے علیہ السلام و ...
مدینہ منورہ سے واسطے تسخیر مکہ کے عزم بالجزم فرمایا تو آپ
سفر مین قیس کو مع اوسکے ہمراہیون کے خالد رضی اللہ تعالی
عنہ کے ہمراہ متعین کیا اور فتح مکہ کے دن قیس کے ہاتہہ سے کارہای
نمایان دلیری او رمردانگی کے ساتہہ سرزد ہوئے چنانچہ کہتے ہین
کہ ستر کفار قریش اوس روز قیس کے ہاتہہ سے مارے گئے
آنحضرت کی زبان گوہر فشان سے بعد سننے اس بہادری
وجان فشانی قیس کے ارشاد ہوا کہ اس شخص کی نسل سے ایک
بڑی قوم ذلاور خداوند کریم دنیا مین پیدا کریگا اور وہ بدل
دین اسلام کی مددگاری مین کوشش اور جان نثاری کرینگے

ارشاد فرمایا بلو حضرت جبریل علیہ السلام نے اطلاع دی
کہ استحکام اس قوم کا مانند اوس بڑی لکڑی کشتی کے
ہے کہ دو طرف سے اوسپر اور لکڑیان جڑی جاتی ہین پس جیسے
وہ بڑی لکڑی اصل کشتی کی ہے اسیطرح یہہ لوگ اصل اور قوت
اسلام اور مسلمانون کے ہونگے پہر اوس قیس عبدالرشید کو
خطاب پٹہان کا عنایت کیا بنابر مشابہت ساتہہ اصل کشتی کے
اوسکو پٹہان کہتے ہین سو یہ برکت ایسے ارشادات عطوفت
سمات کے اس قوم مین بہت درویش اور زاہد اور اولیا صاحب حال
وجود مین آئے پہر اوس قیس کو جناب سعادت مآب سے حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد سکہا دینے احکام شریعت
مصطفویہ کے رخصت فرمایا کہ اپنے اوسی وطن کوہستان مین
جاکر اور لوگون کو دعوت اسلام کرے چنانچہ بہت کفار اوس
نواح کے بباعث قیس زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوئے بعد

روز کے اس قیس ملقب پٹھان سے نے بتقضاے آلہی سنہ ۴۱ھ
مین جہان فانی سے طرف علم جاودانی کے کوچ کیا اور ۹۰
ستاسی برس دنیا مین زندہ رہے مؤلف حقیر کہتا ہے کہ
یہہ قصہ آیات و احادیث سے ثابت کیا بلکہ مستنبط اور ملتقط نہین
کہ معتبر ہو لیکن بعضی تواریخ مین تہا اسوجہہ سے نقل کیا گیا اور ایسے
اکثر قصے کتب تاریخ مین مرقوم ہین کہ وہ احادیث و اخبار سے
ثابت نہین جیسے قصہ بہیجنے پیراہن شریف کا طرف حضرت اویس
قرنی کے اور امانت رکہنا آنحضرت صلعم کا شانہ مبارک اپنا
پاس ایک صحابی ابو الرضا نامی کے کہ اوسکو شہر غزنی مین شیخ
علی لالا کو سپرد کرین وغیرہ ذالک و اللہ تعالی اعلم ہذا ما نقلنا من کتاب
امیر نامہ فارسی مطابقا لبیان حیوۃ افغانی و مخزن افغانی القصہ
نسل اس قیس کی روز بروز بڑہتی گئی اور قیس کے تین بیٹے تہے
ایک کا نام سربن دوسرے کا غورغشت تیسرے کا بیٹن اور ہر ایک ان

سے صاحب اولاد ہوا پہر سربن سے دو لڑکے ہوئے
ن اور خرشبون ثانی کے تین فرزند تہے کند جمند یا احمد
کسی یا کاشی اول کے دو بیٹے تہے غور اور خشی یا شنجی یا
شینجا ثانی کے چار لڑکے ہوئے ترکلانی کلیانی یا منج عمر و یوسف زئی
ثالث کے ایک لڑکا ہوا مند یا مندر او سنے اپنے چچا کی بیٹی
یعنی دختر یوسف زئی سے نکاح کیا اسی سبب سے اوسکی اولاد
تو بہی یوسف زئی کہتے ہین رابع کے دو لڑکے ہوئے اوسنے
ایک کا نام اپنے نام پر یوسف زئی رکہا اور دوسریکا مندر اور اس
یوسف ابن یوسف زئی کے چار لڑکے ہوئے الیاس اکو ملی عیسیٰ
پہر اس الیاس کے تین لڑکے ہوئے سالار دو اسی کدا آغاز
داستان بزرگان امیر کشور گیر کا ملک خراسان سے
ولایت ہندوستان مین آنا جسوقت ہین گلشن ملک ہندوستان
فردوس نشان سلطنت عشرت پناہ محمد شاہ بادشاہ دہلی سے رونق پذیر تہا

مسمے طالع خان ابن کالیخان بجروال قوم ستالارزئی کہ جد امجد نواب دولت مآب محمد امیر خان مرحوم کے ہین موضع چوہر سے کہ ملک بنیر مین واقع ہے کربت سفر گوارا کرکے ہندوستان مین آئے ضلع کٹہیر مین شہر سنبہل کو کہ مجمع اہل اسلام تہا جہت سکونت پسند کرکے محلہ ترتیہ سرا مین اقامت اختیار کی جو دو ناش کیطرف سے مطمئن ہوکر ساتہہ ایک شخص زمان خان جمعدار نامی کے نوکری پیدا کی اور چند افغانان دلاور اپنے ہمراہ متفق کرکے اوس ضلع کی لوٹ مین مصروف ہوئے جب اوس ضلع کے کسی صاحب علاقہ کو کوئی مہم جنگ وغیرہ پیش آتی تو یہہ طالع خان وغیرہ کچہہ روپیہ لیکر عہدہ برآئی اوس کام کی اپنے ذمے پر مقرر کر لیتے اور بخوبی درستی اوس کام کی کردیتے چند روز کے بعد طالع خان نے رفاقت علی محمد خان کی کہ ضلع کٹہیر مین سردار نامی تہا اختیار کی جبکہ فوج محمد شاہ کی علی محمد خان سے لڑنے کو کٹہیر مین

زمین یہہ طالع خان بمقام تنگندہ متصل

لہ بادشاہی لشکر سے محصور ہوئے اور کسی حویلی مین
مع خدمتگار در بند ہوکر آٹھہ دن تک بندوقوں سے لڑتے
رداد شجاعت دیتے رہے جب بسبب فقدان آب و نان ناچار
و بیکار ہوے تب بطریق دلاوری و مردانگی وہانسے نکلے افسر
لشکر شاہی اونکی جرات و دلیری دیکہکر کمال خوش ہوا لوگون کو
ونکے قتل سے منع کیا اور اونکو پیغام دیا کہ تم ہمارے ساتھہ
چلکر بادشاہی نوکری کرو لیکن طالع خان نے بنظر رفاقت قدیمہ
علی محمد خان وہ بات قبول نہ کی اور گہر چلے آئے بعد تہوڑے
دنون کے علی محمد خان نے عالم فانی سے رحلت کی اور طالع خان
نے بہی نقد حیات سپرد والیان قضا و قدر کیا اوس وقت مین
ان کے فرزند جگر پیوند محمد حیات خان کی عمر بہت کم تہی جب
دوندے خان ضلع کٹہیر کے مختار ہوے تو طالع خانکی سوا فقت

اور وفاداری کا حال سنکر نہایت عنایت سے ملا
کے فرزند دلبند محمد حیات خان کو اپنے پاس بلاکر اہل عزت
مین نوکر رکہا بعد ازانکہ دوندے خان نے اس عالم سے طرف
جہان باقی کے انتقال کیا یہہ محمد حیات خان تربینہ سراے مین
وطن اونکا تہا رہنے لگے نوکری چاکری سے برداشتہ خاطر ہو
ملازمت کسی امیر کی گوارا کی اکثر اوقات عزیزہ حیات کو عبادت الٰہی
مین صرف کیا کرتے اور بعض ساعات روز و شب مین حضرت شاہ
صاحب سے رحمۃ اللہ علیہ ملا کرتے اوس مرد کامل کی صحبت سے فیض حاصل
ہوتا اور دل کو ہر طرح اطمینان رہتا غلام محی الدین خان وغیرہ روساے
شہر سے دوستی پیدا کرکے صورت گذر معاش کی زراعت پر
مقرر کی اور مدۃ العمر بہ آسودگی و بیغمی بسر کی یہ محمد حیات خان
علوم فلاسفہ سے حساب ہندسہ نجوم مین مہارت اور
ہنود کے شاستر سے کمال واقفیت رکہتے تہے

طلوع اقبال نواب امیرالدوله محمد امیر خان بهادر کا برج عزت حیات خان سے سن بلوغ تک

چونکہ رسم قدیم خداوند روزگار کا یہی ہے کہ عرصہ خاک کو
ہمیشہ پرتو دولت سے کسی بلند اختر کے منور و بارونق رکھتا ہے
اور نور طلوع کسی نیر سے شبستان جہان کو روشن کرتا ہے
بنابران شب فرخ مین سال ایکہزار ایکسو بیاسی کے سنین
۱۱۸۲ھ
ہجریہ سے زمان سعید اور آوان حمید مین یہ گوہر درج
برتری اور مہر سپہر سروری مصرعہ چو اختر کہ ز برج
شرف عیان گردد ؛ خانۂ سعادت کاشانہ محمد حیات خان
مین جلوہ افروز فرخی و فرخندگی ہوا اور اپنے نور
جمال دولت اشتمال سے بزم مرادات والدین کو پرنور کیا
آوازۂ شادی و مبارکبادی نے ہر طرف سے بلندی پائی

دولت واقبال سنے دروازے پرآکر مجرا کیا تہنیت کائی درخت امید اقربا کا بارآور ہوا بلکہ نخل تمناے قوم پرثمر پدر بزرگوار نوگل حدیقۂ آرزو کو مہد عافیت وراحت مین بہزار گونہ دلجوئی وپرورش کرتے اور دیدار فرحت آثار سے اوس نور چشم کامگار کے ہردم سرور تازہ اور فرحت بے اندازہ پاتے بسبب ظہور آثار دولت وامارت اوسکے اطوار سے نام اوس پسر ارجمند کا محمد امیرخان رکہا مولف حقیر نے جو تواریخ ولادت نواب محمد امیرخان بہادر لکہی ہین وہ یہ ہین ✤

چو نجم طالع بخت حیات خان افغان	
	عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان ✤
سروش گفت دو تاریخ دوم بیدل حال	
	مہ افاغنہ برجیس قدر قوم پٹہان
دیگر	سخاوت نے مبارکباد دی آکر شجاعت کو

ردونون کے لیے ایک مظہر کامل ہو پیدا

تاریخ لویا یون سراپا لیلے اندیشہ

جواد بیل نیرو ستیر دریا دل ہوا پیدا

لفظ امیر امارت سے مشتق ہے اور خان بھی اہل خراسان امیر کو کہتے ہین پس تکرار الفاظ متحد المعنے مثبت حصول امارت کاملہ ہے واسطے امیر کے اور سلسلہ اس امیر شرافت مرتبت کا بین۲ واسطہ نسب قیس عبدالرشید تک پہنچتا ہے اسطرح سے امیر خان۱ بن محمد حیات خان۲ ابن طالع خان۳ ابن کلے خان۴ ابن بابو خان۵ ابن مولا خان۶ ابن سید علی خان۷ ابن فتح خان۸ ابن خانخان۹ ابن الهداد خان۱۰ ابن یوسف خان۱۱ ابن کرے خان۱۲ ابن ملهی خان۱۳ ابن سالارزی۱۴ کہ جد قبیلہ سالارزی ہے ابن الیاس۱۵ ابن یوسف۱۶ کہ بنائے زمرہ یوسف زی ہے ابن شیخا۱۷ ابن کند۱۸

ابن خیر الدین عرف شبون ابن ابراہیم المعروف بہ شر بن
ابن قیس عبد الرشید الملقب بہ پٹہان ⁂ جبکہ عمر اوس
گوہر تاج بختیاری کی سات برس کو پہنچی تو ہم عمر
ہمگہر لڑکون سے ملاقات اور اونمین نشست و برخاست
شروع کی سیر و تماشا سے دلکو خورسند کہتے راحت طرب
مین روزگار بسر کرتے کبہی سیر دریا سے گوہر شادمانی
حاصل کرتے کبہی گلگشت گلزار سے گلہاے مسرت
چُنتے آثار برتری و اطوار بلند اختری اوس صغیر سن
مین اونکی جبین سے نمایان و درخشان تہے اکثر لڑکے
ہمراہ رہا کرتے اور ہر کام مین اونکی رضا مقدم رکہتے
عادت پسندیدہ امیر کی یہ تہی کہ لہو و لعب مین بہی
شغل نوکری و تقسیم ماہواری اطفال ہم عمر سے رہتا
اکثر کوڑیان جمع کر کے لڑکون کو ماہانہ بانٹتے بعض اطفال کو

اونمین سے واسطے عہدے دینے کے جہ انشتے لڑکے امیرکو
اپنے کاندہونپر سوار کرکے آوازہ نواب صاحب بہادر کا گلی
کوچی مین بلند کرتے کوئی چوبدار کوئی نقیب کوئی سپاہی
کوئی افسر کوئی نائب کوئی رسالدار بنتے امیر عالی فطرت
اسیطرح کے کہیل مین خوش رہتے جو کچہہ نقد گہر مین پاتے
والدین سے پوشیدہ باہر لاکر بانٹ جاتے ہرچند محمد حیات خان
والد ماجد امیر کے یہ سخاوت امیر کی دیکہکر کلمات نصیحت آمیز
کہا کرتے کہ بابا تمہارے کہیل کے باعث کوئی چیز گہر مین
نرہیگی اس صرف بیجا سے باز رہو لیکن وہ کریم الطبع
ہرگز اپنے دستور کو نچہوڑتے طریقۂ داد و دہش ہمیشہ جاری
رکہتے ایکروز ایک درویش کامل نے کہ ترینہ سرائے مین
رہتے تہے اور ہر خورد و بزرگ اونکی ولایت کا معتقد تہا
امیر کو دیکہکر اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا اے طفل ارجمند

دوده پیے گا امیر نے کہا اگر دوده عنایت ہوگا تبرکاً پیلونگا
اوس مجذوب نے پیالہ شراب کا جو سامنے رکھا ہوا تھا اوٹھالیا
اور ایک دو گھونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا اسکو نوش کر جاؤ چونکہ
امیر نے پہلے اس سے کبھی شراب دیکھی نہ تھی اور اوسکے بو اور
مزے سے واقف نتھے درویش کے ہاتھہ سے جام لے لیا اور
ارادہ پینے کا کیا قریب مونہ کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ
و بو مخالف دوده اور دل کے پایا تو زمین پر گرا دیا اور اوس
فقیر کو برا بھلا کہکر اوسکے پاس سے چلے گئے درویش نیک
اندیش نے پکار کر کہا اے بیخبر یہ کیا حرکت کی مینے تجھکو
آب حیات دیا تھا افسوس تو اوس سے سیراب نہوا ورنہ مدام کامیاب
رہتا خیر جسقدر تیری قسمت مین تھا اوتنا لیا لیکن امیر کو
بسبب کم عمری کے حاصل اوس مجذوب کے کلام کا بخوبی
نہ دریافت ہوا اور اوسکو سرسری بات سمجھکر چلے گئے

زمانہ شباب کا آیا اور گرد عارض سبزہ نمودار ہوا تو مقتضای ہمت ارجمند خیالات بلند دلمین آئے عالی فطرتی نے اپنے جوہر ل تہور منزل جنگ و جدل کا طالب ہوا طبیعت نے ارتقاے مدارج علیا چاہا کہ شاہباز بلند پرواز کو بعد مضبوط ہونے چنگل و بازو کے گوشۂ آشیانہ پسند نہین آتا اور شیر بر دلاور بعد حصول قوت سرپنجہ کنج غار مین نہین ٹہرتا جب شوق حد سے بڑہا تو اپنے والد ماجد سے یہ راز دل کہا اور استدعاے رخصت کرکے اجازت سفر چاہی لیکن پدر بزرگوار نے بتقاضاے شفقت پدری مفارقت اوس لخت جگر نور بصر کی نہ گوارا کی رخصت سفر نہ دی چونکہ شوق نہان دامن کشان تہا بلے اجازت پدر پوشیدہ گہر سے نکلے اول لکہنؤ گئے بعد ازان میرٹہہ مین آکر شامل فوج غلام قادر خان ہوے واسطے حصول روزگار کے بہت کوشش کی مگر چونکہ

بلندی اوسنکے طالع لی موقوف اور وقت پرتھی
کچھہ کام نہ نکلا اوس دور نا پرسان مین کوئی قدردان نہ ملا
پریشان وابتر پھرے ہر امیر وزیر کے حضور مین گئے کہین دست
تمنا دامن مقصود تک نہ پہنچا شاہد تمنائے مخفی کو کسی رنگ مین
جلوہ گر نپایا تب امیر یہ سوچے کہ ہمنے یہ دور دورہ بے اجازت والدین
کیا ہے اس مرتبہ ہمین امید طمانیت بیجا ہے نفس حریف نے
بڑا حیلہ تراشا ہمین بلند ہمتی کا دہوکا اور حصول ملک و مال کا
فریب دیکر والدین کی فرمان برداری سے نکالا مفت گردش
اور ابتری مین ڈالا افسوس کہ مجہسا دلاور زبردست رستم
وقت نفس سے زیردست ہو زال دنیا کے کمند مین پہنسے
اب مناسب ہے کہ گہر پہر چلین ماباپ سے عفو خطا چاہین
میری جدائی مین روتے روتے انکی آنکہین سفید ہوگئی
ہونگے اونکو تکلیف دیکر مین کب سرخرو ہو سکتا

ہون لازم تو یہ ہے کہ انسان اگر صاحب تخت و تاج ہو
یا مفلس و محتاج ہو ہر حال مین غلام کی طرح والدین کی
خدمتگذاری مین حاضر رہے اونکے بے حکم کوئی کام نکرے
قابلیت و فضیلت شمشیر زنی شنیر افگنی شجاعت سخاوت
کوئی ہنر ما باپکی ناراضی کے ساتھہ کام نہین آتا غرضکہ یہہ
سمجھہ بوجھکر وطن کی جانب معاودت کی والدین کے قدمبوس
ہوے دوستون عزیزون سے ملے ساتھہ کھیلنے والے جنکو میر
ما ما نے بانٹا کرتے تھے سب آئے آپہین ملاقات کی
اب ہمیشہ مشق فنون جنگ و سپاہگری مین مشغول رہنے
لگے اسباب عیش و عشرت سیر و تماشے سے متنفر ہوے
اگر احباب کھین شادی برات مین لیجاتے انکا دل نہ لگتا
چنگ و رود کی آواز سے گھبراتے رقص و ترنم سے جی
وحشت کرتا ذکر جنگ و جدال بیان غارت و قتال

مشق اسپ رانی نیزہ بازی تمشیر زنی کشتی ورزش
اس قماش کی باتین خوش آئین سپاہیون کی رسمین
طبیعت کو بھاتین محمد حیات خان نے جب دیکھا کہ یہہ
جوان ہونہار ہے نشان امارت واثر اقبال اسکے اطوار سے
آشکار ہے اور سفر کیطرف بھی امیر کو مشتاق دیکھا ایکدن
اپنی خوشی سے فرمایا کہ اچھا بیٹا تمسے آدمی کا گھر مین بیٹھا رہنا
مناسب نہین جاؤ ہمنے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا
نکری کرو دلکے حوصلے نکالو خداوند کریم تمہاری مرادین پوری
کرے رخصت چاہنا امیر سعادت تخمیر کا والد بزرگوار سے
واسطے سفر کے اور بعد پانے اجازت کے آنا ضلع
گجرات مین امیر والد ماجد کے ارشاد سے خوش ہوے
تہئیہ اسباب سفر کرنے لگے بندوبست اپنا ہر طرحسے کر کے
دوبارہ رخصت دینے کے لئے پھر عرض کی پدر مہربان نے

دی دعائین دی خدا سپرد یہ اور خوشیلے ساتھہ
رخصت کردیا بیسوین سال جلوس شاہ فرخ سیر محمد شاہ
ثانی گو ہر سے مطابق ۱۲۰۳ ہجری کے اوس سال مین
جس سے ایک برس پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ
بے گناہ نابینا کیا تھا امیر نے بعزم جہانگیری و کشور
ستانی وطن سے نہضت کی چند آدمی ہم وطن اور بہی رفیق
اور رنج راحت کے شریک ہوے اور چونکہ منشی قضا و قدر نے
لفظ سروری و حرف سرداری قلم مشیت سے لوح تقدیر پر
روز ازل سے امیر کے نام نامی پر لکھدیا تھا گھر سے نکلتے
ہی کل ہمراہیون نے امیر کو اپنا سردار بنایا سب جمعدار
انہین کہتے اور انکی فرمان برداری مین حاضر رہتے
اسیطرح منزلین طے کرتے کئی دن مین شہر متہرا پر آ پہنچے
وہان اوندنون کمبو ڈبائی مین کہ متعلق سیندیہ تھا سپاہی

نوکر رکھے جاتے تھے امیر مع جملہ رفقا کہ جلیسہ آئے
وہاں فرنگی ٹاٹ کمپنی کے پاس بتوقع نوکری
اون ہانگر یرنے امیر کو اور بعض رفقا کو بسبب کم عمری ستے
نوکر نہ رکھا اور بعض کو ملازم کر لیا امیر نجابت نے کوچ کر کے
مع باقی رفقا دہلی ہوتے ہوئے موضع کانوڑ علاقہ شیخاوٹی
مین آئے اور وہان یوسف خان رسالدار سے جو ہمراہی
ذوالفقار الدولہ نجف قلیخان چیلہ نواب نجف خان کا تھا
ملاقات کی اور یہ رسالدار نے جو آثار شجاعت و دولت مندی
امیر کی پیشانی سے درخشان دیکھے تو اپنا فرزند سمجھا اور
اپنے وسیلے سے سرکار نجف قلیخان مین نوکری امیر کی
کرا دی اور اپنی خیمے مین ہمراہ رکھا ہر طرح امیر کی دلجوئی
اور دلداری کیا کرتے تھے دو مہینے تک امیر وہان رہے
پھر وہان سے مع رسالدار موضع کھیڑی علاقہ شیخاوٹی

نامی وہان ... پاس
نوکری کی پہر اوسی رسالدار کے ... موضع
میرتہہ علاقہ جودہپور مین جاکر ملازم بجے سنگہ والے جودہپور
ہوے اور اونہین دنونمین اس راجہ نے دکہنیونکی
جسے شکست پائی پہر وہ رسالدار اور امیر دولت مدار
وہانسے ناگور مین آئے اور اسمعیل خانکے پاس کہ اوس
وقت مین کانونسے شکست کہاکر آیا ہوا تہا نوکر ہوے
اور پہر ابہی اوسکے جودہپور کو گئے پہر وہانسے اوسی اسمعیل خان
کے ساتہہ موضع پالن پور علاقہ گجرات مین پہنچے لیکن
جب اسمعیل خان نے پالن پور سے ... قصد
لوٹنے کا جودہپور کیطرف کیا تو بعضے رفیقون نے امیر سے
کہا کہ یہ یوسف خان رسالدار چاہتا ہے کہ تمہاری شادی
اپنی لڑکی سے کرے امیر نے بمقتضاے بلند حوصلگی

کہ طالب مراتب بلند سے تھے اس پابندی کو پسند نکیا اور
بیخبری مین اوس سال لداکی اوسکی ہمراہی سے کنارہ کش ہوکر
موضع ایڈر علاقۂ جودہپور مین آگئے اور وہان کے راجہ کے
پاس ساتھہ چالیس پچاس ہمراہیون سے نوکری کی بعد
دو ماہ کے طرف بڑودہ علاقۂ گجرات کے گئے اثنائے
راہ مین تین چار سو آدمی جمع کرکے راجہ کاٹھواسے نوکر
رہے اور زاد راہ بہم پہنچا کے قصد طرف شہر سورت کے کیا
اس راہ مین اکثر ہمراہی امیر کے تکلیف خرچ سے کہ جماعت
کثیر تھی متفرق اور پریشان ہوگئے یہانتک کہ جب سورت مین
داخل ہوے تو قریب دو سو آدمیون کے معیت مین تھے
چونکہ بمقتضاے ہمت عالی ہمیشہ دست سخاوت امیر کا
کشادہ رہتا تہا نظر فیاضی سے کچہہ خیال آمدنی اور خرچ
کا نہین فرماتے تھے اور ہر حال مین توکل کو سرمایۂ خورمی

غرض جب تکلیف خرچ درجہ مال کو پہنچی تو لہو ر
خاص اپنی سواری کا فروخت کرکے صرف خوراک ہمراہیان
اتفاقاً اونہین ایام معطلی مین شب برات پیش آئی اور امیر
اوس روز سعید مین واسطے ملاقات ایک عالم متقی خداشناس کے
کہ سورت مین معتقد علیہ تھے تشریف لیگئے وہان ہنگامہ دعوت
تمام کا دیکھا کہ اوس عالم نے شہر کے مسلمانونکو عمدہ
کھانے پکا کر دعوت کی تھی امیر کو مسافر دیکھکر بعد ملاقات
مکلف واسطے کہانے طعام دعوت کے ہوسے امیر نے
بموجب رفقاپروری کے اونسے کہا مجکو روا نہین کہ مین
اپنا شکم الوان نعمت سے بہرون اور دوسرے ہمراہی میرے
بستر فاقہ پر شب بسر کرین اوس بزرگ کو امیر کی اس رفیق
نوازی اور عالی ہمتی سے کمال رقت ہوئی نہایت
مہربانی سے فرمایا کہ اے جوان کریم الطبع سخی مزاج

مین تمکو ایک نام اللہ تعالے کا بتلاتا ہون ہمیشہ اوسکا ورد رکہنا اور ہر روز سو مرتبہ پڑہا کرنا پروردگار بہی ہمیشہ ابواب رزق سنے نہایت تمپر کہولیگا اور مدام راحت مین رہو کبہی رنج و محنت کی صورت نہ دیکہوگے امیر اونسے رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ پر آئے اور اوس اسم شریف کو اوسیوقت وضو کرکے سو مرتبہ پڑہا جو کہ اسم مبارک کامل کا تعلیم کیا ہوا تہا اوسکی برکت سے اوسیدن خداوند کریم سنے مشکل آسان کی اور تیر اجابت ہدف مراد پر پہنچا کہ اوسی روز ایک پنڈت سرداروں مین سے پیشوا کے جو واسطے تحصیل حصہ چہارم سورت کے آیا تہا اور فرنگیون سنے اوسکو مکروحیا کر سورت سے بے دخل محض کیا تہا مع ایک جماعت عرب اور چند سوارون کے وہین اگر اوترا اور بہرتی سپاہ کی شروع کی امیر نے یہ خبر سنکر شب کو جا کر اوس سے ملاقات

لی پنڈت مذکور نے امیر کو مع دو سو ہمراہیونکے اوسیوقت
نوکر رکھا اور ایکماہہ پیشگی واسطے خرچ کے دیکر اوسی رات کو
سورت سے کوچ کیا وہانسے آٹھہ کوسکے فاصلے پر قریب ایک
گڈہی کے ڈیرہ ہوا اور چونکہ مہینا رمضان شریف کا آگیا تھا
مسلمانون کی رعایت سے بیس روز تک وہان قیام رکھا
ایکدن امیر نے تنہائی مین اوس پنڈت سے کہا کہ تمنے اپنی
جس مہم کے واسطے ہمکو نوکر رکھا ہے بے تکلف اوسکو
ہمپر ظاہر کرو کہ حتی الامکان تمہاری مراد کے حاصل کرنے
مین کوشش کرین شاید اللہ تعالے ہماری سعی و محنت سے
مراد تمہاری برلاوے اوسنے بیان کیا کہ راجہ کا ہکواڑ نے
جو پیشوا کے عمدہ امیرونمین سے ہے مجکو یہان واسطے
وصول کرنے حصۂ چہارم آمدنی سورت کے بھیجا تھا
کہ انگریزون سے لے آؤن اب مردمان انگریزی نے

مجکو کمزور اور تہوڑی فوج سے دیلہلر اوسکی آدامین حیلہ
وحوالہ کیا اور اسوقت تک ایک خرمہرہ ندیا امیر نے یہ سنکر
کہا کہ اگر لینا زرمقررہ کا تمکو منظور ہے تو تمہین اسیوقت کوچ
کرکے شبا شب سورت پر چلنا ضرور ہے انشاء اللہ تعالے
مین درستی تمہارے کامون کی بخوبی کرونگا اور زر واجب الاخذ
بے مشقت دلادونگا بدرت نے کہا اس تہوڑی جماعت سے
کیا کام نکلیگا اسلیے زور قوی سکے زر کیونکر ملیگا امیر نے
کہا فتح وشکست اللہ تعالے کی طرف سے ہے فوج کی قلت
وکثرت پر موقوف نہین خداوند کریم کی عنایت سے تم دیکہہ لوگے
کہ تہوڑی جماعت سے بہت کچہہ کام نکلیگا غرض اوسی رات
کوچ کیا اور قریب سحر شہر کے پاس پہنچکر جماعت پیادگان کو
وہان جوار کے ایک بڑے کہیت مین کہڑا کردیا کہ حال قلت
سپاہ کا اہل شہر کو معلوم نہو اور طائفہ سواران کو کہ قریب

بت تھے حکم دیا دروازہ شہر کے ماشنے نیزے

تھین لیکر مستعد کھڑے رہین جسوقت دروازہ کھلے اور

لوگ باہر نکلین برچہونسے بعض کو زخمی کرین جب شور و غل

بلند ہو یہان لوٹ آئین سوار حکم امیر بجالاے بعد کھلنے

دروازے کے باہر نکلنے والونکو زخمی کرکے لوٹ آئے جب یہہ خبر

وہان کے حاکم فرنگی کو پہنچی وہ دو پلٹن درست کرکے باہر

شہر کے آیا اور ہرکارہ اپنا پاس پنڈت کے بہیجا کہ اسقدر فساد

برپا کرنا کیا ضرور تہا مناسب یہہ تہا کہ پہلے ہمسے اپنا مطلب

ظاہر کیا ہوتا من بعد آمادہ فتنہ و فساد ہوے ہوتے پنڈت

نے جوابا کہلا بہیجا کہ مین حصہ چہارم یہانکی تحصیل کا چاہتا ہون

جبکہ تمنے اوسمین لیت و لعل کی تو مین بہی ضرب و قتل سے

پیش آیا اب اگر بخوشی ندوگے زور سے لونگا فرنگی سے نے کہا

تم رستم باغ مین جو متصل شہر کے ہے خیمہ کرو فیصلہ تمہارا

ہو جائیگا امیر نے واسطے اخفائے راز کے یہ بہید ظاہر نہو جا...
کچہہ لوگون کو باغ کے اندر اوتارا اور نیزون پر پٹکے بطور پہریرے
باندہ کر بہت سے نشان بنائے اور باغ کی دیوار سے لگا کر ا...
کیا کہ باہر کے دیکہنے والے بہت نشان چارون طرف باغکی دیوا...
پر اشکر گمان کرین اور خود چند آدمیون سے ہمراہ پنڈت کے
باغ سے باہر ڈیرہ کیا کہ وکیل انگریزی وہان اگر گفتگو کرے
اور قلت سپاہ سے آگاہ نہو غرض کہ جب انگریزی آدمی وہان
آے اور باغمین بہت نشان کہڑے پائے جماعت کثیر اور جم
غفیر خیال کر کے خوفناک ہوے اور ٹالنا انکا مناسب نہ سمجہکر
بخوف بڑہنے نزاع کے حصہ چہارم محاصل سالہ حساب
کر کے دیا پنڈت نے وہ مال لیکر وہان سے کوچ کیا اور امیر کو
رخصت دی انہون نے وہانسے کوکن کی راہ لی جو کچہہ نقد
وجنس پنڈت سے وصول ہوا تہا تہوڑے ہی عرصے مین

فی سبیل اللہ تقسیم کردیا اب اس
عالم بیکاری و سفر مین نہایت تکلیف خرچ کی ہوئی اکثر ہمراہی
متفرق ہوگئے فقط پچاس جوان ہمراہ رہے یہانتک کہ جسوقت
دکن مین پہنچے اوسوقت کچھہ خرچ پاس امیر اور اونکی رفقا کے
نہ تہا کہ صرف اسباب خورو نوش کرتے ایک شخص نے رفقا مین
سے کہا کہ مین اپنی پگڑی بیچکر یارون کے واسطے کچھہ لاتا ہون
اوسنے بازار مین جاکر سوا روپیے کو پگڑی بیچی چار آنے کی افیون
اور ایک روپیے کے چنے خرید لایا اور سامنے امیر کے واسطے
تقسیم کے رکھہ دیے امیر نے افیون کا گہولوا بنا کر عادیون کو
دیا اور چنے جوش دلوا کر دفع گرسنگی کیا صبح کو وہان سے
کوچ کرکے موضع ترنبک ناسک پر کہ گلشن آباد مشہور ہے پہنچے
وہان چند امیر جو مسافر دوست اور متواضع تھے اونہون نے
ایک ہفتے تک ان لوگونکی دعوتین کین پہر وہان کے

صوبہ دار نے جو ایک پنڈت تہا ان سبکو نوکر رکہہ لیا چار
مہینے برسات کے اسکے یہان پورے کئے بعد موسم بارش
ایک اور پنڈت نارو شنکر نام سرداران پیشوا سے کہ صاحب
سومین پچہار علاقہ مالوہ سے تہا وہان آگرا وترا اور احوال
امیر سے مطلع ہو کر مع رفقا اپنے ہمراہیون مین نوکر رکہا
اور اپنے مقام گاہ کو لیگیا ایک سال تک امیر اوسکی رفاقت
مین رہے انہین دنون مین امیر کے چہوٹے بہائی کرم خان
جو بطن حرم سے تھے بتلاش امیر گہر سے نکلے جستجو کرتے
ہوئے رفتہ رفتہ وہان پہنچے ملاقات ہمدگر سے دونون
خوش ہوئے پہر امیر نے تعلق وہان کا قطع کرکے توجہ

طرف بہوپال کے فرمائی بیان پہنچنے امیر کا بہوپال
مین اور زیادہ ہونا دولت و اقبال کا وہان

سن ایکہزار دوسو نو ہجری مین کہ اونہین دنون چہوٹے خان

نواب حیات محمد خان والے بہوپال سنے دار فانی سے
طرف عالم باقی کے انتقال کیا تہا اور اوسکا بیٹا امیر محمد خان
مختار ریاست بنگیا تہا امیر اوس شہر مین گئے اور اوسی امیر محمد خان
چچیرے مرحوم سے ملاقات کی اتفاق سے اسی زمانے مین
درمیان امیر محمد خان مذکور اور غوث محمد خان فرزند نواب
حیات محمد خان والے بہوپال کے نزاع و خلاف واقع تہا
اسلیے امیر محمد خان سنے امیر کو مع جماعت رفقا کہ اوندنون
تین سو جوانان دلاور تہے نوکر رکہا ایک ماہ تک امیر اوسکے
ملازم رہے اس عرصے مین نزاع و نفاق اون دونون مین
زیادہ ہوا اور ہر ایک جنگ و جدل پر آمادہ ہوا غوث محمد خان
نے تمام فوج کو امیر محمد خان سے الگ کرکے اپنے ساتھ
موافق کرلیا امیر محمد خان کے پاس سواے نواب خان
اور داراب خان رسالداران ملازم سرکار بہوپال اور کوئی نہ رہا

اور موافقت ان دونون کی بہی ساتہہ اوسکے اسی
سے تہے کہ یہ دونون غوث محمد خانکی طرف سے بسبب نجش سابقہ
اپنی جان وناموس پر خوفناک تہے اور مال سے اندیشناک
رہتے اختیار مہمات ریاست بالکلیہ امیر محمد خانکے قبضے سے
نکل گیا ظہور واردات مذکورہ اور وفور تنزلات مسطورہ سے
امیر خان ناچار ہوکر قلعۂ فتحگڈہ مین کہ قریب شہر کے ہے پناہ
گزین ہوا اور اس مدت مین ہرچند غوث محمد خان نے
بطمع مال وجاہ امیر صاحب مروت وشجاعت کو اپنے پاس
بلایا اور بہت سعی کی کہ کسیطرح یہ اوسکی رفاقت چہوڑکر میرے
ساتہی ہوجائین لیکن امیر نے بمقتضاے فتوت ومروت
ایسے تنگ وقت مین اوسکا ساتہہ چہوڑنا خلاف شرافت
جانا اور غوث محمد خانکے پیام کو نہ مانا نواب خان اور داراب خان
دونون پٹہانونکو اپنی دلاوری اور قوت بازو سے اوس

مین تکلیف سے بچا کر صحیح وسالم دشمنون سے نکالدیا
اور اپنے بہائی کرم دینخان کو ہمراہ کرکے دریائے نربدا کے
پار اوتروادیا اور آپ کسی کام کو موضع سو مین بچہار مین وارد
ہوے اتفاقًا اوسی روز اوس بستی مین ڈاکا پڑا اور دار وگیر مین
کچھہ زخم اسیر کے پاونپر آیا وہانسے امیر دوبارہ بہوپال مین آئے
اس عرصے مین غوث محمد خان یہان بالاستقلال صدر نشین
حکومت بہوپال ہوگئے تھے لالہ ہمت رائے ساکن بلگرام جو دس
برس سے دیوان وہانکا تہا اور نواب حیات محمد خانکے طرفسے
بخطاب راجہ سرفراز ہوکر جملہ کاروبار ریاست پر صاحب اختیار
تہا اسمرتبہ امیر نے اوس سے ملاقات کی اور اظہار قصد نوکری کیا
رائے مذکور نے بواسطہ معرفت ومحبت سابقہ چاہا کہ امیر کو
وہانکا مختار فوج اور افسر سپاہ کرادے تو کہا کہ ہم تم اس ملک
مین پردیسی ہین مجھکو اختیار امور ملکی حاصل ہے چاہتا ہون

کہ مختار مہمات فوجی تم ہو جاؤ اور اسی ارادے پر غوث
امیر کی ملاقات کرائی غوث محمد خان نے ملاقات مین امیر
کہ تم ایک شخص خانہ جنگ ہو اور تمہین نے نواب خان داراب خان کو
کہ ہمارے قدیمی نوکر اور لاکھون روپیہ سرکاری کھائے ہوئے
تھے اپنے سینہ زوری سے صاف نکالدیا مین ہرگز تمکو
نوکر نرکھونگا اور غوث محمد خان کے دلمین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ
شخص دلاور ہے اور مسافر مبادا قابو پاکر مثل داراب خان
و نواب خان منحرف و مخالف ہو جاوے ریاست مین فتنہ
و فساد اوٹھاوے امیر مایوس ہو کر اپنی فرودگاہ پر لوٹ
آے ہمت رائے نے کہا کہ مین تمہاری ترقی بسبب دوستی کے
چاہتا تھا لیکن جب حاکم یہان کا تمسے بدظن ہو تو مین ناچار ہون
بلکہ یہان سب لوگ درپے میرے اخراج و ایذا کے ہین
اکثر باتون مین مجھپر سختی کرتے ہین اب مین اپنا گذر یہان

ن دیکھتا اور چاہتا ہون لہ چھوڑ دون چنانچہ راے ندلور
بعد اسکے عہدہ دیوانی سے استعفا دیکر دامن کشی کر بیٹھا .
اوسکے غوث محمد خان سنے اپنے چیلون محراب خان اور
سلطانخان کو مختار ریاست کا کر دیا اوسوقت امیر نے ایدہر سے
توقع توڑکر استماد عنایت خداوند حقیقی پر کیا ایکبار اونہین
دنون مین کسي فقیر کامل نے امیر سے کچھہ سوال کیا انکے پاس
اوسوقت آٹھہ آنے سے زیادہ کچھہ نتھا فوراً خدمتگار سے
ہاتھہ اونکے پاس بھیجی درویش نے بنور صفائی باطن حال قلت
آمد وکثرت خرچ اور اخلاص وبلند ہمتی امیر دریافت کرکے تین
چھڑیان اپنی ہاتھہ سے خدمتگار کو دین اور کہا کہ یہ امیر کو دیکر
کہنا کہ خداوند کریم تین طرفون کي سلطنت تمکو دیگا خدمتگار نے
اگر وہ تحفہ درویش امیر کو دیا اور ارشاد فقیر بھي امیر سے عرض کیا
جو کہ امیر کو اعتقاد فقراسے بہت کچھہ تھا اس خبر کو مژدۂ غیب

جانکر اوسپر اعتماد دیا آٹھہ آنے ہمراہیون سے ۔ او
فقیر کے پاس خود آے اور دست بستہ عرض کیا کہ یہ مال
اوسیقدر حاضر ہے حصہ چہارم بہی عنایت ہو فقیر نے کہا
اب وہ وقت نکل گیا جاؤ جسقدر ملا اوسپر راضی ہوکر شکر الٰہی
بجالاؤ امیر ڈیرے پر لوٹ آئے تہوڑی دیر گذری تہی کہ غوث
محمد خان نے سو اشرفیان ہمدست اپنے معتمد کے بہیجین
اور امیر کو پیام نوکری دیا امیر نے وہ اشرفیان لیکر شکر خدا کیا
او رعنایت الٰہی شامل حال سمجھکر تاثیر دعاے درویش سے وسعت
رزق کا یقین کیا دوسری دن فجر کو غوث محمد خان نے محراب
خان چیلے کو امیر کے پاس بہیجکر انہین بلوایا اور نوکر رکہا
اون دنون فیض اللہ خان بنگش بہی کہ ذکر اونکا مفصل امیر کے
سردارون مین آئیگا وہان نوکر تہے اوسوقت مین فوج
ناگپور کی قلعہ ہوشنگ آباد علاقہ بہوپال کو کہ تیس کوس پر پارہ

نربدلے ہے لہیرے ہوسے لڑتے تہے اور اہل

نہایت تنگ کیا تہا راہ آمد ورفت مدد ورسد مسدود تہی

اور سامان فراغت مفقود سوار بہویال کے قلعے والونکی کمک

پڑسے تہے لیکن بخوف فوج ناگپور کوئی عبور دریا کر

تے مین جا نسکتا تہا غوث محمد خان سے کہ اپنے قلعے سے

نہایت متفکر تہے امیر کو بباعث شہرت دلاوری وجوانمردی

لایق اسکام کے جانا اور نوکر رکھکر واسطے معاونت

اہل قلعہ کے بہیجا امیر تین سو دلاور جوانون سے کہ سوار و

پیادہ تہے اوسی رات اوسطرف روانہ ہوے اور نربدا سے

آدہ کوس پر جہان سواران دشمن پڑے ہوے تہے اور

راہ آمد شد رسد و مدد اہل قلعہ پر روکے ہوے تہے پہنچے

اوسیوقت واسطے امتحان سواران دشمن اور دریافت حال

غفلت و ہوشیاری اونکی کے اودہر گئے نشیب و فراز مین

اوٹھتے بیٹھتے آہستہ اونکی فرودگاہ تک پہنچے قریب فوج کے
جگہہ جہپکر بیٹھے اور خوب غور سے خیال اونکی غفلت وہوشیاریکا
کیا جب اونکو غافل دیکہا تب یہ خیال کیا کہ اگر خدا ہمت دے
اور مدد کرے تو یہی وقت مطلب برآری کا ہے اور لوٹ جانا
بے مقصد حاصل کئے سبب خفت کا ہے اور علامت کم ہمتی
اکی اصل اس ارادے کو بکمال ہمت وشجاعت دلمین مضبوط کرکے
لوٹ آے اور اپنے ہمراہیون سے ملکر فرمایا کہ مین دریا کے
کنارے تک دیکہہ آیا لشکر دشمن سے کوئی فرد راہ مین نہین
جاتا ہے کہ شباشب عبور دریا کرلین اور آمیر نے راز چہپانے
مین ہمراہیون سے یہ حکمت رکھی تہی کہ شاید احوال قرب لشکر
دشمن سنکر ہمت انکی ٹوٹ جاے بعلی مین وہاتنک لیے چلے
جب لڑائی سر آپڑیگی ناچار لڑین گے پس حسب الارشاد امیر والاتژاد
سبنے چلنے پر کمر حیت باندہی اور اوسی راہ نشیب وفراز

روانہ ہوے تہوڑی سی راہ طے ہوئی تہی کہ دشمن ظاہر ہوے
امیر نے فرمایا کہ اب تین غول ہو کر آگے پیچھے حملہ کرو اور لڑنین
داد دلاوری و شجاعت دو شاید اللہ تعالے فتح دے اور
یہ فتح فاتح ابواب راحت ہو جب کسینے سوا جنگ چارہ
نہ دیکہا ناچار موافق حکم امیر تین گروہ ہو کر پے در پے باڑ ماری
اور حملہ کیا سواران دشمن کہ اس حال سے غافل تھے تین باڑ کی
آواز سے سمجہے کہ لشکر بہت ہے گہبرا کر بہاگے تہوڑی دیر مین
پریشان ہو گئے امیر نے اوسوقت بہی جوہر ذاتی شجاعت
عرض کیا بہت کو تیغ و سنان سے مار لیا اور تہوڑونکو زخمی
کر دیا اور دریا کے کنارسے آواز دی کہ بہت جلد تہوڑی
کشتیان اسطرف بہیجو فوراً کشتیان آئین امیر مع ہمراہیان
سوار ہو کر روانہ ہوے راجہ ناگپور کے آدمیون نے جو اوسطرف
پر مورچے لگائے پڑے تھے جمع ہو کر توپ بندوق کی

باڑین انپر ماریں مگر حافظ حقیقی نے اپنی حفاظت میں تینکو
سلامت یار اوتار کوئی آدمی ہمراہیان امیر سے زخمی بہی نہو
مع رفقاکے تیتو لنے اوترکر داخل قلعہ ہوے جوکہ قلعدار اوس قلعہ کا
دربردہ دشمن سے ملا ہوا تہا اوسنے اوسیروز دشمن کو قلعے
مین لے لیا اور بے لڑے قلعہ دیدیا امیر کا اونکی شجاعت مین کچہہ
قصور نہوا تہا ناچار وہان سے لوٹے اور رہدو پال مین آگئے
غوث محمد خان یہہ سب حال انکے آنے سے پہلے سن چکے تہے
امیر سے نہایت خوشی کے ساتہہ ملے شجاعت وہمت کے مدّاح
ہوے اور پرانا قلعہ اور فتح گدہ امیر کے سپرد کئے اس
عرصے مین افواج ناگپور نے اوس ضلع مین بڑے فساد اوٹہائے
اور سبب کنارہ کشی راے ہمت راے نظم ونسق اوس ملک کا
بگڑ گیا نواب حیات محمد خان کی بیگم نے جو اپنی عقل وہمت سے
مختار کل ہوگئی تہین جب دیکہا کہ اس کار مین کوئی قابل

ریاست نہین رہا مسمی مرید محمد خان رہبتیجے نواب
حیات محمد خان کا اور مرد ذی شعور تہا رام گڈہ سے طلب کیا
مشار الیہ نے کہ حال شجاعت و ہیبت امیر کا جانتا تہا بسبب ہونے
امیر کے وہان اختیار کلی اپنا غیر ممکن سمجھکر لکہہ بہیجا کہ علاوے
شخص یعنی امیر کو جو قلعے سپرد کر دیے ہین عجب نہین کہ کوئی
حرکت مردانہ کرے ریاست مین خلل انداز ہو پس لازم ہے
کہ اوسکو موقوف کرو اور جبتک وہ موقوف نہو گا مین وہان
نہ آؤنگا بیگم نے قبول کیا مرید محمد خان بہوپال مین آئے امیر
وہانسے رخصت ہو کر ضلع سرونج مین آگئے لکہا سردار علاقہ
دولت راؤ سیندیہ کے پاس ایک ہفتے تک امیدوار رہے
اور تنخواہ ایام امیدواری کی بزور شمشیر اوسسے لیکر پاس
بالارائو انگلیہ سردار علاقہ سیندیہ مذکور کے پہنچے دس بارہ
روز وہان بہی امیدواری کی انگلیہ مذکور نے جواب دیا کہ تمہارے

متعلق خرچ بہت سے تمہارا گذارا یہان نہو گا اور حق الام
امیدواری کے تلف کرنے کا ارادہ کیا امیر کٹار بغل مین چھپاکر
لیگئے اور قلعے مین جا کر ساتھ کمال دلاوری کے سر دربار
کٹار نکالکر بالاراو کے سینے پر رکھدی اور تنخواہ ایام
امیدواری کی یون وصول کرکے بیغم وہراس قلعے سے
نکل آئے اگرچہ بعد دینے تنخواہ کے بالاراو نے امیر
ساتھہ دغا کرنا چاہا اور تکلیف دینے کا ارادہ کیا لیکن شیخ
کلف علی وغیرہ امرا نے جو اوسوقت اوسکے دربار مین حاضر
تھے بالاراو سے کہا کہ ایسے شخص دلاور کے ساتھہ
جسنے تمہارے قلعے اور تمہارے لشکر مین تنہا آکر تمہارے
ساتھہ یہ شجاعت کی دغا کرنا اور تکلیف دینا خلاف آئین
سرداری سے ہے تب بالاراو اپنے ارادے سے پشیمان ہوا
اور امیر کو اپنے پاس نوکر رکھنا چاہا لیکن امیر نے قبول کیا

وہنچ مین الرجار مہینے بیکاری مین گذارے اور
اسمدت مین مرید محمد خان نے بہوپال مین
رکلی یا یا سب امراے ملک و سپاہ کو تابع اپنا کر لیا
اور خفیہ امیر کی طلب مین خط لکھہ بہیجا کہ پہلے ہمنے مناسب
وقت سمجھکر تمکو رخصت کیا تہا اب آنا تمہارا بہتر ہے جلد آکر
باہر شہر کے ڈیرہ کرو اور اپنے کو تلاشی روزگار مشہور کر کے
خفیہ تنخواہ ہمسے لیتے رہو امیر مرید محمد خان کی تحریر کے موافق
پانسو آدمیون سے بہوپال مین آئے شہر کے باہر ڈیرہ کیا
مرید محمد خان کو اطلاع دی اونہون نے پوشیدہ
کچھہ روپیہ امیر کے خرچ کے واسطے بہیدیا او ظاہر مین کہلا
بہیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ تمہاری نوکری یہان نہو گی
مرید محمد خان نے کئی روز کے بعد قابو پاکر بیگم کو قتل کیا
اور راے ہمت راے کو نظر بند اور غوث محمد خان صاحبزادہ

نواب مرحوم کو گرفتار کیا القصہ بسبب اسکے تمام شہر
عمل دخل مرید محمد خان کا بخوبی ہو گیا اور کسیطرفکا اندیشہ
اونکے نرہا اسی عرصے مین روز مبارک عاشورا کے
آیا ہمت رائے نگہبانون کو غافل پاکر رات کو وہانسے نکلکر بہاگا
اور سرونج مین آگیا اوندنون سرونج مین راجہ درجن سال
کہیچی حاکم تہا ہمت رائے نے راجہ سے ملاقات کی امیر بہی
مرید محمد خانکے ملازم رہے آخر بسبب خانش سپہ سالار رحیم خان
سردار فوج مرید محمد خان امیر بہی وہان سے کوچ کر کے
سرونج مین آگئے

ملنا امیر راجہ جیسلہ اور درجن سال کہیچی رالو ۵
والے سے اور بعد درستی اونکے مقدمے کے چند
پاس بالا راؤ وغیرہ کے رہنا اور بہوپال مین پہنچنا
چونکہ اوندنونمین دولت راو سیندہیہ سے ملک متعلقہ

بہ دو درجن سال ... اسیر ... لڈہ والے کا ضبط کرلیا تہا اور اونکو راگہوگڈہ سے نکالدیا تہا ناچار اون سرگشتگان وادی غربت وکربت نے طریقۂ رہزنی وغارتگری اختیار کیا اور اوس نواح مین تاخت تاراج شروع کی امیر بہی سرونج سے کوچ کرکے اونکے شامل حال ہوکر برفاقت اونکے لوٹ مار مین مشغول ہوے جب یہ خبر سیندہیہ کو پہنچی اوسے تدبیر تدارک کی فکر ہوئی اوسنے اور ہولکر نے لچھمن راؤ جاگیردار سیت پور کو دو ہزار سوار وپیادہ مع پچیس[۲۵] ضرب توپ دیکر بمقام راگہوگڈہ علاقہ تنجا علیہ واسطے تدارک فساد راجہ مذکور کے بہیجا راجہ قلت سپاہ پر نظر کرکے طرح دینے پر آمادہ ہوا امیر نے تسلی دیکر مقابلے پر برانگیختہ کیا آخر اون دونون نے پہلوتہی کی امیر نے فقط اپنی فوج قلیل سے کہ دو سو آدمی تہے مقابلہ کیا اور دسہرے

توپ بندوق کی بارچلی ادہرسے بہی اوّلاً اوسیطرح جواب
دیا گیا آخر غازیان اضطرمند نہ ٹھہرسکے یکبارگی دشمنون پر
حملہ آور ہوے عنایت الٰہی سے توپ بندوق کی باڑ پر حملہ کیا
اور کوئی دلاور جانسے نگیا سب دشمنون پر جا پڑے اور
تہوڑی دیر مین بہت دشمن مارلیے عنایت خان افغان
ہمراہی امیر نے لچھمن راو پنڈت سردار لشکر دشمن کو
بضرب شمشیر قتل کیا باقی ہر ایک جوان نے دو دو چار چار
دشمنون کو مار لیا بقیۃ السیف نے جو اکثر فوج اور افسر لشکر کو
مردہ پایا افسردہ دل پریشان خاطر ہزیمت کو غنیمت سمجھا
فتح وظفر نصیب امیر ہوئی اور شکست وگریز اعدا کے
حصے مین آئی دو کوس تک دلاوران لشکر امیر نے
فراریون کا تعاقب کیا پہر لوٹ کر اسباب غنیمت جمع کرکے
امیر کے پاس لائے عمدہ عمدہ اسباب نقد وجنس

سامرتبہ غنیمت مین ہاتھہ آیا امیر نے اسمین تقسیم کرلیا
کہ ہر ایک کو ملے کئی سے خیے عمدہ اور ایک نفیس
امیر نے اپنے واسطے رکھی اوسیدن سے اللہ تعالے
امیر مبارک تقدیر کو پالکی نشین کیا القصہ امیر نے وہان سے
سالم وغانم کوچ کرکے مقام لٹیری علاقہ سرونج مین خیمہ
اب بالاراو سردار سرکار سیندھیہ واسطے دفع شورش
ن مذکور بہت خدم وحشم کے ساتھہ آیا جو کہ اسکے
ساتھہ فوج کثیر تھی لہذا امیر نے راجہ کو صلاح دی کہ اب مقابلہ
مناسب نہین بلکہ طرح دینا واجب ہے چنانچہ راجہ بطرف
یری جہاڑیمین چلاگیا لیکن امیر نے اوسوقت بھی
ہمت کو نہ توڑا میدان نچھوڑا توپخانہ لچھمن راو کا جو لڑائی
فتح کرکے لیا تھا اپنے قبضے مین رکھا بالاراو بھی سمجھا
اول تو یہ جوانمرد آسانی توپخانہ ندیگا دوسرے سبب

نہوسنے بار برداری وغیرہ سے لیجانا دشوار ہوگا آخرا وسنے
لیجانے کا بندوبست کرلیا اور دس ہزار روپیے مین تو
اس سے لیکر کہچیون کا تعاقب کیا موضع کوروائی بہوسرا
پر جو چندیری سے دس کوس پر ہے آکر مقام کیا وہان اپنی فوج
کے چار حصے کرکے واسطے بندوبست کہیچی مذکور کے مقرر کیا
اس مدت مین راجہ جینگہ نے بہی دس بارہ ہزار پیادہ
وسوار جمع کرلیے تھے اور ایک شخص شیر سنگہ نام کہیچی مذکور
کے بہائیوں سے کہ مرد دلاور اسم بامسمیٰ شیر بیشۂ شجاعت
تہا او سے آملا تہا ان سب کی صلاح سے شہر کہ دلیرانہ
راگہوگڈہ کیطرف چلنا چاہیے چنانچہ جنگل کی راہ سے
راگہوگڈہ پہنچکر چاہا کہ بستی کو لوٹین مگر جو کہ لشکر قوی
جیندہیہ کی طرف سے وہان مقرر تہا قابو نپایا بنجارے
وغیرہ رعایا کو کہ باہر شہر کے رہتے تھے لوٹ لیا آخرکار حال مین

تھا قادر راجہ جیسنگہ اور راجہ درجن سال مین لہ اوسکا چچا تھا
رنج ہوگیا اور درجن سال نے اوسکی رفاقت سے کنارہ کیا
ہمراہی راجہ کے اوسکے ساتھہ چلے گئے بعض کو کہ وہ
بھی ارادہ جدا ہونیکا رکھتے تھے امیر سنگہ نے سمجھا کر روکا
اور راجہ جیسنگہ سے کہا کہ تم جدا ہوجانے درجن سال
وغیرہ سے اندیشہ نکرنا کہ جس طرح نے مین تنہا تھا
سیاد سینگہہ سے میرا مقابلہ ہوا الفضل آلہی سے مینے فتح پائی
اب کہ تمہارے ہمراہ اسقدر فوج ہے اور مین بھی ساتھہ
ہون دشمن کو ہٹا دینا کچھہ بات نہین راجہ جیسنگہ کو اطمینان
ہوئی امیر سے پوچھا کہ تم کس غرض سے میرے ساتھہ
ہوے ہو اور کیا ارادہ ہے امیر نے کہا کہ اسوقت
مین تمہاری رفاقت چھوڑنا شرافت و آدمیت سے بعید ہے
انشاء اللہ تعالے جبتک مین تمہارا ملک تمکو نہ دلا دونگا تمہارا

ساتہہ لیہی نجہوڑونگا راجہ اس بات سے بہت خوش ہوا
کہا کہ اگر اس شرط پر آپ قایم رہے تو انکی خبر امین جو کچہہ ملک
ومال سے مجہے ملیگا نصف آپکو دونگا ان دنون مین فوج بالاراٴ
چار گروہ ہوکر ہر طرف سے تعاقب انکا کرتے تہے لیکن راجہ
نے محنت ومشقت رات دن کے پہرنے کی اور ایک
نہ ٹہیرنے کی اپنے اوپر گوارا کی تہی اسواسطے یہہ ہاتہہ نہ آتے
تہے اور فوج دشمن انپر قدرت نپاتی تہی اٹہارہ دن تک
امیر شب وروز تاخت وتاراج مین مصروف رہے اور اسقدر
محنت اپنے اوپر مقرر کی تہی کہ سوائے کسی حاجت ضروریکے
گہوڑے سے نہ اترتے اور تدبیر طعام یون کرتے کہ آٹا
کہین سے لوٹ لاتے اور گوندہ لیتے پہر برچہے سے
لکڑیان توڑ کر چقماق سے آگ نکالکر اوس آٹے کے پیڑے
بناکر برچہے کی نوک سے باٹیان پکاتے اور اوٹہاکر

بیٹھے میرے بیٹھے ہوئے   تیغ شمشیر

کہا کہ اگلے زمانے مین پہلوانون نے ایسے

نیک کام کیے ہین کہ نام دلیرانہ اونکا ابتک زمانے مین

یادگار اور مشہور ہر دیار سے ہے اب ایسے آدمی دنیا مین نہین ہے

امیر نے کہا یہہ اشارہ تمہارا بیشک میری طرف ہے اب مین

انشاءاللہ تعالیٰ تنہا بالا راو سے مقابلہ کرونگا اور تمہین

شجاعت مردانہ دکھاؤنگا القصہ امیر یہہ ارادہ کرکے ایکدن صبح کو

مع یک خدمتگار لشکر راجہ جیسنگہ سے جدا ہوکر ایک جنگل کی

طرف چلے قریب شام بالا راو کے لشکر کے متصل پہنچے چونکہ

تنہا تھے کوئی متعرض نہوا امیر بے تکلف فوجین آئے

عقلاً دریافت کیا کہ بالا راو اسوقت توپخانے مین ہوگا وہین

چلنا چاہیے یہہ ارادہ کرکے ساتھہ کمال ہمت کے باطمینان

آہستہ توپخانے کیطرف چلے جس جگہہ سنتری کہڑا تھا

وہان سب پہنچے اتفاق سے اوسنے بہی لاشعین سنتو کا یہان تک
کہ قریب بالاراو کے چلے گئے اور کسی نے نیزہ وکالا دھو
امیر نے سمند بڑہا دیا گھوڑا تیز ہوا گھیر پہیری
بالاراو کے مقابل پہنچکر وار سنان آبدار کا کیا مگر قضا اوسکی
نہ تہی نیزہ بچا گیا زخمی نہوا اور بہت جلد مصاحب و ہمراہی
اوسکے مستعد ہو گئے اپنے سردار کی جان بچانی کو اوسکے
حجاب ہوکر امیر سے طعن و ضرب سنان و تیغ کے ساتھہ
پیش آئے امیر اونمین مشغول جنگ تہے کہ بقیہ فوج بالاراو مسلح
و آمادہ ہوکر جمع ہوے سب نے اتفاق کرکے یہہ چاہا
کہ امیر کو قتل کرین یا گرفتار کر لین لیکن واہ رے ہمت
و استقلال امیر کے کہ ایسی وقت مین اصلا خیال کثرت
اعدا نکیا اور جرأت و شجاعت مین کچہہ کمی نکی ایسے دلیرانہ
حملے کئے کہ سب دشمن پست و سست ہوے تہرا گئے

بے ترسمیر دل سے قوی قوی جوانان دیوجثہ
اللہ خوفناک ہوے اسیر دشمنوں کو قتل
صحیح وسالم ہجوم سوار وپیادے سے باہر نکلے
وہی ان میں یہ تحیر واحتشام تمام سے ٹہلتے رہے کسینے تعاقب نکیا
سب ایک وادی کی طرف تلاش آبادی کو چلے تاکسی سے
راہ کا نشان دریافت کرین مگر چونکہ شام ہوگئی تہی اور وہ
جنگل ویران تہا کہین رستے کا پتہ نہ ملا رات بہر حیران
وپریشان پہرتے رہے صبح کو لشکر راجہ جینگہ کیطرف
راہی ہوے اور خیریت سے پہنچے مولف حقیر کہتا ہے
اس جگہہ سے شجاعت وجفاکشی امیر کو غور کرنا چاہیے
تمام دن دشمنوں مین گہر کر لڑتے رہے رات بہر بیابان
غیرآباد مین بے آب وخور پہرتے رہے آٹہہ پہر مین
دم بہر کہین آرام نہ ملا پہر صبح کو بڑے استقلال وثبات

حال سے راجہ کے دربار مین آئے القصہ راجہ اور او
ہمراہی شنگہ وغیرہ کہ یہہ سب حال انکے پہنچیے
تھے امیر کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اور تھورو دلاوری سے متعجب
ہوے بلکہ ہر ایک نے بے اختیار یہہ مصرع پڑہا۔ این کار از تو آید
و مردان چنین کنند ٭ اب راجہ درجن سال وغیرہ جو رنجیدہ
ہوکر جدا ہوگئے تھے سب راجہ جیسنگہ سے آملے اور متفق ہوکر
بالاراؤ سے لڑنیکا عزم جزم کیا بالاراؤ خبر اتفاق و عزیمت
دلاوران سنکر متفکر ہوا اسکی فوج تو پہلے سے بسبب
ہر روزہ رنج و تعب دوا دوش کے عاجز ہوگئی تھی غرض
مقدمات ہذا بالاراؤ نے راجہ جیسنگہ کو صلح کا پیام بھیجا
اور بعوض صلح نصف ملک دینے پر راضی ہوا راجہ
بھی مناسب وقت سمجھکر صلح کو اس عوض مین بہتر سمجھا
صلح کرلی موضع چھرکون وغیرہ اپنے حصے مین لیا او

وغیرہ آدہا سینہ پہلے قبضے مین چہوڑ دیا
طرفین سے نے محنت و مشقت سے فراغت پائی فساد مو
ہوا اسوقت بین درمیان راجہ جیسنگہ اور شیرسنگہ
ہو سواسطے کہ راجہ نے اوس سے بعد پانے ملک کے
تقسیم بالمناصفہ کا اقرار کیا تہا اور اب ایفاے وعدہ نکر سکا
غرض شیرسنگہ آزردہ خاطر اوس سے جدا ہوا اور کسیطرف
چلا گیا چونکہ یہی عہد و پیمان امیر سے تہے اب جیسنگہ اور
درجن سال کو انکی طرف سے بڑا اندیشہ ہوا آپسمین کہا کہ یہ پٹہان
صاحب ارادہ جوانمرد ہے مبادا وفائے عہد مین سستی دیکہکر
آمادہ پرخاش ہو اور بندوبست اسکا ہمسے نہو سکے پس
مناسب یہ ہے کہ کسی حیلے سے امیر کو مار ڈالیے پہر کوئی
مستحق تقسیم ریاست نرہیگا اور پورا ملک صلح مین ملا ہوا
ہمارے ہی پاس رہیگا غرض یہ ارادہ بد مصمم و موکد کر کے

منتظر وقت رہے امیر اکبر وزاپنی فرودگاہ سے بسبب تکلیف
پانو کے زخمکے گھوڑے پر بیٹھنے سے اذیت بڑہتی تھی
پالکی مین سوار ہوکر حضرت مرتضے علی کی ٹیکری پر کہ سرونج مین
مشہور جگہہ ہے گئے تھے اور لشکر راجہ وہان سے قریب پڑا تھا
امیر نے کہ اونکے فریب سے آگاہ نتھے بوقت معاودت
چاہا کہ اوس لشکر مین ہوتے ہوے اپنے مقام پر جائین
جسوقت اوس لشکر کے متصل پہنچے راجہ ناجوانمرد نے
اپنی فوج کو اشارہ کیا بہت بیمر دون نے امیر کو گہیر لیا
مگر ہیبت شجاعت سے قریب نہ آسکے دور سے پتھر مارتے تہے
جو دو چار جوانمرد امیر کے ساتھہ تھے اونہون نے امیر پر
ڈہالونکی آڑ کرلی تہی بہت صدمہ نہ پہنچنے پایا اور کرم خان
نے تلوار کہینچکر اونکا مقابلہ کیا بڑہنے ندیا امیر اوسوقت
ناچار تھے زخمکی تکلیف سے گھوڑے پر سوار نہو سکے

یہ اون بھوروں کو اس خطا کے نا سزا کی سزا دیتے
مواجبی سے لیتے جب یہہ خبر نقل کے امیر کو پہنچی وہ مُصلح
یے آئے اور چاہا کہ اون دغا بازونکو اس خبر کا
راعوض دین لیکن جسنگہ حصول مقصد سے مایوس ہوکر
شرمندہ وخجل بعذر خواہی پیش آیا امیر نے بتکلف
رضامندی ظاہر کی مگر دل میں رنجیدہ ہوکر اوسکی رفاقت
چھوڑدی جوکہ معالجہ جراحت پامین مدت گذری کوئی شکل آمدکی
نرہی ہمرہیان امیر تکلیف خرچ سے تنگ آکر متفرق ہوگئے
زیادہ سو سوار و پیادے ہمرکاب نرہے اسی عرصے مین امیر
ایک مرتبہ واسطے ملاقات ظہور اللہ شاہ صاحب درویش کے
جو بحالت جذب باہر شہر و نجہ کے رہتے تھے گئے
خادمون نے امیر کے آنے سے شاہ صاحب کو اطلاع دی
عرض کیا کہ محمد امیر خان روہیلہ قدمبوسی کو آیا ہے فقیر صاحب نے

روبرو اپنے بلایا امیر حجرے مین سے لئے اوسوقت
نقد وجنس جو امیر کے پاس تہا کہ نذر درویش کرتے
اخلاص ونیاز کو پیشکش کر کے بعد عرض سلام
مؤدب بیٹہہ گئے درویش نے پوچہا کیون آئے اور کہ
واسطے کیا لائے امیر نے کہا دل وجان سے حاضر ہون
باقی حال میرا خاطر عاطر پر پوشیدہ نہو گا خدام درویش
اشارہ کیا کہ اسوقت کچہہ نذر کرو امیر نے پٹکا جو کسی رفیق
لیکر باندہ آئے تہے کمر سے کہولکر پیش کیا فقیر نے کہا
اسکو مضبوط کمر سے باندہ لو امیر نے لینا دینا
مناسب جانا جب تکرار واصرار فقیر صاحب نے کہا اور
حاضرین محفل نے بہی اشارہ کیا امیر نے وہ پٹکا لیکر
پہر باندہ لیا درویش نے دعاے خیر دیکر کہا کہ یہان تو
انشاءاللہ العزیز صاحب ملک ودولت ہوگا اگر حصول رحمت

ہین. رنج و مشقت پہنچے صبر و شکر کرنا ثابت
ہنا کہ ان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرا موکد ارشاد
صمد ہے امیر یہہ سنکر نہایت شادمان ہوے بعد
ل اجازت رخصت ہوکر چلے جب باہر آئے ایک محتاج
عورت نے جو اوسی درویش حق اندیش کے مریدون سے
تہی سوال کیا امیر نے وہی ٹکا کہول کر اوسے دیدیا فقیر نے
مطلع ہوکر اوسے اوسکے قبول کرنے سے منع کیا اوس
عورت نے حسب الارشاد مرشد ٹکا واپس کیا امیر فرودگاہ
آئے اور اوس روز دلمین خیال آیا کہ پہلے بہی دو بزرگون
نے بشارت حصول ملک و دولت کی مجہے دی ہے
اور اس تیسرے درویش بزرگ نے بہی امید وار عنایت
الٰہی کیا ہے اب مناسب ہے کہ کمر ہمت چست باندہ کر
منتظر لطیفۂ غیبی کا رہون ع ببینم کہ تا کردگار جہان ؛

درین آشکارا چه دارد نهان ٭ انجا حسل سر ٭

کوچ کرکے شجاعلپور مین آئے وہانکے عامل سے نے امیر
پیام نوکری بہیجا وکیل کی زبانی یہہ بات سنکر امیر
کچہہ عذر پیش کیا اسواسطے کہ امیر کو عزم بالاراو کا اوس گ ٭
سے لینے مین معلوم تہا وکیل عامل سے نے کہا کہ معلوم ہوا آپ
بخوف بالاراو عذر کرتے ہو امیر نے کہا نہین بلکہ اسوا
کہ تمہین قدرت میرے نوکر رکہنے کی نہین ہان بعوض دس
ہزار روپیے کے مین ذمہ دار اس مہم کا ہوسکتا ہون
وکیل نے اس بات کو قبول کیا اور پانچہزار روپیے باجازت
عامل امیر کو اوسیوقت لادیے باقی کا بعد وفائے
وعدہ اقرار کیا امیر نے کچہہ روپیہ اوسمین سے اپنے
بہائی کرم دینخان کو دیکر واسطے نوکر رکہنے سپاہ کے بہوپال کو
بہیجا ہنوز وہ بہوپال نہ پہنچے تہے کہ بالاراو نے پانچ چہہ ہزار

یہ دہ دوسوار باھمری ا   پنڈت اور غوزیز خان نامی افغان واسطے لینے تنجا علیپور کے بھیجے منور خان اور خان دو پٹھان اور نامی جمعدار اوس فوج مین تھے امیر نے اون پٹھانون کو کہلا بھیجا کہ ہم تم ہمقوم وہم مذہب ہین اور مین بعوض دس ہزار روپیے کے ذمہ دار اس جنگ ہوگیا ہون تم بھی اگر میرے شریک ہوجاؤ مین زر مقررہ سے نصف تمہین دیونگا اونہون نے اس بات کو ننگ افغانی سے بعید جانکر انکار صاف کیا او سوقت غیب سے امیر کے دل مین الہام ہوا کہ بے فائدہ خیال قلت وکثرت سپاہ ہے فتح وشکست تو من جانب اللہ ہے کمرہمت چست باندہ کر اعدا سے مقابلہ کرنا چاہیے یہہ عزم محکم کر کے ہمراہیون کو لڑائی پر برانگیختہ کیا اور یون حکم دیا کہ ہنوز زخم میرے پانو کے اچھے نہین ہوی ہین پس مجھکو گھوڑے

پر بٹھاکر زخمون کو کپڑے سے مضبوط باندہ دو مین تمہارے
ساتھہ رہون اور تم بہت مجھسے ملے رہو پریشانی سے بچو اور
جمع ہوکر حملہ کرو لشکر نے حکم امیر مانا فوج عامل نے بہی زد
سے بچنا مشکل جانا بید لیسے ناچار دلاوران نامدار کے
ساتھہ ہوے جب بہادرون نے دشمنون کو بندوق کی زد پر
پایا بار مارتے ہوے بڑہے اور امیر سے بہی ساتھہ حملے
کے رہنے کو عرض کیا امیر نے کہا کہ تم پیادون پر حملہ کرو
مین سوارون پر جاتا ہون غرض لشکر ظفر پیکر پیادون پر
مثل صرصر پہنچا اور کشت عیش اعدا کو تباہ و خراب کرکے
کسیکا نخل ثبات جڑسے اوکہاڑا کسیکو گردباد حلقہ ہاے
طوق و زنجیر مین گہیرا امیر نامدار نے دس بارہ سوار سے
سوارون پر حملہ کیا تنہا او شیر بیشۂ صولت نے کئی صفونکو
پریشان کردیا عزیز خان سردار فوج حریف مقابل

وارمین دوانا پا تذارسے کوچ کرکے گئے امیر
حیرت ہوتے ہوئے پرگنے کے بیسے پہنچے وہان بیڈت مختار
پایا کہ زرین پوش بچھائے بیٹھا پگڑی باندہ رہا تھا
درۃ التاج شجاعت نے اوسکے خود کے سر پر پہنچکر
نیزے کی آب سے اوسکے حلق کو ترکیا سرکاٹ کر نیزے پر
رکہہ لیا جس پر پگڑی باندہی جاتی تھی وہ بجائے دستار
نیزے کے سر پر رکھا گیا سپاہ نے جو افسر اور سردار کے
دیکھے دل باختہ جان بچانے کی فکر مین پڑے آخر
بیدست و پا ہو کر فرار کو قرار پر اختیار کیا سہمہ و پریشان
ہوئے امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے اور شکر
الہی بجا لائے دلاوران نصرت قرین خوشی سے آرام مین
خوشدل رہے فراریان ہزیمت گزین ابتر و پریشان و دلخستہ
بالاراؤ کے پاس پہنچے تیسرے ہی روز بکمال رنج و سوز

بالاراو نے مع کپنو شیخ کلب علی اور جمعیت بشیار
اکر شجاعلپور کا محاصرہ کیا امیر کو پیغام نوکری دیا
جواب پایا کہ جوانمردونسے یہہ امر بعید ہے اسوقت مین اپنی
رفاقت چہوڑنا عہد توڑنا جان بچانا تمہارے ساتہہ ہوجانا
خلاف جوانمردي و شجاعت ہے جب اس قضیے کا فیصلہ
ہوجائے تب یہہ کام موقع پر آئے اب اس فوج
کثیر کے مقابلے مین جمعیت قلیل سے رہنا اوس
عامل کا کہ ملازمان پنتولمے تہا امیر نے مناسب
نہ سمجہا بعد مصالحت معاملہ متنازعہ اوسے بحفاظت تمام
سارنگپور تک پہنچا دیا جب شجاعلپور مین عمل بالاراو کا ہوگیا
اوسنے امیر کو مع ہزار پیادہ و سوار ہمراہی بلاکر نوکر رکہہ لیا
چار روپیے تنخواہ پیادہ اور دس روپیے مشاہرہ سوار مقرر
ہمراہیان امیر اس ماہانہ قلیل پر راضي نہوئے

اوسیقدر اپنے پاس سے دینے کا اقرار کیا سبکو ساتھہ
رکھہ لیا بالاراؤنے امیر کو سرونج مین اپنا تھانہ جمھانے
کو بھیجا امیر نے وہان پہنچکر انتظام کر دیا اس عرصے
مین کرم دیخان جو بھوپال کو گئے تھے پانسو آدمی لیکر
آئے اور شامل لشکر امیر ہوئے اب بالاراؤنے امیر کو
ہمراہ رسد غلہ کہ ملک مالوہ سے طرف دولت راؤ سیندہیہ
کے جاتی تہی کر دیا جب یہہ مقام اشٹہ تک گئے زر معاملہ
یعنی نذرانہ یا خراج بطور چہہ آنی وغیرہ کے اوس ضلع سے
لیکر اور ہمراہیون کو دیکر ایفاے وعدہ کیا پھر رسد
پہنچا کر لوٹے اور بھوپال پر آکر باہر شہر کے ٹھہرے
اوندنون کو لیخان جاگیردار امبہاپالی متعلقہ بھوپال
کہ وہان کے رئیس کے اقربا سے تھا واسطے فساد کے
سپاہ جمع کر رہا تھا وزیر محمد خان کہ یہہ بھی رئیس کا

عزیز تہا مرید محمد خان کی طرف سے او تدارک کو آ
کو لیخان سے ملگیا اور دونون نے باتفاق بہوپال پر
ختم دست درازی استوار کیا راے ہمت راے سرونج مین
در جن سال بہیجی سے واسطے مدد کرنے نواب بہوپال
کے گفتگو کر رہا تہا کہ حق مستحق کو پہنچے جب راے مذکور
نے مرید محمد خان سے سازش اوسکی دریافت کی وہانسے
لوٹ کر پاس کولیخان کے گیا بہوپال مین نواب
غوث محمد خان نے ہمراہیان مرید محمد خان کو اپنے
ساتھہ موافق کر لیا تہا اس شور و غل مین جو مرید
محمد خان نے خبر ورود موکب اجلال امیر با اقبال سنی
بواسطہ معرفت سابقہ رفاقت کا طالب ہوا اور باصرار
کمک چاہی امیر نے عذر کیا کہ مین بالاراو کا نوکر ہون
یہان نہین رہ سکتا آخر بعوض ہزار روپیہ طلب

بالاراؤتک وہان کا رہنا منظور کیا جب لولیخان سے باتفاق
وزیر محمد خان جدید سپاہ نوکر رکھکر بہوپال کا قصد کیا
اسر سرداران مرید محمد خان اوس سے جدا ہوکر غوث محمد خان
سے ملگئے ایک فساد عظیم برپا ہوا بلکہ طوفان بے
تمیزی اوٹھا مرید محمد خان نے جب کوئی صورت بچاؤ کی
ندیکھی تو بالاراؤ کو کمک پر بلایا اور قلعے مع ملک دیدینے
کا اقرار کیا بالاراؤ مع کمنیو کلب علی وغیرہ آپہنچا
مرید محمد خان نے قلعہ فتح گڈہ حوالہ بالاراؤ کیا اور
آپ شہر سے نکلکر بالاراؤ کے لشکر مین خیمہ زن ہوا بالاراؤ
نے قلعے مین تہانہ کلب علی کا مقرر کردیا آپ باہر
ٹہرا رہا القصہ ادہر مرید محمد خان شہر سے نکلا اور شہر مین
عمل دخل غوث محمد خان کا ہوا اودہر کو لیخان اور وزیر محمد
خان سپاہ جرار لیکر دس بارہ کوس پر آپہنچے

بالاراوسنے اندیشہ کیا کہ اگر سیندہیہ بنظر حفاظت قلعے مین رہ
اور حریف سے یہان مقابلہ ہوا تو عہدہ برائی دشوار ہے
پس حکم حفاظت قلعہ امیر کو دیکر سیندہیہ کو بلالیا امیر نے
بسبب نہونے رسد کے قلعے مین عذر کیا بالاراو نے
کہا مین رسد غلہ وغیرہ بہت جلد بہیجتا ہون اور عنقریب فوج
لکہوا اور بابو سیندہیہ کہ یہان سے نزدیک تر ہے
لاتا ہون امیر ناچار قلعے مین فروکش ہوئے بالاراو اور
مرید محمد خان بطرف بہیلسہ گئے کولیخان اور وزیر محمد خان
نے بہوپال پر قبضہ کیا ہمت راے کو واسطے انتظام
علاقہ بیرسیہ کے بہیجا تا شہر سے بیدخل اور دور ہو جائے
امیر نے چند روز انتظار رسد کر کے بالاراو کو خط لکہا
اوسنے جواب مین بعد عذر خواہی لکہہ بہیجا کہ دولت راو
سیندہیہ نے واسطے گرفتاری لکہوا کے حکم دیا

ویہہ ... اور سپاہ مین تہلکہ عظیم
برپا ہے چند روز او صبر کرو ہمراہیون کو تسلی دو
بعد اسکے جب امیر کو تاب تحمل بار انتظار نرہی اور سب غلہ
وغیرہ قیام وہانکا محال سمجھا توپین قلعے کی شہر والون پر
مارنا شروع کیا وزیر محمد خان سے نے یہ بد خرابی شہر
کہلا بھیجا کہ اتحاد مذہب و ہمکو ایسے یہہ کام خلاف ہے
جواب پایا کہ اپنے مسلمان بہائیون کو بہوک پیاس کی
تکلیف مین پانا اور باوجود قدرت رحم نہ کہانا کب قرین
انصاف ہے تب نادم ہوکر کہانا پکوا کر ہمراہیان امیر کو
بھیجا سبنے کہایا ایک مہینے یونہین گذر ہوئی تو بونکی
آگ سے کہانا پکتا رہا ایذا کا نتیجہ آرام تہا ہرچند اس مدت مین
وزیر محمد خان سے نے قلعہ مانگا اور امیر کو اپنے پاس بلایا
کبھی سوا سے انکا کچھ جواب نہ پایا تب اونہون نے ... ہے

مایوس ہو کر بالا راؤ سے تیس ہزار روپیے اور قلعہ پور
کے عوض بوساطت وکلاے دانشمند مصالحت کی
بالا راؤ نے معاملہ درست کر کے اپنے بخشی شیام لال کو
امیر کے پاس بہیجا اور اونہین اپنے پاس بلایا او سوقت
امیر نے ملازمان نواب حیات محمد خان مالک ریاست کو
بلا کر قلعہ سپرد کیا اور انکو قلعہ دینا مناسب نجانکر متعلقان
وزیر محمد خانکو بحراست قلعے سے اونکے پاس پہنچا دیا
آپ قلعے سے سامان و سلاح جسقدر لیسکے لیکر
باہر نکلے پہلا مقام قریب شہر تہا وزیر محمد خان
سرمین خیال فساد پیدا ہوا پیام دیا کہ تمنے جو کچہہ قلعے
سے لیا ہے واپس کردو ورنہ تمہارے حقمین بہتر
نہوگا امیر جوانمرد نے کہلا بہیجا مینے یہہ سامان بزور
بازوے مردانہ لیا ہے تمہین اگر مردانگی کا دعوا ہے

"دلیلو بسم اللہ ہمین لوسے وہین میدان اور سینے
جو تمہارے متعلقون کو حفاظت سے تمہارے پاس
پہنچا دیا شاید اوسکے بدلے مین تمہنے مجھے ایذا پہنچانے
ارادہ کیا ہے وزیر محمد خان بہت پشیمان ہوسے
امیر نے دوسرے کوچ کا قصد کیا اسحالمین معلوم ہوا
بالا راد فوج کبیر لشکر قریب شہر آپہنچا امیر نے
اودہر جانا چاہا اب وزیر محمد خان نے بواسطۂ
حمیت اسلام امیر کو اپنی طرف بلایا خدا اوسکے طالب
مدد ہوا امیر نیک نہاد نے اول اوسکی بدروشی
یاد دلائی خجل کر کے آخر شریک حال ہوے وزیر محمد خان
نے شہر سے نکلکر لڑنے کا ارادہ کیا اور امیر نے اوسے
اس قصد سے روکا راے امیر قرین صوابدید و مصلحت
تھی لیکن اوسنے اپنے عزم پر عمل کیا شہر سے نکلکر رسالۂ

خاص نواب حیات محمد خان ہمراہ ۔ تمام فوج
کیا لڑائی شروع ہوئی ہر جماعت اپنے مقابل سے
اسوقت بابوجی سیندہیہ نے جو سرداران بالاراؤ مہ
جنگ آزمودہ تہا رسالۂ خاص نواب صاحب پر سخت
کیا انہون نے بہی پاے ثبات مضبوط گاڑلیا دونون
طرف سے بہت دیر تک دلاوری وہمت ظاہر ہوئی اگرچہ
کسی نے ضرب وطعن مین کمی نکی لیکن فوج سیندہیہ کو
غلبہ ہوا لشکر نواب پر مغلوبی ظاہر ہوئی قریب تہا
کہ رسالہ شکست کہاے اور پیچہے ہٹ جاوے مگر امیر
آگے بڑہکر دشمنون کو ڈانٹا اور دوستون کو للکارا
اور ہر بڑہنے والون کو نیزہ بڑہاکر ہٹایا اونکا غلبہ کہٹایا
ادہر گہٹے ہوؤنکا دل غیرت دلاکر بڑہایا انکو یہ سنایا
کہ تمنے نادانی سے اول میری رائے نمانی تدبیر

ی بات جانی بڑے جوش و فروش سے میدان میں
آ اعدا سے مقابلہ کیا اب پست ہوتے ہو ننگ
ناموس کے ساتھہ ملک و مال بہی کہوتے ہو خبردار ثابت
قدم لڑتے رہو اگر تاب ثبات نہو لڑتے ہوے شہر تک
ہٹو اور شہر پناہ کو پشت پناہ کر کے ٹہیرو اور خوب لڑو
سب نے اس صلاح پر اصلاح امیر کو مانا سارے کو محض
خیر اور صاحب رای کو خیر خواہ جانا شام تک ہٹتے ہوے
لڑتے رہے رات کو دونوں لشکر جدا ہو کر ہر ایک علیحدہ
علیحدہ خیمہ زن ہوے امیر اوس رات قریب شہر کے
ایک باغ میں ٹہرے جب وقت رستم رخش سوار روز کی
آمد آمد کا شور ہوا اور سپہ سالار انجم مع فوج اوسکی ہیبت سے
بہاگا امیر نے مع رفقا باغ سے نکلکر یہہ تدبیر کی کہ
ایک نشیب میں قریب باغ چہپکر بیٹہہ گئے اور اکبر محمد خان سے

کہ عزیز قریب رئیس بہوپال تھے اور اثر جا ا
ہمراہیان امیر مین آئیگا بلاکر کہا کہ تم سوار ہوکر فوج
پر حملہ کرو جب وہ بڑہین تم ہٹو یہانتک کہ او نہین
لے آؤ دلاور عالیشان اکبر محمد خان نے تنہا فوج دشمن
حملہ کیا دشمنون نے تنہا دیکھکر طمع کی گیڑنا یا مارنا
چاہا چارون طرف سے سمٹکر انپر آئے یہہ قراولی کر
لڑتے ہوے موقع مقررہ پر لے آئے جب یہہ اوس
نشیب مین اوترے دشمن گہیرے رہے وہان ا
محمد خان گہوڑا بڑہاکر نکل گئے امیر نے اعدا کو زد پر
بندوق کی باڑ ماری ایک وار مین تمام فوج حرا
لہ سواران پنڈارہ سے تہے اور اکبر محمد خان سے لڑتے ہو
آئے تہے کام ہوگیا اور دشمنون کو یہہ بڑا صدمہ
امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے چونکہ اونذنو

بدفعات تحریر دولت راؤ سیندہیہ واسطے مختار

سردار کے آئی تہی اسلیے بالاراؤ نے توقف وہانکا

مناسب نجانکر بعد مصالحت کوچ کیا اکبر محمد خان جنکا ذکر ابہی

ہوچکا ہے قوم پٹہان خانوادہ مرزی خیل سے جنمین

اجتک حکومت ریاست بہوپال ہے بڑی شریف جوانمرد

جوہر تیغ شجاعت بحر ذخار سخاوت تہے جبسے امیر تہور تخمیر

سخاوت پناہ کے ساتہ ہوے آخر وقت تک رفیق وشریک

امیر کی رفاقت مین بڑے بڑے کام کیے

مستحق عنایت ہوگئے بعد یانے ریاست کے سرکار

امیر سے بڑی جاگیر پائی عمائد مین مشخص امراے امیریہ

مین بعنایات خاص آقا مختص تہے سنہ ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون

ہجریہ مین قاصد خلد ہوے بعد اونکے اونکے جانشین

میان بہادر محمد خان مرد آزادہ سوش سادہ فراج اتبک

اس ریاست مین جاگیرداربزرگون سے شمارمین ہین
روزگار دولت وزیریہ مین کسی امر خلاف رضاے سرکار
کے مرتکب ہونے سے مورد عتاب ہوکر وطن کو چلے
گئے تھے زمانہ سلطنت علیہ مین آپ پہر خداوند وقت
کے عہد مین اپنی جاگیر پر بحال ہوے مع اولاد دعاے
بندگان سرکار مین اوقات خوش بسر کرتے ہین القصہ
بعد گذرنے اوس حال کے وزیر محمد خان نے
بہت چاہا کہ امیر ہمارے پاس رہین امیر نے مناسب
نجانا نواب بہوپال سے ملے اونہون نے
شجاعت وہمت کی تعریف کرکے بڑی محبت اور دلجوئی
سے اپنے یہان امیر کو رکہا اور نگہداشت سپاہ کی
اجازت دی وزیر محمد خان رشک وافسوس مین
اپنے مقام کو چلے گئے امیر نے ہرطرح نواب کو راضی

مور ریاست مین خیر خواہی ظاہر ہوئی بسبب فتنہ و فساد
کے تحصیل ملک موقوف تھی امیر نے تحصیل اطراف
سے آٹھ مہینے تک سپاہ کو خرچ دیا اور قریب دس ہزار
آدمیون کے لشکر کر لیا جو کچھ نواب کے یہان سے ملتا
اُن کو دیتے بعض اوقات اہل شہر سے بطور مصادرہ
وصول کر لیتے چندی اسیطرح گذری جب کوئی
صورت نہ دیکھی نواب سے رخصت چاہی نواب نے
رکیا اور یہ چہا مجھے کسکے سپرد کرتے ہو امیر نے
تمہین حافظ حقیقی کو سونپا پھر وزیر محمد خان سے
اب کو ملوا دیا دونو مین صفائی کرا دی ہنگام وداع
امیر نے کہا مین تمہارا دوست ہون جب کوئی سخت
مہم درپیش آوے مجھے اطلاع دینا انشاء اللہ تعالی
جان و مال سے اعانت مین دریغ نکرونگا نواب

بطور تحفہ وقت رخصت چار توپین اورا   ہاتی باصر
دیتے تھے اسنے قبول نکیا اور کہا مجھکو ایک
اعدا کلید فتح وظفر اور ایک اسپ تیز باد پا سیر
مقاصد مین کافی وافی ہے اگر کسیوقت ایسی چیز
ضرورت ہوگی منگوالونگا فقیر مولف کہتا ہے کہ یہان
متفرق احوال سیر و سفر اسکے جو جمع کئے
موافق بیان مولف امیر نامہ فارسی کے تھے او
مطابق متعلق باب اول متضمن آغاز کتاب کے آگے
آگے تیسرے باب سے ذکر آئیگا امیر کے ہولکر سے
ملنے کا وہان سے آخر تک اپنی تحقیق کو بھی دخل دیا
اب دوسرے باب مین اوسیطرح مختصر حال سردا
دار قوم مرہٹہ کا لکھا جاتا ہے بعض کتب مورخین متاخرین
متعلق ہے کہ مورث فوائد چند ہو اور ناظرین کتا

ان بزرگان جسونت دلتوہو لکر مع بعض حالات
اونکے ہمعصر امیر معلوم ہو جائے

دوسرا باب احوال سرداران قوم مرہٹہ بیان مین

راجہائے قدیم . مبسوط تواریخ مین مفصل مذکور ہے یہان اوسکا بیان کیا ضرور ہے فقط حال راجہ ساہو پسر سنبہا پور سیوا لکہا جاتا ہے اوسکا دادا سیوا کراسیہ قوم مرہٹہ سے کرناٹک مین پیدا ہوا جوانی مین زور بازو یاوری بخت سے کچہہ صحرائی جمع کرکے سالار بنکیا دو چار قلعے اطراف کے لیکر مدعی جہانداری ہوا عسا کر حضرت ماثر سلطان اورنگ زیب تاج آرا عالمگیر شاہ اوسکی سرکوبی کو آئے ناتجربہ کار نے مقابلہ کیا بہت جلد شکست کہاکر بہاگا غازیان منصور قلعونکا انتظام کرکے لوٹ آئے چندروز سیوا پریشان پہرا آخر نادم ہوکر بوسیلۂ راجہ جیسنگہہ

والے سجے پور سنہ ۱۰۷۲ اربہتر ہجری مین حاضر دربار
شاہی ہوا بعد چند روزہ حضور بخوف گرفتاری پہر دکن
کیطرف بہاگا اور فساد اوٹہا تا رہا بحالت بغاوت
سنہ ۱۰۹۰ ایکہزار نوّے ہجری مین مرگیا اوسکے بیٹے
بہی وہی طریقہ اختیار کیا پانچہزار مفسدون کے ساتہہ
فساد انگیزیمین مصروف تہا آخرا فواج شاہی سے
اوسے قتل کیا اور اوسکے اہل وعیال کو اسیر کرلیا ساہو
اوسکا بیٹا مدت تک قید سلطانی مین رہا بعد قتل
سنبہاکے اوسکے بہائی سنتانے نشان فتنہ انگیزی
اوٹہایا وہ بہی مجاہدان سپاہ عالمگیرشاہ کی ہاتہہ سے
مارا گیا قسمت کی یاری اور بعض امرا کی طرفداری
ساہو پسر سنبہا بحکم سلطانی قید سے رہا ہوا بخطاب
راجہ اور منصب ہفت ہزاری سرفراز ہوکر وطن کیطرف

لیا سائو آخر سنبہا بیٹا تہا اوسی
لشکر کثیر جمع کرکے قلعہ ستارہ وغیرہ لیکر شہر پونا
اپنا دارالریاست مقرر کیا کہ جسنے سرکوبی جونکی اوسکے
سرمین سودا سے شاہی پیدا ہوا اور یہہ دانشور جوانمرد منتظم
ادمی تہا و چار راجہا سے قرب و جوار اوسکے مطیع ہو گئے
خیال خام سے کچہہ پختگی پائی جب باغ عمر کو خزان پیری سے
خراب اور بہار حیات کو پابرکاب پایا اوسنے خلاف
اوراء اسکے پسند نکیا کہ برادران نالایق خویشاوند ناکارہ سے
اپنا جانشین کرے بلکہ اپنے مصاحبون سے
بعد امتحان عقل و فراست کسیکو ولیعہد کرنا چاہا اور اسی
خیال سے بالاجی وغیرہ آٹھہ سردارون کو جو اوسکے
مصاحب تھے ایک بزم خاص مین جمع کرکے تین لیمو
منگوائے اور اونکے آگے رکھدیے ہر ایک سے کہا کہ ان

مینون ایک دو سرے پر ہندوستان کے امرا
نسمجھے تین لیمو اوپر تلے نرکھہ سکے خواص
جاتے رہے ششدر ہو گئے ناچار معترف عجز ادراک
بلکہ حل کرنا اس معمے کا امکان سے خارج سمجھے بالاجی
پنڈت آٹھوان اونمین کا بڑا عقیل ذہین خوش نصیب منتظم
آدمی تھا اوسنے اپنی اونگلی سے تین چھلنے کا لکھر یو
نیچے رکھے اور سوال کا جواب خوب ادا کیا نہ تنہا راجہ اور
حاضرین سنے آفرین کہی بلکہ جسنے سنا بیساختہ تحسین
کی راجہ سنے اوسیوقت کنجیان قلعون اور خزانون کی
سپرد کین اپنا جانشین کرکے سپاہ و ملک کے
امرا سے نذرین دلوادین اور پیشوا خطاب دیا بعد
روز کے سنبہا لاولد مر گیا بالاجی بجاے اوسکے حاکم ہوا
ہر چند بعض بدخواہان ریاست کے اغوا سے سنبہا کی زوجہ نے

پنی قوم کا جسے متبنے تہا ساؤ کا بیٹا
بستحق حکومت بتایا لیکن اوسکے دروغ نے
نبایا پیشوا نے اوسے مقید کیا آپ حکمرانی کرتا رہا
وقت مین ملہار نام ایک شخص قوم ہولکر سے
یک حال سے بے برگ و نوا فوج مین کسی ہمقوم رسالدار کی
ری کرتا تہا جو کہ کچہہ عمال اطراف نے بالاجی سے
انحراف اختیار کیا تہا اسے اونکی گوشمالیکا خیال ہوا فوج
اوسطرف جانیکو مقرر کی اوسمین وہ رسالدار بہی تہا
جسکے یہان ملہار تھا تہا رسالدار نے بپاس ہمگہری
وسکے اپنی لڑکی کی شادی کردی اور عوض اپنے لڑنیکو
لڑائیو نمین اچہے اچہے کام بن آئے اور بڑے
کو پہنچا اسیطرح قصہ ہے جنکو نام قوم سیندہیہ کے
کفش بردار تہا سیندہیہ کا کہ وہ ایک روز پیشوا کے

جو سنتے رہے لئے ہین بیٹہا تہا اتفاق سے خواب نے
کیا جوتے ہاتہہ مین لئے ہوئے سینے پہ رکہکر
دونون ہاتونسے بڑی احتیاط کے ساتہہ دبائے
بالاجی کسی حاجت کو اوٹہا کفش بردار کو نپایا چاہا کہ
جوتے پہنکر باہر جاے جوتے بہی نپاے ادہر اودہر
دیکہا ایکطرف کفش بردار پہ نظر پڑی کہ جوتے
پر رکہے ہاتہہ سے دباے سو رہا ہے بالاجی یہہ حال دیکہ
خوش ہوا اور یہہ خیال کیا کہ اس شخص نے جوتونکی
اسقدر حفاظت کی اگر کوئی بڑا کام اسکے سپرد کیا جاے
بیشک بڑی احتیاط عمل مین لاے بالاجی اسی فکر مین
تہا کہ خدمتگار خفتہ بیدار بخت کی آنکہہ کہلی آقا کو سر پر
کہڑا پاکر پریشان ہوا ڈرا اوسنے تسلی دی مطمئن کیا
اوسیوقت خلعت عنایت کیا اور کسی منصب بلند پر مقرر

دیا تھا آنلہ ارکان دولت سے ہو۔ آخر مین یہی . جی
سنیہہ اور ملہار راؤ کل کاروبار ریاست کر
جب پیشوا مرگیا اوسکا بڑا بیٹا باجی راؤ مسند حکومت پر بیٹہا
تب اوسکا چھوٹا بہائی چمنا آیا نائب بڑے بہائی کا
اور مختار مہمات رہا

بیان دخل پانیکا دکنیون سلطنت ہندوستانمین

عہد سلطنت بادشاہ جہاں محمد شاہ سلطان دہلی مین محمد
خان بنگش نواب فرخ آباد نے جمعیت کثیرہ فراہم کر
بندیل کھنڈ پر لشکر کشی کی اور راجہ چہتر سال بوندیلہ سے
محاربات عظیمہ کرکے کالپی مہوبہ وغیرہ علاقون پر حکومت
پائی پہر قلعہ جیت گڈہ کو گہیرا راجہ مذکور ایک سال تک
محاصرے مین مصروف جنگ رہا آخر مغلوب و تنگ ہو کر
باجی راؤ پیشوا سے مدد و کمک چاہی وہ ساٹھہ ہزار پیادہ

وسوار ہمراہ لیکر ادہر متوجہ ہوا موضع جھنا پنا پر جو متصل
جیت گڈہ کے ہے اگر بندوبست مددورسد
بخوبی کیا فوج بنگش نے تنگ اگر عزم جزم کیا کہ
حملہ سخت کر کے فتح حاصل کرین اور یورش کر کے
قلعہ لے لیا آب بالاراو نے انہین قلعے مین گھیر لیا اور
تنگ کیا بنگش مصالحت کر کے لوٹ آیا راجہ چہتر سال
اپنے قلعے مین آیا اور مشکور اعانت باجی راو ہوا کہا کہ
تمہارے حسن سلوک کا کچھ عوض مجھسے نہین ہوسکتا
تمنے بڑا احسان کیا ہے میرے دو بیٹے صلبی ہین
اور تم بھی بجاے فرزند کے ہو مین اپنے ملک کے
چار حصے کئے دیتا ہون دو ربع دونون لڑکون کے
ایک حصہ تمہین بطور ہدیہ دیتا ہون چہارم میرے مصارف
کو رہیگا باجی راو نے قبول کیا گوبند پنڈت کو اپنی طرف سے

واسطے چھوڑکر خود دین کو لوٹ لیا

سا بعد چند سال راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے بیٹون

باوجود تقسیم پدری ملک و مال پر منازعت ہوئی بڑا بھائی

جوع بطرف درگاہ شاہ رکھتا تھا امداد شوکت شاہی سے

مستقل راجہ ہوا ملک و مال مقبوضہ برادر بزور لیکر اوسے

لکر حکومت کرتا رہا چھوٹا بھائی مضطر ناچار جلاے وطن

کے باجی راؤ پیشوا کے پاس بتوقع اعانت و عنایت

ایا اور بعد ملاقات مدعا کہکر بعوض دلادینے حصہ موروثی

کے ادائے زر کثیر کا وعدہ کیا باجی راؤ فوج جرار ہمراہ لیکر

دوبارہ بندیل کھنڈ مین آیا برادر ظالم نے درگاہ شاہی

طلاع دی بحکم سلطانی گروہر ناگر صوبہ دار الہ اباد

براوسکی مدد کو آیا دکہنیان سے بے دولت تاراج

بندیل کھنڈ مین مصروف ہوسے اور فوج شاہی کا

مقابلہ کیا صوبہ دار مارا گیا لشکر تتر بتر ہو کر پریشان
باجی راؤ فتح پا کر دونون بہائیون سے نقد و
بہت کچھہ لیکر مقر اصلی کو لوٹا یہہ واقعہ سنہ ۱۱۴۲ مین وا
بعد چند سال کے سنہ ۱۹ جلوس محمد شاہ مین با
مع جنکوجی سیندہیہ و ملہار راؤ ہولکر کے قصد ہندو
لشکر جرار سے حرکت کر کے ملک گجرات اور مالوہ
قبضہ کر لیا اور انتظام کرتا ہوا دریاے نربدا سے اید
اوترآیا اوجین مین داخل ہوا راجہ جیسنگہ والی جیپور
صوبہ دار اوجین اوندنون وہین تہا گہا گیا
کہ باجی راو کا اسطرف آنا اوسیکے اشارے سے
راجہ نے اوس سے ملکر واسطے استحکام رابطہ اتحا د
صوبۂ اوجین اوسکے حوالے کیا وہان باجی راؤ
اپنی طرف سے پرگنہ مہیسر اور اندور ملہار راؤ کو ا

تھا اوجین جنکوجی سیندہیہ جاگیر مین دیا آپ گوالیار
ف چلا اوس ملک مین پہنچکر قبضہ اپنا کیا صوبہ
داران اگرہ واجمیر سے زرمعاملہ لیا راجہ کو مدسے
بعد مجادلۂ دو ماہہ غالب آکر علاقہ بہدا ورآیا اوس
زرمصالحہ وصول کرکے میان دوآب مین اگرشورش
برپا کرنیکا خیال دلمین لایا لیکن دستورالممالک نواب
منصور علیخان والے لکہنؤ سدراہ ہوے جمنا پر اگر بوقت
عبور چار پانسو آدمیون کو دکہنیونمین سے کشتہ وخستہ
باجی راؤ اودہر محال دخلنا کرہلی کی طرف پہرا اور میلہ
لکا کا لوٹ کرلوٹا اب فوج شاہی اوسکی گوشمالی کو
متعاقب چلی باجی راو یلغار کرتا ہوا براہ اوجین دکہن کو
چلاگیا اور تہوڑے دنون کے بعد راہیے عدم ہوا
بالاجی بڑا بیٹا اوسکا مسند حکومت پر بیٹہا منجہلا رگناتہہ

حقیقی چہوٹا بہائی مسند نشین کا نائب اور شمشیر بہادر
چہوٹا جو طوائف سے تہا دیوان ہوا بالاجی نا بہا سے اگلے
جو بڑا بیٹا باجی راؤ کا اور جانشین پدر تہا تینے ہو
بڑا البسواس راؤ منجہلا ادہو راؤ چہوٹا نرائن راؤ دوسرا
بہائی بالاجی کا لاولد تہا اوسنے بہاؤ نامی ایک طفل
ہمقوم کو متبنے کیا سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں راجہ سوائی جیسنگہ
والے جیپور فوت ہوا اور اوسکا بڑا بیٹا راٹہور ایسری
سنگہ جو بطن دختر راجہ جودہپور سے تہا جانشین پدر
ہوا چہوٹا بہائی مادہو سنگہ سسودیہ جو دختر راجہ
اودیپور کے پیٹ سے تہا بہائی سے رنجیدہ ہو کر
اپنے نانا رانا سے اودیپور کے پاس چلا گیا رانا
نے اپنے ایک قریب سردار کیشو راؤ نامی کو پاس نانا بہا
پسر باجی راؤ پیشوا کے بہیجا اور واسطے اعانت و امداد

اپنے نواسے سے بعد ایا بعد فتح اور دلا دینے ملک
موروثی کے وعدہ کیا مالا راجی نے قبول
لیا اور ملہار راؤ ہولکر لشکر دیگر اس مہم پر مامور کیا
ہولکر اودیپور مین آیا راجہ جگت سنگہ والی اودیپور نے
واسطے استحکام رابطہ اتحاد کے ملہار راؤ سے
پگڑی بدلی یہہ ایک رسم ہے تمام اہل ہند مین عموماً اور
خاندان راجپوتان مین خصوصاً معہود واسطے استواری
مواثیق عہود و اخوت و محبت کے جیسے عرب مین
محالفہ ملہار راؤ نے لیے واسطے دلا دینے ملک کے
ہمراہ مادہو سنگہ جیپور پر لشکر کشی کی اور ایسری
سنگہ سے مدتون تک لڑتا رہا جب عقدہ اس
مہم کا اوسکے ناخن سعی سے نکھلا تو ضلع جیپور کو
لوٹ کر گذر کرنے مین مصروف ہوا اس عرصے مین

ایسری سنگہ والی جیپور نے کیشوراؤ کو جو مادہو سنگہ کا ہوتا تہا بلایا اوسنے باوجود رو ملہار راؤ وغیرہ کے نمانا چلا گیا ایسری سنگہ نے نظربند کرکے زہر دلوادیا جب یہہ بدعہدی راجہ سے دہلی کارپردازان ریاست اوسکے منحرف ہوگئے اور سنگہ سے ملکر جیپور سپرد کردینا چاہا اور ملہار راؤ کو جو بوندی پر مقیم تہا بلایا ملہار راؤ سانگانیر پر آیا اور ایسری سنگہ کی گرفتاری کا ارادہ کیا ایسری سنگہ ناچار ہوا اور زہر پیکر مرگیا منتقم حقیقی نے وہی سزا او دی جو اوسنے کیشوراؤ سے بدسلوکی کی تہی سنہ ۱۱۶۵ مین مادہو سنگہ کامیاب ہوکر حاکم جیپور رہا ملہار راؤ وہان سے کوچ کیا مادہو سنگہ ایفاے اقرار زر مقررہ ملہار راؤ اوسکے عوض مین ٹونک ٹوڑی

پر قبضہ — میسری طرف چلا

دوسرے سال مین بعد اسکے مابین نواب منصور علی خان
الے لکھنؤ اور نواب احمد خان بنگش رئیس فرخ آباد
کے مقاتلہ و مجادلہ ہوا راجہ نول رائے نائب
منصور علی خان کا لڑائی مین مارا گیا بنگشون نے
الہ آباد تک ملک منصور علیخان کا لے لیا منصور علیخان
دہلی مین آئے اور بطلب مدد وعدہ زر کثیر کے ساتھہ
خط ملہار راؤ ہولکر کو لکھا ملہار راؤ سنہ ۱۱۶۶ھ مین براہ کالپی
فرخ آباد پر آیا شمس آباد مین مکانات نواب
کے خراب کئے دہلی سے منصور علیخان بھی مع
فوج فرخ آباد کی طرف آئے نواب احمد خان بنگش
ان دو فوجون سے لڑنیکی مجال نپا کر فراری ہوا کوہ
یون پر پہنچکر وہان کے راجہ سے کوہستان دشوار

لذا رہین ما بمن مطلب لیا ملہار راو اور نواب
بہی متعاقب کوہ کمایون تک گئے لیکن
سختی مسکن دشمن سے تنگ ہوکر بوساطت نواب
حافظ الملک حافظ رحمت خان حکمران ملک کٹہیر صلح کر
منصور علیخان نے ساٹھہ لاکھہ روپیہ وزیر
نواب بنگش کا دیکر ملہار راو کو اجازت واپسی وطن
دی نیمہ باقی بنگش کو معاف کیا سنہ ہجری مین راو
بہاو لیسر خوانده پور باجی راو باشمارہ سو جمل جا
والے بہرت پور بسواس راو نا بہا اپنے عم کو تخت
دہلی پر بٹہانے کو لایا جنکو جی سینہیہ اور ملہار راو
وغیرہ بڑے بڑے امرا دکن کے لشکر جرار ہمراہ
ملازم رکاب آقا ہوئے اسوقت مین سلطنت دہلی
بنیان متزلزل سے ہے نظم و نسق مین ہزار سے خلل

بادشاہ کو رعایا کی خبر ہے نہ رعایا کو شاہ کا درد سر در
ہمسری مہر کا سودا ہے ہر قطرے کو برابری بحر کا
دعوا سورجمل دہلی کے محاصرے مین تھا نواب نجف خان
بہادر اوسکے سرگرم مقابلہ و مقاتلہ تھے ہنوز دکھنیان
برگشتہ بخت منزل مقصود کو نپہنچے تھے کہ سورجمل کا
اقبال احتراق مین آیا زخم گولی مورچال مین مارا گیا
فوج اوسکی پریشان ہوکر بھرت پور کو گئی احمد شاہ ابدالی
مع لشکر خونریز و توپخانہ آتش انگیز حسب الطلب نواب
نجیب خان کابل سے کوچ کرکے اٹک سے اوترا یا راجہ
بھاو پیش قدمی کرکے پذیرا ہوا دہلی ہوتا ہوا پانی پت
پر پہنچا اکثر امرائے شاہی مثل احمد خان بنگش اور
دوندیخان و حافظ رحمت خان و شجاع الدولہ احمد شاہ سے
ملکر شامل اوسکے لشکر کے ہوئے دکھنیون سے لئے

ب محاربہ ... ر اسلام نلا الردے اپنے
انکا محاصرہ کیا تفصیل اس جنگ عظیم کی کتب
موجود ہے آخر بہاؤ اور بسواس راؤ اور جنکوجی
زار مین بہ کارزار علف تیغ آبدار اہل اسلام ہوے
جان بچا کر اور دکھنی شکست فاش پاکر بہاگے احمد شا
مظفر و منصور چند روز دہلی مین رہکر کابل کو لوٹ گیا
بعد چلے جانے احمد شاہ کے میدان خالی پا
جواہر سنگھ پسر سورجمل پر جو بوقت مقابلہ احمد شاہ موا
سے دست بردار ہوا تہا لشکر کشی کی دکھنیوں
اقبال پر ادبار غالب تہا اس مرتبہ جنگ مین جو بمقام
لومہیر علاقہ بہرت پور واقع ہوئی تہی کہنڈی راؤ
پسر ملہار راؤ مارا گیا القصہ جواہر سنگہ سے ملہار راؤ
صلح کرلی عذر خواہی کر کے لشکر کشی کا خرچہ ہرجہ

ماد ہوراؤ منجہلا بیٹا نا ... ین ہوا
اوسنے اپنے چہوٹے بہائی نرائن راؤ کو اپنا نائب
حبب امیرالامرا نواب نجیب خان نے کہ مختارالمہام
سلطنت دہلی تھے دنیا سے انتقال کیا امراے دولت
مین باہم نزاع اور نظم و نسق مین خلل واقع ہوا تو جواہر
جاٹ نے وقت پا کر باپ کا انتقام لینے کا عزم کیا ا
... نکو مدد پر بلایا پہر ملہار راؤ ہندوستان مین آیا اسنے
اوسنے جواہر سنگہ کو قلعۂ اکبرآباد خالی کرادیا خود دہلی
شاہ عالم سے زر معاملہ لیا سند اکبرآباد بنام
جواہر سنگہہ لکہوادی پہر دہلی سے کوچ کرکے جیپور پر
آیا چونکہ کار پردازان جیپور نے بعد چلے جانے
... ن کے ٹونک ٹوڑیمین پہر اپنا عمل دخل کر لیا
تہا اس مرتبہ ملہار راؤ نے اونہین تنگ کرکے

علاقہ ٹونک اور پرگنہ رام پورہ لی اپنے نام
للهوالی اور تهانے بٹهاکر دکن کو چلا گیا الحاصل
مادہوراو نے اپنے حکومت کے عہد مین جی آپا
مقام جنکوجی سیندہیہ کو بڑے لشکر سے مہم جودہ
پر مقرر کیا جی آپا نے اوس ملک مین اکر جودہپورا
ناگور کو گهیرا راجہ بجے سنگہ والے جودہپور ناگور مین
تہا جی آپا نے کچہہ فوج جودہپور پر چہوڑ کر آپ ناگو
کا محاصرہ کیا آخر بجے سنگہ نے تنگ اکر دو سپاہیون
کو بوعدۂ انعام وجاگیر واسطے قتل جی آپا کے اوسکے
لشکر مین بہیجا دونو سپاہی اوسکی فوج مین گئے
فریب سے آپسمین لڑے جب مقدمہ بغرض فیصلہ جی آپا
تک پہنچا دونون نے روبرو جاکر موقع پاکر چہریونسے
اوسے مار لیا لشکر دکن آوارہ وسراسیمہ درہم وبرہم

ہوا رانوجی سیندہیہ چہوٹا بیٹا۔ سیندہیہ کا بڑے بہائی کے مارے جانے کی خبر سنکر غمناک و مضطر ہوا بسے غضب اور غصے سے حرکت کر کے بافوج جرار و توپخانۂ آتش بار علاقۂ جودہپور مین آیا اور تمام ملک کو تاخت تاراج سے خراب کیا آخر راجہ بجے سنگہ نے ناچار ہوکر مصالحت کی صوبۂ اجمیر عوض صلح دیا ڈیڑلا کہہ روپیہ سالانہ بطور نعلبندی ہمیشہ مقرر کیا انوجی تہانہ اجمیر مین بٹہا کر دکن کو لوٹ گیا چونکہ ٹونک کو بعد چلے جانے ملہار کے پہر جےپور والون نے لے لیا تہا اسواسطے ملہار ۱۱۷۳ ہجری مین پہر نے نہایت سپاہ ہمراہ لیکر ٹونک مین آیا بعد لوٹ و مار کے قلعہ بہوم گڈہ پر جواب مشتہر بہ امیر گڈہ اور دار الحکومت رئیسان خاندان علیہ امیریہ کا ہے مورچے لگائے پندرہ روز تک

لڑتا رہا نے خالی سے بڑ وا زے گو گیا وہا نسے زر
لیکر پہر ٹونک پر آیا اور بعد تین مہینے کی لڑائی
پر قابض ہو کر زمین سے برابر کیا پہر ٹونک
بٹہا کر جے پور سے زر معاملہ لیتا ہوا طرف بند
گیا اور عالم پور مین متصل جالون اجل طبعی سے مر
چونکہ ملہار راؤ کے اور کوئی لڑکا سوا کہنڈیراؤ
نہ تہا اور وہ کہمیر کے محاصرے مین مارا گیا جیسا او
مذکور ہوا اسلیے اہلیا بائی زوجہ کہنڈیراؤ
جو دکن مین تہی بعد فوت ملہار راؤ تکوجی نامی ا
شخص ہمقوم کو متبنے کر کے بجاے ملہار مسند نشین
انہین دنون مین مادہو راؤ پیشوا سردار
دلن نے بہی جانب ملک عدم سفر کیا رگنا تہہ
باجے راؤ مسند حکومت پر بیٹہا نراین راؤ برادر

دہوراؤ بدستور بتندست بہاہیٹر نویسی اوبہ
سکہارام کہ زمان مادہوراؤ نے کاردیوانی کر
تہے بدستور اپنے عہدسے پر قایم رہے یہانتک
انوجی سیندہیہ بہی مرگیا مہاجی سیندہیہ بڑا بیٹا
اوسکا جانشین پدر ہوا وقوع اس واقعے کا سنہ ۱۱۹۲ ہ
ہوا سے رگناتہ راؤ پیشوا کے سر مین پہر سودا سے
فاسد نے جوش کیا ہندوستانکا نظم ونسق ابتر پاکر
ادہر قصد کیا نرائن راؤ اپنے بہتیجے کو بجاے خود
چہوڑکر امراکو عہدونپر مقرر کرکے آپ باتفاق مہاجی
سیندہیہ کوچ کرتا ہوا موضع گوہد مین آیا مہاجی
سیندہیہ نے بدخواہی سے تہوڑے مال پر
رانا ے گوہد سے صلح کرادی رگناتہ راؤ نے
مہاجی سے رنجیدہ ہوکر اوسے مہم تیرگدہ پر نامزد کیا

دو نوٹ ـ دہر نرائن راؤ پونان پر
اور چچا کی اطاعت سے منحرف ہو گیا تہا ہر چند
تدارک اوسکا چاہا کچہہ نکر سکا کیونکہ نونس
وغیرہ اوس سے متفق تہے زوجہ رگناتہہ راؤ
جو بڑی عاقلہ تہی ایک پورسیے کو جو داروغہ توپخانہ
تہا طمع مال وجاگیر دیکر قتل نرائن راؤ پر آمادہ
داروغہ مذکور نے مکان سے نکلتے ہوے نرائن
راؤ کو زخمی کیا وہ مجروح ہو کر چچا کے پاس آیا اور
کلمات عجز زبان پر لایا یہان تک کہ چچا کو رحم آگیا
لیکن توپخانے والون نے اوسکے چہوڑ
مین اپنی گرفتاری سمجہکر اوسے زندہ نچہوڑا رگہ
راؤ نے اندیشہ حکومت کرنے لگا بوجہ لاولدی
امرت راؤ ہمقوم کو متبنے کیا نانا پہڑنویس

اُن راو کا رفیق تھا اوسکے قتل سے کمال ازرده
ہوا تھا لیکن تنہائی سے ناچار ہوکر کسی سے ازدل
سکا جب مہاجی سیندہیہ شیرگده سے شکست
لہا کر اوجین مین آیا اوس وقت سکھارام دوسرا
دیوان پیشوا کا رگنا تھہ راو سے موافق ہوگیا اور
ماناجی پہانگڑی کو کہ دوسرا ایٹیا رانوجی سیندیہ
تھا رگناتھہ سے خلعت امارت دلواکر جانب
ہندوستان بجاے مہاجی سیندہیہ روانہ کیا
پروانے درباب اطلاع معزولی مہاجی سیندہیہ
رالہو مانکیا وغیرہ سرداران لشکر کو بہیجے اور اوسکے
رفاقت واعانت ماناجی پہانگڑی سے تاکید لکھی
را ندکور مہاجی سے الگ ہوگیا آخر دونوں مین لڑائی
ہوئی پہلے روز فوج مہاجی مغلوب ہوئی دو

دن گوشائیون جماعت نے اسلی مدد دی اور ا
رالہو مانگیا پر فتح حاصل ہوئی راگہو مارا گیا مانا ا
معاون کے مارے جانے کی خبر سنکر شکستہ
دل راہ سے لوٹگیا نابہا پہڑنویس نے جو مہاجی کا طرفدار
تہا دس لاکہہ روپیے اوسے بہیجدیے اور سپاہ جدید
نوکر رکہنے کو لکہا اور بہ نیت فساد پونا سے رکتا تہہ کا
لنا چاہا چنانچہ اوسے ترغیب کی کہ اسوقت جانب
حیدرآباد کوچ کرنا اور نظام علیخان سے ملک لینا
مناسب ہے رگناتہہ اسکے فریب مین آگیا اور با
لشکر مع راگہوجی گہونسلہ راجہ ناگپور حیدرآباد کو روانہ ہوا
بعد اوسکے نابہا نے مہاجی سیندہیہ کو پونا مین
طلب کیا اور اوس سے کہا کہ زوجہ نرائن راؤ متوفے
حاملہ ہے جو لڑکا اوسکے پیٹ سے پیدا ہووے

تو اوس طرف سے منتظم ملک ہو کر قابض
پونا رہا اوسطرف رگناتھ راؤ جو ولے حیدرآباد
سے ملک لینے کو گیا تہا ان سے مقابلہ و مجادلہ بہاگ کا
لوٹ کر پونا مین آنا مناسب وقت نسمجہکر خاندیس
ف چلا گیا اور انگریزون سے خواہان امداد ہوا
جرنیل نسٹر نے ایک کنبو اطراف پونا سے اور دو
اطراف سرونج سے اوسکی اعانت کو تیار کیئے
نا بہا پہڑ نویس نے جو بڑا فیلسوف تہا رگناتھ کو لکھہ بہیجا
اگر تم انگریزی فوج اسطرف لاؤ گے تو مین اس
کو ایسا ویران و تباہ کرونگا کہ پہر کبھی آباد نہوگا
آپ اپنے ملک کو آپ برباد کرانا یہہ کیا عقلمندی ہے
تھہ اس امر مین متفکر ہوا دانشواران فرنگ نے
بیفائدہ جنگ سے منع کیا مصالحت کی صلاح دی اوسنے

بموجب صوابدید مشیران دانشمند پیام آشتی دیتے ہے
نے جواباً لکھا کہ تا وضع حمل زوجۂ نرائن راؤ
کو بیر گانو مین مقام کرو خرچ تمہارا مین پہنچاتا رہون
اگر وہ لڑکا جنی تو صاحب ملک وہ طفل ہے اور جو
لڑکی پیدا ہوی تو تم مختار ہو مخاطب کو یہہ بات قبول ہوئی
انگریزی فوج اپنے مقر کو لوٹ گئی بعد وایسی سپاہ
انگریزی نانا بہا نے قیام رگناتہہ کو بیر مین بہی پسند
بلکہ اوسکو قلعۂ دہونپ مین بطور نظر بند دون
رکہا وہ مع متعلقان وہین رہا کیا سنہ ۱۱۹ھ مین زوجۂ نرا
راو سے لڑکا پیدا ہوا بعضے کہتے ہین
جعل کیا کوئی طفل مولود الحال لیکر اوس عورت
دیا بہر حال وہ لڑکا نرائن راؤ کا بیٹا مشہور ہوا
اوسکا نام رکہا گیا القصہ رگناتہہ چار سال

ہوڑپ مین رہا وہین دولڑ   او   ہوے
معروف بہ جمنا آپا ثانی دوسرا مشہور بہ باجی راٶ ثانی
بہاما دہوراٶ کے نام سے حکومت کرنے لگا
تہہ راٶ کو مع زن و فرزند قلعہ دہوڑپ سے نکالکر
بیرگانو مین دریاے گنگا گدا وری کے کنارے نظربند
رکہا اس عرصے مین میجر پاٹن صاحب نے مع
تمپالن انگریزی حسب استدعاے رانا گوہد
قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور تہانہ دکہنیون کا وہانسے
اٹہاکر حوالہ رانا مذکور کر دیا ازان بعد میجر مذکور کوچ
ضلع سرونج مین آیا مہاجی سیندہیہ نے
منجلا نے قلعہ گوالیار کی سنکر بحکم نا بہا پہر نو سیر
ح جرار ادہر قصد کیا اور اوجین ہوتا ہوا لشکر فرنج
آیا عزم رزم فسخ کر کے بواسطہ دانشمندان

خیرخواہ فوج فرنگ سے صلح کی رانائے گوہد
یہہ خبر سنکر سیندہیہ کو لکھا کہ فقط انگریزونسے صلح
کرنیمین فائدہ کیا ہے مجھسے صلح کرو تومین قلعہ بہ
تمہارے سپرد کردون سیندہیہ نے اوس سے
بہی مصالحت کی رانا نے حسب وعدہ قلعہ بہر اوسے
دیدیا فوج فرنگ سرونج سے اوسیطرف چلے گئے
رانائے گوہد بعد چند روز کے سیندہیہ سے متوہم
ہوکر طرف کراولی کے بہاگا فوج سیندہیہ متعاقب
جاگرفتار کرلائے قلعہ گوالیار مین قید کیا اندنون مین
آغا شفیع بہانجا ذوالفقار الدولہ نواب نجف
اپنے ماموںکا جانشین دہلی سے آکر فتحپور سیکری
مین چند روز شامل حال افراسیاب خان ۔
نواب نجف خانکے رہا چونکہ آغا شفیع تیزمزاج ا

رد و بنج تھا اسلئے افراسیاب خانسے اون نہ بنی
افراسیاب خان سے نے مرزا احمد بیگ ہمدانی کو جو امرائے
نجف خان سے تھا مع فوج اوسکی جاگیر دہولپور سے
بلا کے اپنا شریک کیا اور اوسکی صلاح سے آغا شفیع
کو براہ فریب اسمعیل بیگ برادر زادۂ احمد بیگ کے ہاتھہ
سے مروا ڈالا بعد وقوع اس واقعے کے درمیان
ہمدانی اور افراسیاب کے کہ ہر ایک بادۂ غرور سے
مست تھا نفاق پیدا ہوا چونکہ نفاق بیخ کن خانۂ دولت
ہے گوشائین ہمت بہادر نے جو عمدہ سرداران
سرکار نجف خانسے تھا دیکھا کہ ان دونون امرا مین
نا اتفاقی ہو گئی نجف قلیخان چیلۂ نواب نجف خان
اپنی جاگیر ریواڑی مین سے ہے سیندہیہ کو لکھا
یہہ وقت فرصت ہے اگر ہمت کو کارفرما کر بالشکر

یار دوست کاہلی دشمن اسطرف متوجہ ہوا امید
کہ شگوفہ مراد شاخ دولت سے شگفتہ ہو سیندہیہ
نو بینسگر گوالیار سے کوچ کرکے دریاے چنبل سے
اگرگیا ادہر آگیا اسی اثنا مین زین العابدین خان نام آغا شفیع
مقتول کے ایک چیلے نے افراسیاب کو بفریب
اپنے آقا کے عوض مین قتل کیا مضمون جزاء سیئة
سیئة مثلہا متیقن نزدیک و دور ہوا فوج افراسیا
بے سرو افسر سیندہیہ سے آملی سیندہیہ کا دل اس
امر سے اور قوی تر ہوا تا آنکہ فتحپور مین پہنچکر فوج ہمدانی
کے مقابل ہوا آخر بحملات دلیرانہ مرزا سے خود
کو مغلوب کرکے مطیع کیا پھر وہان سے دہلی جاکر شاہ
عالم بادشاہ کی زمین بوسی سے شرف یاب ہوا
سند اکبرآباد سے اپنے نام لکھوائی بادشاہ فلک جاہ

واسطے دورے کے دہلی سے باہر لئے سیندہیہ
حاضر رکاب تہا ساٹہہ لاکہہ روپیہ نذرانہ راجہ پرتاب سنگہہ
سے وصول کیے حضرت جہان پناہ وہان سے
جانب دارالحکومت عنان تاب ہوے سیندہیہ راہ سے
رخصت ہوکر متہرا مین پہنچا وہان راجہ بروہ سنگہہ
کشنگڈہ والہ سیندہیہ سے مستدعی اعانت ہوا یہہ ظاہر
کیا کہ راجہ پرتہی سنگہہ ولے جیپور کے دو بیٹے ہین
چہوٹا بہائی پرتاب سنگہہ راجہ بنگیا مانسنگہہ اپنے
بڑے بہائی کو جو میرا نواسہ ہے بیدخل کرکے نکالدیا
اگر تم مدد کرکے حق مستحق کو دلادو یعنی بجاے پرتاب سنگہہ
مانسنگہہ کو مسند حکومت ریاست جیپور پر بٹہادو
تو مین ایک کرور روپیہ تمہارے نذر کرون سیندہیہ
نے یہ بات قبول کرکے جیپور پر فوج کشی کی

قریب لال سونٹ کے خیام لشکر استادہ کیے اس
عرصے مین نواب ہمدانی جو مع فوج ہمراہ کھنڈی راؤ
براور اناجی انگلیہ سردار سیندہیہ مہم کھیچی واڑہ پر گیا
ہوا تہا بعد فتح لوٹ آیا اور شامل حال پرتاب سنگہہ
راجہ جے پور کے ہوگیا راجہ جیپور مع ہمدانی و فوج
جودہپور کے جسے اپنی کمک پر جودہپور سے بلایا تہا
شہر سے نکلکر مقابل سیندہیہ ہوا لڑائی شروع
ہوئی اثنا ے جنگ مین ایک گولہ توپ فوج سیندہیہ
کا درخت کے ایک ڈالے پر لگا جسکے نیچے
ہمدانی بیٹہا تہا اور گولہ مع شاخ ہمدانی پر گرا ہمدانی اس
صدمے سے مرگیا شام کو جو لڑائی موقوف ہولی
تیو سنگہہ کمیدان فوج سیندہیہ کا جو بسبب دوستی
نواب ہمدانی کے راجہ جیپور سے پوشیدہ ملگیا تہا

ہمراہ لیدر لشکر جینو رمین چلا لیا سیندہیہ نے
پکہکر جنگ سے طرح دی اور براہ الوربہر تپور
باپو کو چلا گیا اسمعیل بیگ برادرزادہ ہمدانی کا جو
جانشین عم مرحوم ہوا تہا متعاقب آیا قریب اکبر آباد
لڑائی ہوئی سیندہیہ نے شکست پائی اسمعیل بیگ
ظفر نصیب نے اگرے کے قلعے سے مورچے لگا لئے
دہولپور تک سیندہیہ کا پیچہا کر کے طرف گوالیار کے
بہگا دیا رانی خان نام ایک سردار فوج سیندہیہ کا
راہ مین ہمراہیون سے جدا ہو کر دوسری طرف سے
فوج کے ساتہہ لشکر اسمعیل بیگ پر جو قلعے کو
لیے ہوے تہا آگرا اون مورچے اوس لشکر
قلعے پر سے اوٹہا دیے اسماعیل بیگ یہہ سنکر
الٹ آیا اور رانی خان سے لڑکر اوسے جانب بہرتپو

بھگایا دوبارہ محاصرہ لیا اسی زمانے مین
خان پسر ضابطہ خان جاگیردار غوث گڈہ کہ زور پاکر تباہ
دہلی سے برخلاف تھا اور بادشاہ مناسب وقت نپاکر
اوسکا تدارک نکرتا تھا اور بہ بہانۂ ملک گیری حکمت عملی
سے اوسے شامل فوج بیگم شمرو ملازم سلطانی کر دیا تھا
دریاے جمنا سے عبور کر آیا بیگم نے اوسے اپنی لشکر مین
نہ آنے دیا غلام قادر خان نے غضبناک ہوکر نمک
حرامی پر کمر باندہکر محلات شاہی پر گولے مارے اور
قلعۂ علی گڈہ فتح کرکے کول سے کوچ کیا مع پچیس ہزار
پیادہ و سوار آگرے مین آکر شامل حال اسمعیل خان ہوا
عہد و پیمان تقسیم ملک باہم محکم کرکے رانی خان کے
لڈنے کا عزم بالجزم کیا اور موضع چاکسو پر جو
بھرتپور سے پانچ کوس پر ہے مقابلہ و مقاتلہ

اوسے بھگا دیا باآنکہ فوج بھرتپور اوسکی معاون تھی لیکن
وہ ثابت قدم نرہ سکا اور بھرتپور مین پناہ گزین ہوا اسمعیل
بیگ اور غلام قادر خان بعد حصول فتح اوسکا توپخانہ
لیکر بھرتپور پر آے رانی خان وہان سے بھی فراری ہوکر
کوھیر مین آیا دونون سردارون نے تعاقب کرکے
اوسے محصور کیا مگر بسبب حصانت قلعہ انکی کوشش سے
کچھہ کشایش نہوئی دلتنگ اگرے کو لوٹ آئے
یہان سے صلاح کرکے شاہزادہ جوان بخت کو واسطے
مقابلے شاہ عالم کے بطرف دہلی روانہ کیا شاہزادہ
براہ سکندرہ کول تک پہنچا تھا کہ غلام قادر خان بھی
کول کیطرف روانہ ہوا اسمعیل بیگ تنہا اگرے مین
رہا سیندھیہ یہہ سنکر گوالیار سے اگرے مین آیا
اسمعیل بیگ سے لڑکر اوسے بھگایا اسمعیل بیگ شکست

پاک چند آدمیون سے علیحدہ مین غلام قادر خان کے
پاس آگیا جب یہہ دونون قریب دہلی کے پہنچے
جمنا سے عبور کرکے حاضر حضور شاہی ہوئے گذشتہ
قصورات و خطیات سے استعفا کیا بعد عفو شاہ نے
حضوری کا حکم دیا پھر یہہ دونون بفرمان شاہی ہمرکاب
شاہزادہ سلیمان شکوہ واسطے جہانگیری و ملک ستانی
کے روانہ ہوئے بادشاہ نے فرمان خاص پوشیدہ
پاس سیندہیہ کے بہیجا کہ بنظر مصلحت وقت ان دونون
کو شاہزادے کے ہمراہ کشور کشائی کے بہانے
سے بہیجدیا ہے غرض ہماری کچھہ اور ہے تم کچھہ
اندیشہ نکرنا ہم تمہین اپنا خیرخواہ دوست اور انکو بدخواہ
سمجھتے ہین یہی فرمان بحکم قضا و قدر غلام قادر خان نے
پایا تہ لگا اور باعث غصہ و تعصبہ و الہار نمکحرامی ہوا کہ اوسنے

نابینا ملیا اور تمام خزائن واموال شاہی
تاجن ہوا اسکو نمک کا حکم جب دہلی سے آخراف
بخوبی جاری ہو گیا تو اوسنے شاہزادہ بیدار
کو جو محمد شاہ کی اولاد سے تھا تخت پر بٹھایا سیندھیہ
وحشت درازی غلام سرکش کی سنکر آزردہ دلی سے
ہیجان ہوا سیمہ و غمگین آگرہ سے کوچ کرکے متھرا
مین آیا وہانسے چند سرداران فوج کو مثل گوپال راو
رانی خان وغیرہما کے بافوج جرار و لشکر بسیار بہم
واسطے تدارک غلام نمکحرام کے آگے روانہ کیا جب نیل
ڈبائی کو اوسکے گنیو اور چند پلٹنون جدید کے ساتھ
ایلادو سرداران مذکور کا حکم دیا ہنوز وہ سپران
سندھیہ منزل مقصود تک نہ پہنچے تھے کہ غلام قادر
خان اور اسمعیل بیگ مین باہتہ تقسیم ملک و مال نزاع

اف واقع ہوا اسمعیل بیگ رنجیدہ خاطر غلام قادر سے
جدا ہوا رانی خان سردار سیندھیہ سے آملا غلام قادر
نے یہہ حال دیکھکر چند سے قلعۂ دہلی مین پناہ لی جب
صورت بچاؤ کی ندیکھی دریچۂ قلعہ جانب سلیم گڈہ کھولکر جمنا
سے پار اوترگیا فوج سیندھیہ تعاقب مین تھی غلام گریزپا
بیدست و پا ہوکر میرٹھہ مین شہر بند ہوا لشکر سیندھیہ نے
محاصرہ کر کے قافیہ تنگ کیا فرید فکر و خطر سے
غم مین جو پھنسا تو اوسے سوائے خروج کے اوس
ملک سے اور کچہہ دسترس نہوئی ایک رات دو تین
ہمراہ لیکر ناچار شہر سے خفیہ نکلا بیراہہ روی مین پریشانی
ہمراہ تھی اختر بخت تاریک سے شب زیادہ سیاہ تھی
راکب کو ردیف نظر نہ آتا تھا خبر نتھی کہ مرکب کدہر جاتا
تھا ناگاہ گھوڑا اوس عاقبت تباہ کو ایک چاہ سیاہ

انجم طالع لیستی سے نیکو سے مین لڑا
ئی کو ہلاک اور سوار کو زخمی کیا ہمراہیون سے سوا
بہ بردست خان نامی ایک سوار کے کسیکو خبر بھی نہوئی
ہرایک جسطرف چاہا راہ لی پریشان ہوئے مگر اوس
سوار جوانمرد نے ساتھہ دیا بسعی تمام آقا کش غلام کو
چاہ بلا سے نکالکر ساتھہ بٹھا لیا نزدیک ایک گانو تہا
وہان پہ آئے مقدم دیہہ اسے پہچانتا تہا تسلی دیکر
اپنے گھر لایا آرام سے پوشیدہ رکہا اوس گانو کے
باشندون سے ایک برہمن جو اسکے ہاتہہ سے ظلم
پا چکا تہا اسکے مطلع ہو خوش ہوکر اپنی آزردگی کا عوض
لینے کو فوج سیندہیہ مین آیا علی بہادر سردار
لشکر سیندہیہ کو اس حال سے خبر دی اوسنے دیہہ
مذکور کی راہ لی برہمن کی نشاندہی سے غلام قادر خان کو

رفتار کیا گا نو مخبری جاگیر مین للہدیا ... موصو
گرفتار معروف کو سیندیہ کے روبرو لایا او سنے
نکے پانو سے بندہوا کر بڑی تکلیف وخواری کیے
دار النجرا کو چالان کردیا سہ دیدی کہ خون ناحق پروانہ
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند + الحق کہ کردگار نیا
منتقم حقیقی نے ہر خیر کی جزا اور ہر شر کی سزا مقرر
ہر ظالم سے مظلوم کا انتقام لیا جاتا ہے نیکی کا عو
نیکی بدی کا بدل بدی سے ہے مظلوم کو دنیا مین صبر عقبی
اجر ملتا ہے ظالم کو یہان بدنامی کا تمغا وہان نار
دیا جاتا ہے بعد اسکے سیندیہ متہرا سے کوچ
بطلب پرتاب سنگہہ راجہ جے پور موضع پاٹن پوہ
پہنچا واقع ضلع جے پور مین آیا سبب
یہہ تہا کہ وہ راٹہور جو جودہپور سے اسکی مد

وقت مقابلہ سیندہیہ آئے تھے اورانہون نے
اپنی سعے سے سیندہیہ کو ناکام ہٹا دیا تھا اکثر
طعنے دیتے تھے کہ ہمنے تمہارا ملک دکھنیون سے
بچایا ہے ورنہ تمہارا نشان نہ ملتا پرتاب سنگہہ بیہہ
سن سنکر تنگ ہوا آخر انکی سرکوبی اور پندار شکنی
کو سیندہیہ کی طلبی ضرور تھی پوشیدہ اوسے
بلایا اور وہ جیسا مذکور ہوا آیا فوج راٹہورون کی مع
اسماعیل خان اوسی مقام پر سیندہیہ سے لڑی
لڑائی سخت ہوئی آخر راٹہور شکست پاکر بہاگے
موضع پیار علاقہ جودہپور مین جہان اور لشکر
راٹہورونکا تہا جاپہنچے آب یہہ وہ سب جمع ہوکر میرتے
مین آگئے لشکر سیندہیہ جو بہاگے ہوؤن کے تعاقب
مین جاتا تہا میرتے مین پہنچکر پہر کر وہ راٹہوران سے

جنگ آور ہوا اور اس مرتبہ بہی غالب رہا راٹھور
یہان سے بہاگ کر جودہپور گئے لشکر مظفر نے میرتہ
لوٹا اور اطراف جودہپور کو خراب و تاراج کرنا شروع
کیا راجہ بجے سنگہ والے جودہپور نے دس لاکہہ روپیہ
پر مصالحہ و معاملہ کیا پرگنہ اجمیر بہی سیندہیہ کو دیا
دکہنی تحصیل پرگنہ اجمیر وصول کرکے تہانے اپنے بٹہاکر
قلعہ بکہیرا متعلقہ اجمیر کو لڑائی سے فتح کرتے لوٹتے
مارتے سیندہیہ کے پاس متہرا مین آگئے یہہ واقعات
سنہ ۱۲۰۴ ہجری کی ہین گسائین ہمت بہادر اسوقت
مین سیندہیہ سے رنجیدہ تہا اور بزور سحر و فسون
ہلاکت سیندہیہ کی چاہتا تہا سیندہیہ نے اوسے
گرفتار کرنا چاہا وہ خیمہ علی بہادر مین جسکے
یہان نذری بیکا سر منیت کا رہتا تہا پناہ گزین ہوا

تہیہ اصرار سے علی بہادر نے سائین
ندیا بہہ بلحاظ تعظیم زری ٹیکے کے اوس سے
لڑ نہ لے سکا آخر بحکم پیشوا اتمین صلح ہوگئی سیندیہ
نے علی بہادر کو مع گوسائین واسطے بند وبست
بندیل کھنڈ کے بھیجا تکوجی ہولکر کو باقرار دینے نصف
حصے پور کے بعد فتح اودہر روانہ کیا گوپال راؤ
بہاؤ اور جیوا دادا دونون سردارونکو اپنی طرف سے
صوبہ دار ہندوستان کر کے اونکی فوجون اور
کینوڈ بائی اور لکہوا دادا کے ساتھ نگرانی ونگہبانی
ملک مقبوضہ ہند کی تاکید کی اور آپ انباجی انگلیہ
اور جرنیل جیرو صاحب اور رانی خانکو ہمراہ لیکر میواڑ
کو روانہ ہوا انباجی کو ناظم وہانکا مقرر کر کے دکن کو
چلا گیا بعد جانے سیندہیہ کے تکوجی نے علاقہ جیپور

لوخراب اور تھالرو • تنگ کیا راجہ جے پور
بصلاح دید خیر خواہان ریاست گوپال راؤ بھاؤ اور
جیوادادا سے سازش پیدا کی کہلا بھیجا کہ اگر فوج ہو
یون ہی اس ملک کو خراب کرے گی تو تم نذرانہ زر
کس سے لوگے اول دونون سے نے ہولکر کو لکھا کہ معاملہ
تمام ہند کا ہمارے تمہارے شرکت سے ہے تمہین
جدا رہنا ہمارے خلاف مرضی کام کرنا نجیب ہے،
نے جواب دیا کہ معاملہ جے پور مجھسے خاص ہے
اور معاملہ جودھپور کو تمسے اختصاص اور ملکون مین
بیشک ہم تم شریک ہین اس باب مین بعد رد و کد
بیحد لڑائی ٹہری بمقام گھاٹہ لاکھیری علاقہ ریاست
بوندی مقابلہ ہوا بعد زد و خورد بسیار ہولکر نے
شکست پائی اور پھیرا اپنی جاگیر مین جا کر دم

لیا گنیوڈ بائی جو کئی منزل تک اوسکے تعاقب
مین گیا دکن کو چلدیا گویال اور لکھوا واپس متھرا مین
آئے بعد اسکی مہاجی مرگیا نابہا پھڑنویس نے بحکم
مادہوراؤ دولت راؤ پسر کیدارجی برادر خورد سیندہیہ
متوفی کو اوجین سے طلب کرکے چچا کا جانشین کیا
یہہ معاملہ سنہ ۱۲۰۹ مین ہوا ہے اندنون مین مادہوراؤ
پیشوا نے بعد مشاورت کے نابہا سے قصد حیدرآباد دکن
کیا واسطے ناگپور اور ہولکر وغیرہ سب امرا کو طلب کرکے
ہمراہ لیا چار لاکھہ پیادہ و سوار ہمراہ لیکر بعزم تسخیر
حیدرآباد کوچ کرتا ہوا حیدرآباد کی سرحد مین پہنچا
نواب نظام الملک والی حیدرآباد مقابل ہوا سخت
لڑائی وقوع ہوئی دولت راؤ سیندہیہ نے جو مقدمۃ
الجیش پیشوا تھا اس لڑائی مین جرأت دلیرانہ کی

اور داد شجاعت مردانہ دی نواب حیدر آباد سے
شکست ہوتی دیکھکر ایک کرور روپیے پر مواضعہ
کر کے مشیر الملک دیوان کو پر غمال مین اور علاقہ
دولت آباد دس لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کے ملک کو
اداے مقررہ مال مین سپرد بنیوا کیا مادہو راو
با فتح و فیروزی لوٹ کر پونا مین آیا قلعۂ دولت آباد
حسن تردد کے عوض مین دولت راو کو دیا رگہو جی
گہونسلہ کو ناگپور کیطرف رخصت کیا ایکدن مادہو راو
اپنے محل پر پتنگ اوڑا رہا تہا اوستاد تقدیر کی تدبیر سے
اسکے رشتۂ حیات مین موت کی ڈور کا پیچ پڑ گیا
حضرت عزرائیل کے ہاتہ کا مانجہا چڑہا تہا وہ کیا تار باقی
چہوڑتا غرض کوٹہے پر سے اوسکا پانو پہسلا وہ ہوا ٹو ٹے
ہوے پتنگ کیطرح زمین پر گرا فوراً تار نفس کٹ گیا

یہہ واقعہ ۱۲۱۱ ہجری مین ہوا جو کہ یہہ لاولد مرا تہا اسلئے
نابہا پہڑنویس نے بصوابدید اعیان دولت وارکان ریاست
چمنا آپا پسر خورد رگناتہہ راؤ کو جو اپنے بڑے بہائی باجی
راؤ کے ساتہہ کو بیرگانو مین نظربند تہا مسند پر بٹہایا
اوسکے بڑے بہائی سے دولت راؤ سیندہیہ سے
موافقت کرکے درصورت مسندنشینی اپنے اور گرفتار
ہوجانے نابہا کے اقرار ایک کرور روپیہ دینے کا
کیا دولت راؤ نے نابہا کو قید کردیا باجی راؤ بجاے
چمنا آپا مسندنشین ہوا جب یہہ حاکم مستقل ہوگیا
تو اسنے زرمقررہ دولت راؤ کو نابہا سے دلوایا
اور اوسے رہا کیا نابہا تدبیر زوال ریاست
باجی راو سوچتا تہا کہ تکوجی ہولکر فوت ہوا اس
ہولکر کے چار لڑکے تہے دو ہمقوم عورت سے

ایک کاشی راؤ دوسرا ملہار راؤ دو لڑکے خواص سے
ایک جسونت راؤ دوسرا اتھمل راؤ جب بڑا لڑکا کاشی راؤ
بجائے پدر مستقر ہوا تو نابہا سے اوسکے چھوٹے
بھائی ملہار راؤ کو اپنے ساتھ موافق کر کے واسطے نوکر
رکھنے سپاہ کے مشورت کی اور کہا کہ کاشی راؤ قابل
امارت نہین ہے مین تمکو اوسکی جگہہ بٹھاؤنگا اوسنے
طمع مین اگر بھرتی فوج کی شروع کی اور خفیہ لشکر
تیار کیا اتفاقاً یہہ بھید کھل گیا کاشی راؤ نے دولت راؤ
سیندہیہ سے کہا کہ ملہار راؤ میرا چھوٹا بھائی باغوا
نابہا ارادہ فساد رکھتا ہے رفع اس خلجانکا اور
گرفتاری اوسکی تمہارے ذمت ہمت پر لازم ہے
دولت راؤ نے اسکا سست پہلو تہی کر کے کہا
کہ مجھے بہت کیا فائدہ ہے کاشی راؤ نے اقرار

دس لاکہ روپیے دینے کا لیا اور تحریرین تقسیم ملک
ہند کی جو درمیان تکو جی اور مہاجی کے قرار پائی تہی دولت راؤ
حوالے کین دولت راؤ نے راضی ہوکر بعزم گرفتاری
ملہار راؤ اوسکے مقام پر شبخون مار اقضارا ملہار راؤ اوس
ہنگامے مین مارا گیا جسونت راؤ زخمی ہوکر ناگپور کی طرف
بہاگا دولت راؤ نے کہنڈیرا و پسر ملہار راؤ کو کہ کم عمر
تہا اوسکے ماکے ساتہہ قید کرکے قلعہ آسیر مین بہیجا
ایک حیلہ ملہار راؤ کا اوس دار وگیر مین جواہرات
لیکر ناگپور کو چلا گیا جسونت راؤ نے اوسے گرفتار
کرکے سب جواہرات کہ مال کثیر تہا لے لیا اور فوج
جدید بہرتی کرنا شروع کیا کاشی راؤ یہہ سنکر
خوفناک ہوا اور واسطے گرفتاری جسونت راؤ کے
رگہو جی گہونسلہ پر حکم کیا رگہو جی گہونسلہ اور دولت راؤ

سیندہیہ نے جسونت راؤ کو جو اسوقت جمعیت قلیل کے ساتھہ تھا فریب سے قید کیا اور ایک مدت تک نظر بند رکھا اس قید سے پوشیدہ بھاگ کر نکلنا جسونت راؤ ہولکر کا اور بعد ہرزہ گردی و آوارگی چند روزہ ساتھہ لینا امیر تہور تخمیر کا اور ساتھہ رہنا ان دونون امرا کا عرصۂ دراز تک اور واقعات مہمات دونون کے تیسرے باب مین مذکور ہوینگے انشاء اللہ تعالی مؤلف حقیر کان اللہ لہ فی الدارین اسجگہہ ناظرین کتاب کی خدمات عالیات مین عرض کرتا ہے کہ سرگذشت راجگان دکن مین یا جو کچہہ اوس نوردو شکن مین بیان ہوا تواریخ معتبرہ کے خلاف اگر پائین یا سال و مقام و نام مین غلطی ملاحظہ فرمائین بعذر عدم آمادگی مواد نگار و اطمینان خاطر معاف

ین معتیس علیہ قال ر ین آیندہ بہی ایفائے
داسی شرط گفتہ پر موقوف ہے ورنہ سوای نقل جل کیا چارہ

تقریر فصاحت و طلاقت خواہد
تحریر مواد خویش و طاقت خواہ
لردارگذاری کہ بہر دوست ی
باایںہمہ طبع را فراغت خواہد ا

سلمنالہ بفرض محال سب مہیا ہوتا تو بہی توجہ خاطر فاتر
کما حقہ استطرف ممکن نتہی کہ ما نحن فیہ نہین

ماقصہ ودار انخواندہ ایم زمابجز حکایت مہر و وفا مپرس
ہین سواسے ذکر محبت و مایتعلق بہا ہے بہاتا نہین
نہین بلکہ کچہہ آتا ہفین

اجز عشق بدخویان نیاموخت
خدا نیکی دہد استاد ما را

تیسرا باب جسونت راؤ ہولکر اور لیک کی ملاقات کے بیان مین اور تفصیل انکے کوچ و مقام واقعات و واردات کی باتفاق ہمدگر

جب جسونت راؤ ہولکر حالت قید مین بہت تنگ ہوا اور اوسے کوئی شکل رہائی کی نظر نہ آئی تب اوسنے بہاگ جانے کی دلمین ٹہرائی ایکرات بہانۂ رفع حاجت قیدخانے سے اوٹھکر متصل پاخانے کے آیا وہان کپڑے خدمتگار کے آپ پہنے اور اپنا لباس اوسے پہنایا اور اس تلبیس سے نگہبانان زندان کو غافل کرکے پوشیدہ باہر نکل آیا خدمتگار اسکی جگہہ جاکر سو رہا یہہ

وہانسے ... فرہ نورد ہوا تہوڑی
مسافت طے کی تہی کہ بخشی بہوانی شنکر جو انسے موافق تہا
آپہنچا اور باقرار رفاقت و موافقت مخلصانہ ہمراہ ہوا
ایک گہوڑی عمدہ جو ساتہہ لایا تہا ہولکر کی نذر کی ہولکر
سوار ہوکر بمعیت بخشی مذکور موضع بہادرین جو کنارے
دریاے نربدا کے ہے پہنچا وہان ایک شخص بہاؤ
نام ستوسلان ہولکران سے مقیم تہا وہ بمروت پیش آیا
دو تین روز اپنے یہان مخفی رکہکر ہولکر سے کہا کہ
تمہارا زیادہ یہان رہنا صلاح وقت نہین کاشی راؤ
ہونے جابجا جاسوس مخبر تمہاری تلاش مین
روانہ کیے ہین تمہارے سراغ لگانے گرفتار
کرنے پر انعام و جاگیر کے اشتہار دیے مین
یہانسے قریب ایک کوہستان بہیلونکا مسکن ہے

اور اوسنے میری دوستی ہے مناسب ہے میں تم
چندروز وہان چھپ رہو ہولکر قبول کرکے وہان
گیا چندروز رہکر اوسجگہہ سے بہی رخصت ہوا بہیلون نے
وقت روانگی اپنے دو سو آدمی ہمراہ کردیے ہولکر
کوچ کرتا ہوا رئیس ملک دہار کے پاس پہنچا اوسنی
اسے چندروز اپنے ہمراہ رکھا اوندنون مین ایک
پنڈت ملازمان ہولکر ان سے بفاصلۂ قلیل
وہان سے مع دو سو آدمیون کے پڑا ہوا تہا
جسونت راؤ ہولکر ببہانۂ ملاقات اوس پہ
اور تمام مال و اسباب اوسکے ساتہہ کا لوٹ کر لوٹا
پنڈت مذکور بہاگ کر جانبر ہوا کاشی راؤ ہولکر نے
خبر جسونت راؤ ہولکر کے یہان ہونیکی سنکر رئیس
دہار کو لکھا کہ اوسے گرفتار کرکے بہیجدے اوسنے

عار دینا خلاف مروت جانا حرمت اور بدنامی
خوف کیا لیکن اپنے پاس ہی رکھنا موافق مصلحت
سنجھا اور زاد راہ دیکر رخصت کیا ہو لکر یہان سے
پیالپور پر پہنچا او سوقت چار سو آدمی اسکے ہمرکاب
تھے وہان اسنے زور ظلم سے زر معاملہ اور ایک
مادیان عمدہ لیکر مہدپور کی طرف کوچ کیا وہ علاقہ
ہو لکر کا تھا وہان کے جاگیر دار نے بخوف کاشتی او
اسے نہ ٹھیرایا یہہ وہان سے روانہ ہوکر سارنگپور
علاقہ نیواڑ مین آیا وہان تقریباً ایک خدمتگار گھنڈو نام
نے امیر شجاعت تخمیر کا ذکر کیا کہا کہ اگر عزم کشورستانی
و ملکرانی تمہارے دلمین مصمم ہے اور ہمت و شجاعت
بنا محکم تو تم جوان دلاور مبارز بہادر شجاعت پناہ
ہمت دستگاہ محمد امیر خان صاحب سے بار سال

رسل و رسائل دوستی و تعارف پیدا کرو اور جسطرح
ہو سکے اونکو اپنا شریک حال کر لو کہ وہ فی زمانہا
تہور و جلادت دلیری و بسالت مین مشہور ہر دیار
اور بلند ہمتی و عالی فطرتی سپہداری و سرداری مین
یگانۂ روزگار ہین اگر مساعد بخت سے وہ تمہارے
ہو جائین مدد معاون رہین خداوند کریم کے فضل
یقین کامل ہے کہ تمہاری تمنا بر آوے اور شاہد
مقصود جلوۂ شہود دکھلائے فدوی ایک مدت تک
اونکی خدمت مین حاضر رہا ہے جبنے تمام صفات
امارت سے اونکو موصوف پایا ہے نا سازی
بخت سے مجبور ہون کہ فی الحال چندروز سے
اوس سرکار سے دور ہون لیکن اب بھی ہمیشہ
اونکے کوچ و مقام سے آگاہ رہتا ہون چنانچہ

اسوقت وہ شہر بھوپال مین تشریف فرما ہین ہولکر
یہہ سنکر خوش ہوا فوراً خدمتگار ندکور کو پاس میر
صاحب کے بہیجا خدمتگار ندکور نے بھوپال پہنچکر تمام
حال ہولکر کا اول سے آخر تک عرض کیا امیر نے
فرمایا کہ جسونت راؤ امیرزادہ اور عالی ارادہ آدمی ہے
اور وہ اپنے معتمد ہمارے پاس بہیجکر ہمسے ملنا چاہیگا
تو بیشک ہم اوس سے اچھی طرح ملینگے خدمتگار نے
واپس جاکر جواب پیام سردار کو سنایا اور اسنے
اوسیوقت دو مرہٹون کو جو معتمد خاص تھے امیر کے
پاس بہیجا جب اونہون نے اگر شوق و محبت کو ظاہر کیا
اور بعد تعریف ہولکر یہہ بہی کہا کہ اوسکے پاس جواہر
بہا بہت ہین جب آپ اور وہ ایسے دو جوانمرد
ہوجاؤ سگے اور جواہر وزر خرچ کرکے لشکر

بڑہاؤ گے تو غالباً معصرون پر غالب رہو
اور دونون اپنی مرادین پاؤ گے امیر نے غلامی خان
نامی ایک پٹہان کو جو مقربین و معتمدین سے تھے
اپنی طرف سے اون مرہٹون کے ساتہ ہولکر کے
پاس بہیجا تو نکہ غلامی خان خیر خواہ آقا اور مرد سنجیدہ
و دانا تھے ہولکر سے ملکر کچہہ لشکر مین رہکر تمام حال
سے واقف ہوے اور امیر کے پاس لوٹ آئے
گذارش کیا کہ اگرچہ اسوقت اوسکے ساتہہ جمعیت
قلیل ہے اور ایسا بے سروسامان ہے کہ بیان نہین
ہوسکتا لیکن عالی ہمتی اور بلند حوصلگی مین قابل
توصیف ہے آپکا اوس سے ملنا بلکہ شریک حال ہو
جانا خالی فائدے سے نہین کچہہ نہی تو بہی ہمارا کام اوسکے
نام سے خوب نکلیگا ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلنگے

وہ مصار لوٹ ر ز معاملہ لیلر لذر کرتے رہتے گے
صلاح غلامی خانکی بہ ہند آئی بشارت اپنی ملاقات
لی ہولکر کو دی او دہر ہو لکر منتظر ہوا ادہر امیر نے
ج کا عزم کیا لیکن سپاہ ہمراہ امیر کے جو بہت
دنون سے تنخواہ نہ پائی تہی تکلیف بے زری سے نوبت
بجان آئی کوچ سے روکا کہا بے تنخواہ لیے نہ ہم آپکا
ساتہہ دین نہ آپکا چلا جانا روا رکہین امیر نے بحکمت
عملی ایک صندوقچہ پر از لآلی و جواہر بیش بہا جو اوسکے
خزانے مین تہا غلامی خان کو دیا اور یون کہا
کہ تم اسے اپنے پاس رکہو کل جسوقت دربار مین
سب امراے سپاہ جمع ہون تم آؤ ساتہہ اپنے یہہ
صندوقچہ اور چند حقہاے خالی بہی لاؤ سب
میرے روبرو رکہکر مجہسے کہو کہ یہہ جواہر گران از بشرط

رفاقت وشراکت جسونت راؤ ہو گئے بہیجے

ضرور ہے کہ آپ انہین ہاتہہ سے نکہو ئیے

کوچ کرکے شامل حال اوسکے ہوے امیر نے وہی

صندوقچہ پر از جواہر سلمہ نے سبکے کہولا اور جواہر

دکہائے خوش ہوکر اہل لشکر سے کہا کہ اب کیا کمی

ہے چلو کوچ کرو کسی شہر پر پہنچکر تمہاری تنخواہ سب

دیجاویگی اور ہولکر کی شراکت کے بعد انشا اللہ تعالے

کبہی تکلیف تمپر نہ آئیگی سپاہ کو گونہ تسلی ہوئی کوچ کیا

تعلق شجاعلپور پر پہنچکر امیر نے چہہ ہزار روپیہ زر معاملہ لیکر لشکر

پر تقسیم کیا اس عرصے مین جسونت راؤد و تین سو

ادمیون کے ساتہہ تاخت و تاراج قریات و ریاستہا ئے

لمروز کرتا زر معاملہ کچہہ کچہہ لیتا ہوا ایک موضع متعلقہ

شجاعلپور مین آیا ہوا اوسکا محاصرہ کیے تہا جب

یہہ حال معلوم ہوا قاصد بہیجا ہولکر کو محاصرے سے
کیا اپنی طرف بلایا ہولکر تو اسی روز جان افروز کا
تہا جلد شتابی علیپور مین آگیا اوسی مقام پر دونون
امراے عالیشان کی ملاقات ہوئی دونون طرفسے
محبت و اشتیاق کا اظہار اتحاد و وفاق کا اقرار ہوا کسی نے
کیا خوب تاریخ اس وقعے کی کہی ہے

جو برخوردند امیر و راؤ ہولکر ❊
معاہد مہروزی را بہر حال ❊
زہاتف خواست تاریخش خرد گفت ❊
قران ترک و ہندو حل اقبال ❊
۱۲ ۱۴ ھ

داستان عطف عنان امیرِ باشان و فر
امیر و ہولکر اف یہ معہ حالات دیگر

جسونت راو ہولکر نے جو امیر صاحب کی ملاقات
تقویت ظاہر و باطن پائی ارادۂ فتح نہیر منظور
ایکدن فوج کو شجاعلپور سے کوچ کا حکم دیا دوسرے روز
مع ہر دو لشکر حرکت کرکے آشٹے سے زر معاملہ کے
قریب وہانسے ایک گانو مین ڈیرا کیا اندنون امیر صاحب
کی کمر مین درد تھا اوس مقام پر درد نے ترقی
و سختی کی باوجود بہت تدابیر کے تکلیف کم نہوئی اوسو
جوانمرد کو ترک تعلق کا خیال آیا تمام مال و اسباب
ملک خود رو بر و منگوا کر خدا کیواسطے محتاجون کو
بخشا یہان تک کہ سوا ے ایک تیغ آبدار اور اسپ
بادرفتار اور اوس لباس کے جو بدن پر تھا کچھہ
باقی نرکھا وہ دو چیزین بھی اہلکاران دولت
بجالین تھین کہتے ہین کہ ایسی بیدریغ بخشی کئی.

وت شعار سے ظاہر ہوئی ہے الحق اسی جود
سماحت کا اجر خداوند کریم سے نے اونہیں یہہ دیا کہ
محض اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ وسیلۂ رزق خلق
رکہا رئیس کیا اور یہہ عوض دنیوی ہے ابھی ثواب
دہی باقی ہے وہ سو حصے زائد اس سے ہے
بقائے نام نیک تا قیام قیامت اوسکے ملنے کی
علامت ہے ہولکر نے جسوقت یہہ حال سنا
اوسیدم امیر کے خیمے مین آیا بعد مدح و آفرین کے
سمجہایا کہ آپ سپہدار لشکر ہین نہ خداوند کشور آپ ایسے
صاحب فوج کو ایسے حال اسوقت مین انجام سوچنا
خزانہ رکہنا انتظام سے خرچ کرنا ضرور ہے خدا
جانے کس وقت کیا مہم پیش آئے اور بیزری کیا عالم،
سوا اسکے دو دن ہوئے آپنے مجہسے ا

واعانت کیلیے دلا دینے   ہال کا ذمہ
ابہی سے ترک تعلق کرنا عزم کشورستانی وجہانگیر
توڑنا مروت کے خلاف ہے بلکہ کم ہمتی صا
جواب دیا کہ سخاوت جو میری خلقی عادت ہے اوسمین بے
ز ت   یہ رہون اور تمکو بہی اوسسے منع کرنا خلا
ت و فراست ہے ہان ایفاے عہد کے بار
بجا ہے مین تمہاری خاطر سے ہر حال مین تیرے
ساتہہ ہون حتے الوسع تمہاری امداد مین داد جوانمردی
دونگا ہو لکر یہہ سنکر خوش ہوا اپنی طرف سے
بعد یاسے ملک و مال کے تقسیم بالمناصفہ کا عہد موکد
کرلیا امیسے نے بہی تسلی دی تجدیداً اقرار کیا
دونون سردار نہضت کرکے ہو منع مہادیر
دریاے نربدا کے سامنے پہنچے اوسطرف دریا کے

شہر ہنڈیا ہے وہان سپاہ ملازم دولت
راؤ سیندہیہ حفاظت کو متعین تہی اور ایک جمعیت
بندوبست راہ پایاب دریا پر متقرر پائی اسلیے امیر
ہوئی ہولکر سے صلاح کی کہا کہ راہ پایاب پر فوج
سدراہ ہے عبور دریا کے لئے کشتی نہین اب کیا
چاہیے بہرحال لشکر قلیل سے فوج کثیر کا مقابلہ
تو مصلحت نہین البتہ اگر کسی طرح کہین کشتیان
اور دریا سے عبور ہو تو فتح و ظفر پائین ہولکر نے
فورًا سیام راؤ مارہی کو جو مرد فہمیدہ و منتظم تہا
اسکام کی تدبیر کرنیکا حکم دیا اوسنے جلد اپنے آدمی
تلاش مین روانہ کیے تہوڑی دیر مین
دوس پر تین چار چہوٹی کشتیان معلوم
ہوئین امیر نے اوسیوقت کہ پچہلی رات تہی اپنے

بھائی م دینخان لو دو تین سو ہندو قچیو
سپاہی طرف سے اون کشتیون پر سوار کرا کے
بھیجا اور حکم دیا کہ ایک طرف سے تم اوس فوج
جو محافظ راہ پایاب ہے باڑ مارنا تمہاری باڑ کی آواز
سنکر دوسری طرف سے ہم حملہ کرینگے وہ اوسو
تمہاری طرف متوجہ ہوینگے ہم پایاب گھاٹ سے
اوتر جاوینگے القصہ حسب الحکم امیر کرم دینخان مع
ہمراہیان ڈونگون پر عبور بحر کر کے اوتر جا پڑے
اور باڑ ماری چونکہ وہ لوگ غافل تھے باڑ پڑ
ہی پریشان و منتشر ہو گئے معاً امیر نے مع
ہولکر اوتر حملہ کیا انکا شور سنتے ہی وہ
نہ ہم دونون طرف سے بڑے لشکر مین گھر گئے
مخوف و ہولناک شہر کی طرف بھاگے لشکر ظفر پیکر نے

نکا تعاقب لیا بے محاصرہ و محنت شہر بہی فتح لیا
دس روز بہت کچھہ مال غنیمت مین غارت شہر سے
امیر کے ہاتھہ آیا امیر نے وہ سب ہولکر کو بلا کر دکہایا
اور کہا کہ دیکھو کتنی جلدی خداوند کریم نے اجر خیر
و نعم البدل عنایت فرمایا اوسنے خوش ہوکر
رکیا دکھی او سدن تو وہان مقام کیا دوسرے
روز کوچ کرکے موضع کہنڈوا وغیرہ سے زر معاملہ
ہوسے متصل کسرا و دکے کسی گانو پر ڈیرا کیا
صبح کو کوچ کرکے گہاٹہہ کسرا دپر پہنچے طرفہ یہہ
میجر نیک صاحب فرنگی سردار فوج سیندیہ نے
خبر غریمت امیر و ہولکر جانب مہیسر کر دو پلٹنین
اور ایک رجمنٹ سوار ونکا مع چار ضرب توپ واسطے
روک لشکر فیروزی اثر کے ایدہر روانہ کیا تہا

ریہہ فوج لہاٹہہ اودپر مقیم تہی ہنوز آ
نہ پہنچے تہے کہ وہ فوج آمادۂ جنگ ہوکر سا
ائی امیر نے اپنے لشکر کے ساتہہ مقابلے کو بڑ
چاہا ہولکر نے پاس آکر منت وسماجت منع
تہوڑے لشکر سے بہت فوج کا مقابلہ کرنا قر
مصلحت نہین امیر نے اوسکا کہنا نہ مانا بلکہ کہا
مین اپنے ہمراہیون سے اس فوج
ڑتا ہون تم کہڑے سیر دیکہو اگر خیر دیکہو اور مجھے
مظفر ہوتے معائنہ کرو تو تم بہی آکر ملجانا ورنہ اپنی
اہ لینا ہولکر یہہ سنکر خاموش ہوا امیر
م دینخان کو بہیر پر چہوڑکر چند سوارون سے
گہاٹے سے اوترکر اندازہ کم وکیف فوج حر
لیا تہوڑی دیر مین دو تین سو سوار تبغاریق آکر

رفیق امیر دلاور ہوے اور عرض کہ دشمن پر
سے نے مین کیا دیر ہے امیر نے مناسب وقت جنگ
قراولی شروع کی اوسوقت سیام راو مارہی لشکر
سے اکثر شامل رفقائے نیک محضر امیر ہوگیا مگر
تھوڑی دیر مین گراب فوج دشمن کا کھاکر مع ہمراہیان
فراری ہوا بلکہ اوسکے ساتھ اکثر رفقاے امیر
پریشان ہوگیے امیر بعض ہمراہیون سے ساتھ
میدان مین رہگیے وہ وفا شعار کل ستره سوار تھے
باوجود اس تہلکۂ عظیم کے کہ ساتھی شکست پاکر
اور معرکۂ سخت مین تنہا رہگیے امیر دلاور کا
دل نگھٹا بلکہ رفقاے باقیماندہ کا دل بڑھاکر اونہین
ستره سوارونکے ساتھ اوس بڑی دل پر
حملہ کیا جو کہ سامھنے برابر توپ کے چہرے کی باڑ بڑتی تھی

اسلیے ا۔ ٹیلی لی آڑ لیکر تگادران ہزبر دل قوی
لی باگیں اوٹہائین اور دشمنون کو جالیا اوسو
ہرایک رفیق امیر نے حق شجاعت و جرات ادا کیا
صبا امیر کہ گرگ گرسنہ کی مانند رمۂ گوسفند پہ
لپسے تھے یا شہباز کیطرح چڑیونپر گرسے تھے
حملہ کیا ہزار دن بزدلون کو بہگادیا سیکڑونکو خاک
لرایا خون کا دریا بہایا تھوڑی دیر نگذری تھی کہ صفیہ
درہم برہم ہوئین دشمنون کی ہمتین کم ہوئین دلاوری
تیزی دیکھکر ایسے سست ہوسے کہ پہر کر اید ہر مد
مگر بہاگنے ہین ایسے حیبت تہے کہ شہسوار
کے ہاتہہ نہ آسے امیر اوسطرف سے مطمئن ہوکر
دوسری پلٹن پر جو قریب قلعہ کہڑی تہی سے چلے اوسو
بنظر خیرخواہی محب اللہ خان نامی ایک رفیق نے

عرض رفیقان جان نثار سے چند و فاشعا
ہو گیے جو آٹھہ دس باقی ہین وہ پریشان ہوے
اہ نزہ سکے بعد حصول فتح و فیروزی کے تنہا ایک
پر حملہ کرنا اپنی جان ہلاکت مین ڈالنا سوائے
انشمندی قواعد شجاعت کے بہی خلاف ہے امیر صاحب
رفیق کی بات موافق عقل و مناسب وقت سمجھکر
تیز آہنگ کی باگ پہیری اور تجسس کر کے
رفقا سے آملے خانہ کور چند رفیقان پریشان
تلاش مین اوس فوج کی طرف بڑہے تہوڑی
دور گیے تہے کہ ایک گولی بندوق کی آلگی اور ایک
اوس سالک راہ مروت و فتوت کا بیکار ہوگیا امیر
نے حریف پر حملہ کرنا مناسب نجانا اسلیے
اودہر تو پین گراب بہری ہوئی کہڑی تہین

مردوسری جانب سے اوسنہین آٹھہ دس آ
ساتھہ پھر یورش کی اسوقت جو سپاہ ا
سپہدار کو دوبارہ حملہ آور دیکھا قریب ایکہزار
اور بڑہ آئے دشمن تک پہنچتے پہنچتے امیر
ملگئے ابتو ہولکر نے بھی ہمت کی مع سیام راؤ
وغیرہ اپنی سپاہ سے باگین اوٹھا کر آپہنچا
دشمن نے جو پہلے سے ہولناک و ہیبت زدہ تھی
سوائے گریز اور کسی کام مین صلاح وقت نپایا
ال و اسباب آلات حرب توپین خیمے سب
بھاگے امیران عالیشان مظفر و منصور ہو
چار ضرب توپ دو زنجیر فیل اور سامان کثیر غنیمت
ہاتھہ آیا ہر ایک مستحق نے انعام و خلعت لائق جزا
و شجاعت پایا حسب افسر اس فوج کے حسب

...تیان میجر نیل صاحب کے پاس بھیجے کیفیت
...ض کی اوسنے خائف و ہراسان ہوکر اقامت
...مہیسر چھوڑی اندور کی راہ لی امیر و ہولکر
...و ظفر رات بہر وہان رہے وقت سحر جانب
...کوچ کرکے ساحل دریاے نربدا پر
...رامل نامی مختار کار مہیسر کو جو اہلیا بائی
...وہان کے انتظام پر مقرر تہا پیام بہیجا کہ اگر
...جلد ایدہر بہیجدو گے تو غارت و تخریب شہر او
...مواخذہ و قید سے تم بچ رہوگے ورنہ خود تباہ ہو
...خت و تاراج آبادی قتل و خرابی رعایا کا وبال
...اپنے سر لوگے بہار امل نے پہلے کچھہ انکار کیا
...مجبور و ناچار بجز اطاعت چارہ ندیکھا کشتیان
...ین دو نون امیرون نے عبور دریا کیا

شہر مین داخل ہوے اسپ و فیل و توپخانہ و خزینہ
و شہر و قلعہ پر قبضہ پایا امیر نے اوسی روز ہولکر
پر بٹھایا آپ پاس مسند کے بیٹھے ہولکر اس نشست پر
راضی نہوا اوٹھکر امیر کو اوٹھایا پاس لا بٹھایا چونکہ
جسونت راؤ ہولکر پرستار زادہ تھا مسند نشینی
اوسے جائز نتھی اسلیے اوسنے کھنڈیراو بیسہ
ملہار راؤ گذشتہ کے نام سے سکہ جاری کیا آپکو
اوسکا نائب بنایا وہ دن اور رات عیش
و عشرت مین گذرے مدت کے بعد جو آرام ملا تھا
امیر بھی اوس شب روز داد راحت و شادی دیتے
رہے امیر صاحب نے اوس شب کنارہ دریا سے
مہیسر پر محفل عیش و طرب آراستہ کی دو طرفہ کنارہ دریا
روشنی ہوئی کئی کشتیان خوشنما قطع چند در چند

فرش حریر مغرق بملبردن زرین جھالرون

فانوس گلدستون سے سنواری گئین مطربان

مین نوازاہنگران جادو اداجو رقص وسرودمین

دلربائی وجان بخشی کرین زاہد صد سالہ سے ایک اشارے

مین دل وجان دونون لے لین جمع تھے گفتگو مین

ایک دو دوہر مصاحب کے سامنے ناچنے گانے

مین مصروف ہوے ایک گائن کم سن رقاصہ ردا سہ

پری نژاد حور وش مئے حسن سے سرخوش گندہار ادا

مہتاب انداز عباسی رقص جادی سرود زہرہ طلعت

رد عقل مشتری طالع خورشید جبین ماہ عذار

دلارام بہرام ہند ونژاد معشوق طناز نازنین خوش

آواز ناچنے مین یکتا گانے مین یگانہ بتانے

او ستاد دلربا و جان بخش عاشق جسکے وصف

مین یہہ مطلع اسیکا صادق

چودہ برقص وسکاواین اوشوخ خوش الحان پر
ملایک ہوش حور جسن مردم چشیم پریان

ابرے ٹے مین چمکتی ہوئی بجلی کیطرح امیر
ی شتی مین تھی جسوقت سازندون نے سازون
اوازین درست کین اوراوس قیامت
اوٹھکر گت شروع کی راگنی سامھنے آگئی اہل بزم کی
یہہ ہوئی کہ حیرت چھاگئی جواس یہہ راگ لائے
لہ سبکو بیہوش چھوڑکر روشنی دیکھنے کے
نارے پر بھاگ آئے کیکو دل و دین کا
نرہا حالت بیخودی مین ہر ایک پر وجد کا حال
طاری ہوا ایک دل باختہ نے بیساختہ یہ مطلع پڑہا

افت جان ہے تیرا اسے سرو انداز رقص

ساتھہ پھر ہو لزنا ہے ہمارا کام رقص

رقص ورقص اوس شوخ رخصیانے خوب رہس قلوب
لیا صبر و خرد تاب و توان رو نما لیکر شوق و پریشا
مجرا دیکر سینہ و سر کو جوش بیتابی نشہ بیخودی
سے بھر دیا جب غنای غنا بخش عما سواہ کی باری
ائی عیاد عنائے رفقائے دیرگاہ پر خواری آئی کافر
ایک سبار کباد گائی پھر کوئی ٹہمری سنائی
تسنہمین کسینے غزل کی فرمایش جو کی تو یہہ غزل کسی
دردمندی گانے لگی

نہ تاب جلوہ نہ یار اے انتظار مجھے
فراق و وصل ہین یکسان ہے اضطرار مجھے
ملے جو گیسوے مشکین کا ایک تار مجھے
تو سمجھون ملگئے سو تبت و تتار مجھے

دروغ وعدے لکھے تونے خط میں یار مجھے
خجل قلق ہے کیا غم سے شرمسار مجھے
خدا نے خواب میں دکھلا کے کوی یار مجھے
کیا ہے خلد بریں کا امیدوار مجھے
بنایا تو نے الٰہی جو خاکسار مجھے
تو کردے دامن دلدار کا غبار مجھے
فراق ساقی مہوش میں کشتی مے نے
کیا ہے لجۂ ماتم سے ہمکنار مجھے
لحاظ وضع نے اوس شوخ سے جدا رکھا
کیا ہے عزت وشان نے ذلیل وخوار مجھے
نہ شہد بوسہ نہ ہے زہر تلخی دشنام
کیا ہے ہیزہ کیون خامشی نے یار مجھے
دوچار ہوتے ہی قاتل سے ہوگیا جو رنگ

۱ - وحشت چشم سیاہ دلبر ہون
آہوے رم خوردہ نے شکار ہے مجھے

فریب وعدہ طلسم شکیب تھا یارب
نکر سکا قلق یاس بیقرار مجھے

خیال یار مین خودرفتگی ہے خواب نہین
غشی ہے در دسے آیا نہین قرار مجھے

ہر ایک قطرہ ہے الماس ریزہ فرقت مین
پلائین مے نہ حریفان بادہ خوار مجھے

ہوا ہون لایق دربار شافع محشر
کیا ہے رحمت حق نے گناہگار مجھے

جناب ملہم مضمون تازہ سے اسعد
سپرد نظم جہان کے ہین کاروبار مجھے

ہ ۔ دلفریب جب شکر ہندوستان ۔ اشیرینی

چلی تو لسی تلخکام عشق و موسنی مندیار سے
خواہش ظاہر کی فوراً اکمال شیرین آدائی وہ شکر۔

یون حلاوت بار ہوئی

سراسیمہ پریشان حال رفتم دوش در بیتا
شدم آوارہ تر از نکہت گیسوے خوشبویش
بت شوخم بہ بزم اول بروے من ہمے بیند
زچشم مست او بیخود شدہ تا ننگرم سویش
اگر نبود تبسم زیر لب آن رشک عیسیٰ را
بس ست از بہر قتل عاشق ایماے ابرویش
دم نظارہ اش ہر کس چو موسیٰ محو میگردد
تجلیگاہ نور قدرت خالق شدہ رویش
حنا بستی کشادی ست بر خونریزی عاشق
کشادی چند بر بستند دل عشاق بر رویش

مین جا فتادہ پاے آن خوش قدمین ہوا
ازشوق پابوسی بہر جا سجدہ در کوشش
مرنج ای یار از اسعد ز صحرا گردی و وحشت
عشق آہوے حشمت پسند آورد این جوشش

آخر خامۂ مولف حقیر مضراب بیان نے اس مقام پر چہیڑ دیا تہا غزل کے پردے مین بیان حال کرنا کافی نہوا ہر
دل بہت تعلی پر تہا دریاے مہیب کے چڑہاو سے زیادہ بحر فکر نے بڑہاو چاہا گرچہ جزر و مد قلزم طبع شاعر کے اختیار مین ہے اور در ر عزر سخن کی داد قیمت کچہہ نہین لہذا چند اشعار طرز مثنوی پر اس تطویل کو مختصر کیا

وہ شب تہی سواسحر سے روشن		تہی رشک بہار سیر گلشن
اوس رات فروغ ماہ تابان		تہا غیرت نور مہر رخشان
گردون پہ تہا نور ماہ و اختر		اور شمع و چراغ تہی

شمعون کی ضیا چڑہاو پر تہی | دریا کی فضا بڑہاو پر تہی
دریا مین جو کشتیان رواں تہین | گویا وہ ہلال آسمان تہین
اور اونمین وہ مہ رخان طناز | تہین ناز و ادا سی نغمہ پرداز
جو دلکو سنا کے تان لے لین | اور ایک ادا مین جان لے لین
قامت سے کرین بپا قیامت | سر پر عاشق کے ڈہائین آفت
لین رقص مین وہ بتان گلفام | ٹہوکر سے دم مسیح کا کام
بیٹہین تو اوٹہائین لاکہہ فتنے | اور اوٹہین تو دل بٹہائین کتنے
اون کشتیونمین تہی ایک زورق | بانقش و نگار زیب و رونق
تہے اومین امیر جلوہ فرما | باچند مصاحبان والا
اور ایک مغنیہ خوش آواز | رقاصہ خوبرو خوش انداز
تہی روبرو امیر ذیجاہ | سرگرم سرود و رقص گاہ گاہ
وہ بزم تہی محفل مسرت | جان فرحت دل مسرت
رنج و اندوہ دلسے تہے دور | ہر شخص تہا شادمان مسرور

مرکشتی تھی روشنی سے معمور	وہ بحر تھا گویا قلزم نور
دریا بھی تھا روشنی بھی شب بھی	معشوق بھی فرحت و طرب بھی
القصہ وہ رات گذری ساری	بافرحت و عیش و کامگاری

جسوقت محتسب روز کی آمد آمد کا شور ہوا بزم عیش امیر نجوم برہم ہوئی موذنوں کی آواز سے توبہ جگی حواس خانمان آوارہ نے گھر ون کی راہ لی امیر خوش تقدیر مع شرکاے مجلس عشرت ہوشیار ہوکر استغفار پڑہتے اوٹھے نماز صبح پڑہ کر رفقا کے ساتھہ سوار ہوئے ہولکر کے پاس آئے اوسوقت بھی اوسے مسند پر بٹھایا اور آپ برابر ورسے مسند سے بیٹھے اوسنے باصرار ہمنشینی کو کہا امیر نے جوابدیا کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند مشہور ہے سوا اسکے مستحق جاے پدر لیسر ہے تمہارے باپ کی گدی تمہین مبارک ہو ہم متوکل سپاہی ہین

ہولکر یہہ سنکر چپ ہو رہا باہم تدبیر کار مین مشورہ کرکے
پرگنہ سرونج امیر صاحب کے خرچ کو دیا اور اپنے
اپنی طرف سے یوسف خان افغان کو عامل
بھیجا لیکن امیر اندنون ہر وقت نگران رہتے تھے کہ
دیکھین ہولکر کو ایفاے وعدہ کے بارے مین کیا مد نظر ہے
رفتہ رفتہ یہہ کھلا کہ اوسکے جی مین بدعہدی بسی تھی اور یہہ ڈر
ہوا کہ مبادا امیر وفاے عہد چاہین اور مع رفقا بگڑ جاوین
تو بُری بنے جیت مین ہار ہو جائے وما
چھن جانے کے سوا جان بچانا دشوار ہو جائے لہذا وہ
کم نصیب تخریب امیر کہ تقریب سوچنے لگا دغاباز
چالون سے یہہ چاہا کہ امیر اور اونکی سپاہ کا جگ
توڑ دون دو چار ساتھیون سے ایک گٹ ہو کر نرد دغا
کھیلنا فریب کا پانسا پھینکنا شروع کیا کئی سیہ دل

اوسکے ملازمون سے آقا کے آگے سرخرو ہونیکو
ہر وقت کے پیچھے پڑے لشکریان امیر کو خفیہ بطمع عہدہ
وجاگیر ملانے لگے مگر وہ جانباز انکے داؤمین نہ آئے
ایک وفاشعار نے امیر کو اس حال سے اطلاع دی امیر سنتے
ہی غصے سے لال ہو گئے مگر خودداری کرکے معززین
رفقا کو جمع کیا صلاح پوچھی حریفان کجباز کو بہی اطلاع
پانے امیر سے آگاہی ہو گئی خوف سے کانپنے لگے
ہاتہہ پاؤن سرد اور چہرے زرد ہوے دل ٹوٹے
چھکے چھوٹے سمجھے پنجۂ قضا مین پہنسے محنت سبز نہوئی
بازی ہاری عزت گئی جان کے لالے پڑے ادہر امرائے
دولت امیر صاحب متفق اللفظ والمعنی بولے کہ جب اوسے
بدعہدی وغدر منظور ہے تو آپکو درگذر کیا ضرور ہے
جسطرح ہوسکے دشمن پہ چیرہ دستی حاصل کیجیے

ملک و مال جو ظاہرا آپ لیے وسیلہ ہمت سے ملا ہے
بحرّبے معاندین کے بعد مسند حکومت پر جلوہ فرمائے
امن پر خیر خواہون کو سایۂ عاطفت مین
جواب دیا کہ نہین بدی کے عوض بدی کرنا جوانمردی
بعید ہے پہلے بمقابلہ ہولکر تحقیق ماجرا کرکے و
ملامت سے خجل مفسدونکو ہیبت سے مضمحل کرین پیران
بے مروتونکی رفاقت چھوڑدین خدا کی قدرت یہا
امیر شیرون سے ان تقریرون مین تھے وہان
ہولکر کو مخبرون کی تحریرون سے جو دفعۃً بہت آئین
معلوم ہوا کہ میجر نیک صاحب فرنگی نے اون سوارا
افاغنہ کو جو شہرۂ قدردانی و ہنرپروری امیر
شرق و شمال ہندوستان سے جمع ہوکر جا
ہیر آتے تھے نوکر رکھ لیا اور اپنی فوج کو درست

ران مرہٹہ وغیرہ ساتھہ بعزم تسخیر مہیسور فتاری
امیر وہولکر ادہر کوچ کر دیا اس خبر کو سنکر لکہو ششدر ہوگیا
پریشان و مضطر سوار ہوکر امیر کے پاس آیا اوسوقت
بعد بر خاست جلسۂ شور سے تفرجاً سوار کشتی ہوکر سیر
دریا کرتے تہے اسے دیکھکر ساحل پر آئے طرفین سے
مزاج پرسی ہوئی پہر ہولکر نے بکمال عجز خبر شنیدہ
بیان کی اور کہا نے تمہاری امداد و اعانت کے
مجھے اس مفسد سے جان بچانا مشکل ہے امیر نے دریدہ اوس مقدمے
کو چہیڑا ہولکر نے سوا ے خجالت و ندامت کچہہ ظاہر نکیا بمنت و سماجت
مدد و کمک چاہی جب امیر نے اوسکی طرف سے خاکساری و نیازمندی دیکہی وقت ملایم
درگذر کی کہا کہ اگر مجھکو امید مروت تمسے نہین لیکن شیوۂ
فتوت کے خلاف ہے کہ ایسے وقت طرح دون تا انجام
اس جنگ کے ہر طرح تمہارا شریک ہون ہولکر مطمئن

ہو ر شہر مین گیا تدبیر جنگ مین مصروف ہوا امیر
بہی دلاوران جان نثار کو آگاہ کیا ابہی ہولکر درستی آلات
حرب نکر چکا تہا جو معلوم ہوا کہ فوج میجر نیک ۱۰۰ جاگر
پر جو مہیسر سے آٹہہ کوس پر ہے آگئی امیر و ہولکر بہہ
مع سامان ولشکر شہر سے نکلکر موضع چولی پر جو تین کوس
وہان سے ہے آئے وہان بفرمایش امیر توپخانہ میگزین
بہیر چہوڑ دیے گئے فقط سپاہ سوارہ ہمراہ لیکر
فوج عدو کے مقابل ہوے ایسے موقع پر لشکر
ملے کہ فوج حریف بلندی پر تہی اور سپاہ انکی
مین صبح سے شام تک امیر نے یہہ کاروار کرد نقطہ ہوا
فوج حریف کے دور الگیا مگر ترکیب حملہ کی نہ بن پڑی
وہ بہی تمام روز تنگ رہے سارے دن مین بہزار
مشکل تین کوس چلے یہہ بہی کامیاب نہوکر فر

ہ پر لوٹ آئے اہل شہر نے بعد استجازت تہیہ
و رساماں خورد و نوش لانے کی رخصت پائی سب لوگ
متفرق ہو گئے سو سوار دن سے زائد ہمراہ امیر رہے
پانسے کوس پر کما بیش قلیل فوج حریف پڑی تہی
قریب غروب آفتاب ہو لکر نے آواز توپ کی سنی اور مخبرون نے خبر دی کہ
سیام اوٹاری یہان سے ایک کوس پر حریف سے لڑ رہا ہی ہولکر پھر آیا امیر کے
پاس آیا اوسکی مدد پر چلنا چاہا امیر نے سمجھایا کہ
وقت تنگ ہے یہہ کیا محل جنگ ہے اہل لشکر کاروبار مین
مصروف ہین اکثر شہر مین کمتر یہان سوا اسکے مارہی بخبگ
فراولی لڑ رہا ہے اوسکی اعانت چندان اہم نہین ا
اوسکی ہمراہ بہی لشکر کم نہین ہو لکر نے تمام سوار ہو کر
اودہر چلدیا امیر نے خیال کیا کہ اگر اسوقت ساتہہ
نجاونگا لوگ سمجہینگے کہ یہہ آرام طلبی سے یا خوف

سے نکلے ناچار سو سوار سے سوار ہولکر ہولکر سے
ہی فوج دشمن پر یورش کی اودہر سے توپ کے پیکی
بار پڑنے لگی ہولکر مع فوج رک گیا بہت ہمراہیان
ہو گئے پچیس سوار ہمرکاب تہے اونہین کے ساتہہ
اعدا پر جا پڑے اور اونکی صفون کو توڑ دیا بہتون کو
کشتہ و خستہ کیا اسمین تاریکی شب عالم پر چہا گئی اور ایک
رفیق امیر نے بہی خیر خواہانہ لوٹ چلنے کو کہا
تو امیر فوج حریف سے نکلے فرودگاہ کی طرف آئے
یہان آکر کیا دیکہتے ہین کہ ایک بڑا لشکر فوج دشمن کا
پیادگان باقیماندہ سپاہ امیر سے گرم جنگ ہے
جو کہ فوج اعدا قوا عددان و بکثرت ہے اور سپاہیان ماندہ
و کم قوانین جنگ سے ناواقف ہین یہہ مغلوب
ہوے اور وہ غالب بلکہ رفقاے امیر سے

تو مین بہی اونہون نے لین ہین اسیر
حال دیکہکر غضبناک ہوے اونہین تہوڑسے ہمراہیون
کے ساتہہ دشمنون پر گرے جوش تہور مین امیر کے
موہ سے کف جاری تھے شمشیر خونخوار ہاتہہ مین
اشارہ کرتے سر دشمنون کے بدن سے جدا ہوکر پابوس کو
زمین پر گرتے جب تلوار اعدا کا خون چاٹ چکی جوامرد نے
نیزہ لیا وہ بہی جسطرف اوٹہایا ایک دو کو گرا دیا یہہ
خبر سنکر ہولکر بہی ادہر آگیا تہا مع چند ہمراہیان مردانہ
حرب اور اعدا کے قتل و ضرب مین مصروف ہوا ایکبار
جوامیر کے آگے آیا انہون نے اندہیرے مین اوسے
نہ پہچانا قریب تہا کہ امیر اوسکے نیزہ ماردین کہ اوسنے
کہا بہائی مین ہون امیر نے کہا بہائی اسوقت
خویش و بیگانہ پہچانا نہین جاتا پہر دونو دفع اعدا

ششش کرنے تہوڑی دیر مین د
بہاگ گے امیر نے تعاقب کیا اوسکے مقام تک بہگاد
اوسدن امیر نے اتنے آدمی مارے تہے کہ وہ تمام
جنگل لاشون سے پٹ گیا تہا زخمی اسقدر گرے اور
ہون مین چہپے تہے کہ ہر گڑہا اوس میدان کا
تہا فراری جو اضطراب و بیقراری مین اپنے لشکر تک
وہ انہین مخالف سمجھکر مارنے لگے صولت شجاعت
امیر سے کچہہ ایسے بیسر و پا ہوے کہ آپسمین تو
لڑنے لگے آخر ہولکر وامیر لوٹ کر ایک باولی پر
دو کوس ہے گہوڑون سے اوترے چند سواران ہمراہ
جو پیچہے رہگئے تہے وہان آملے ہولکر کے یہان
شخص مفسد داروغہ پائگاہ تہا اور بدل اسکا بدخواہ
ہمیشہ قتل و حرابی ہولکر کی فکر مین رہتا تہا قضا جو آ

بخت اوسوقت وہان آ ہو آواز

رسے پہچانا امیر سے اوسکا حال کہکر مار ڈالنا چاہا

امیر نے کہا تم مختار ہو ایسے دشمن کو کیون فرصت

دیتے ہو اگر ہوشیار ہو ہولکر نے اوسیوقت گہوڑے

پر سوار ہوکر تلوار کے ایک وار مین اوسکا کام تمام کیا پہر

اوسیوقت پندرہ بیس سوارونکے ساتھہ ٹمیر مین آیا وہان

مردم فوج کا نشان بہی نپایا مگر اندر قلعہ شہر مذکور کے

سودو سو آدمی تھے وہ بہی خائف وہراسان ہو نیسے

لعدم ہولکر نے فوج کا یہہ فریب و غدر دیکھکر رہنا

وہانکا مناسب نسمجہا خزینہ دفینہ اور اسباب نفیس و عمدہ

جو وہانسے اوٹہا سکے بار کر لے کے جواہر گران بہا آپ

ساتھہ لیکر وہانسے کوچ کیا موضع دہرم پور کے علاقہ دہار میں

جو ٹمیر سے ساتھہ آٹہہ کوس پر ہی آکر مقام کیا بعض

ادمی فوج کے جو متفرق وہان جمع ہوے
امیر ہر چند پہلے ہمت بند ہاستے رہے شہر و مقابلہ
چلد بینے مین بدنامی سے ڈرلتے رہے لیکن جب بجو
نہ سنا ناچار آخر آپ بہی شریک حال رہے وہانسے
سے کے درجن پور بہیلون کے علاقے مین جو درمیان
اور کوہستان کے پہاڑ پر واقع ہے اور جگہہ سخت و
جا بہنچے چندے ٹہر کے بہیلون کے سردارون کو
بعطاے خلعت و انعام در زر و جواہر اپنے ساتہہ موافق
کرلیا واسطے روکنے رسد کنیو میجر نیک صاحب روانہ کی
بہیلون نے گروہ گروہ ہو کر باسنداد مدد و رسد قافیہ
حریف تنگ کیا امیر صاحب نے میجر کے اکثر ملازمین کو
جو قوم افغان سے تہے بمژدہ رسانی افزایش مر
و مشاہرہ مستمال کیا حریف کی فوج مین انکی

اونہون نے فتنہ وفساد سے فتور ڈالدیا ایدہر امیر نے
دلمین یہہ عہد کیا تہا کہ جبتک میجر پر اس مرتبہ فتح حاصل
لونگا خط نہ بنواؤنگا پگڑی سر پر نرکہونگا اودہر پہلو تہی
کرنے سے بمنع آمد رسد میجر مذکور آپ ہی عاجز و بیست
ہوچکا تہا کئی روز کے بعد اوسنے بکمال انکسار امیر صاحب
پیغام دیا کہ اگر دستگیری کرکے اپنی معرفت مہاراج
میری صلح کرادیجیے تومین حاضر خدمت ہوکر شرف
ملازمت حاصل کرون امیر صاحب نے اس مقدمے
کو اچھی تمہید سے ہولکر کو سنایا اوسنے یہہ رائے
دی کہ اسے فریب سے بلاکر مارڈالنا چاہیے امیر نے
کہا ایک تو یہہ بات شیوہ مردی سے خلاف ہے
اہل فتوت و مروت کے نزدیک نامردی وکم ہمتی
عاف ہے دوسرے یہہ کیکا مونہہ ہے کہ جیسے

میں بناہ دون وہ اوسے بری نگاہ سے دیکھے۔
اس بارے میں آپنے تقریر کو طول دیا ہولکر
طوعاً وکرہاً قبول کیا وہانسے کوچ کرکے براہ دیبا
کونڈہ علاقہ دمار پر آئے وہانسے امیر صاحب کو وا
لانے میجر کے جو جام گہاٹے پر متصل مہیسر کے مقیم تہا
رخصت کیا وقت تشریف لانے امیر صاحب
سلامی کی توپین سرکرائین استقبال کرکے بڑی
عاجزی سے ملا ساتہہ ہوکر اپنے ڈیرے پر لیگیا
امیر صاحب کے سر پر شالی رومال بندہا دیکھکر ٹوپی
اپنے سر سے اوتارلی دست بستہ عرض کی کہ
آپنے پگڑی باندہنا اپنی فتح اور میری شکست
پر موقوف رکہا ہے تو لیجئے مدعا آپ کا
مین ٹوپی آپکے پانو پر رکہکر اپنی شکست کا

آپ کی ظفر کا معترف ہوا پہر اگر میری گرفتاری بہی
منظور ہے میری جال کرچ پہر سے مین رکہدیجیے
اسواسطی کہ آئین انگریزی مین جب تلوار پہر سے
مین رکھی گئی گویا صاحب تیغ مقید ہوا امیر صاحب
اوسکا عجز والحاح دیکہکر بہت خوش ہوے کہا
تمہین امان ہے مین تمسے راضی ہوا اب تمسے شر
سرزد ہوسکے کس انسان کی یہہ جان ہے بلکہ آیندہ بہی
انشاء اللہ تعالے اخلاص واتحاد آپسمین رہیگا میجر نے
شاد ہوکر امیر صاحب کے سر پر پگڑی بند ہوائی اور
رومال اونکا لیکر اپنے سر پر باندہا پہر عرض کیا کہ ہم
آپ پگڑی بہی بدل چکے اسکی مراعات مدنظر رہے
تہوڑی دیر مین یہہ جلسہ برخاست ہوا میجر نے امیر صاحب
کو ساتہہ لیجاکر شہر وما یتعلق بہ سپرد کر دیا بعد ازان ہمراہ انکے

لکر پاس آیا ہولکر اسیر بے خوف سے ظاہر
طرح ملا لیکن دلمین پیچتاب کہاتا تہا ایک رات ہولکر نے
دریا کے کنارے بیٹہکر مشعل پانی مین چہوڑ والی تہی
اوسپر گولیان لگا رہا تہا قضارا ایکبار بندوق پہٹ گئی
بڑا صدمہ ایک آنکہہ پر اوسکی آیا کہ ہمیشہ داغ اوسکا رہا
اللہ اکبر جل جلالہ ہولکر بیخبر کو ایذا رسانی میجر کی منظور نظر تہی
خدا کیطرف سے سزا اوسکی اوسنے بچشم خود دیکہہ لی

گرسے پریشان ہمین کبہی جمع حال زلف رسا نہو گا
برا جو کوئی کسیکا چاہے بہلا کب اوسکا برا نہو گا

القصہ ہولکر نے میر مین اپنے تہانے بٹہلے کنیو
میجر نیک صاحب کا توڑ کر کچہہ اپنا طور پر در کیا
اور واسطے بندوبست پرگنہ ٹونک و رامپورہ جواب
معروف علیگڈہ سے اپنی جانب سے اوسے لیکر بہیجدیا

ذ وہان سے سے براہ ڈ و غیرہ اسطرف

زملک اپنے جے پور کیطرف سے ہولکر و

مین تھا اوسکے انتظام مین مصروف رہا ہولکر جمعیت ا

و مہر دولت کوچ کرکے موضع نولائی علاقہ مالوہ پر آیا

زر معاملہ وہان سے لیا فوج پر تقسیم کیا وہان

خ تدبیر سے ہولکر سے کہا کہ بسبب کثرت جمعیت کے

لندارہ دونون لشکرونکا ایک جگہہ رہنے مین نہوگا صلاح

وقت یہ ہے کہ دونون فوجون کو جدا جدا رکھکر تحصیل

ضلاع سے گذر کرین وقت ضرورت جمع کر لینگے

اسے پسند کیا دونون فوجین اوسی جگہہ سے

اہو گئین یہہ حال سال ۱۲۱۵ ہجری کا تھا

ین جانے ہولکر کا طرف سوندہواڑے ملکے

رمعاملہ لینا وہان سے اور کوچ کرنے

امیر کا سرونج کی جانب جڑھنا

جب م تولائی سے علیحدہ ظفر مند
لیا وہان آگے راجگڈھ سے زرمعاملہ لیا جا کی گردنواح
کی تحصیل شروع کی امیر نے اپنے جہا
کو چند سوارون سے ہولکر کے ساتھ کردیا ایک نشان
عالم خان کمیدان کی پلٹن کا واسطے جو کی پہر
کے ہمراہ کیا محمد شاہ خان نامی پٹہان کو کہ اوسی پلٹن
مین نوکر تہا قواعد آموزی کے لیے اوس نشان
مقرر فرمایا پہر خود بدولت و اقبال مع لشکر خاص
فرما کے تیجا علیپور شاہجہان پور برسیا وغیرہم
سے زرمعاملہ لیتے ہوے سرونج مین آئے
یوسف خان عامل نے ملازمت حاصل کی
راستے بہی بواسطہ سابقہ شرف یاب حضور

مختاری مہمات ملکی پر مامور ہوا سند جاگیر موضع اسند پور
وبگر وودہ نسلاً بعد نسلاً عطا کی گئی اسوقت ستر اسی ہزار
سوار و پیادہ زیر سایہ علم ظفر توام امیر کے تھے امیر نے
اوس سب فوج کے ساتھہ کوچ فرمایا ملہار گڈہ مین آئے
وہانکے حاکم سے معاملہ کیا وہان سے آمادہ علاقہ ساگر
پہنچکر ساٹھہ ہزار روپیے معاملہ کے سے لیے موضع کہلا
پر جو گذرے اوسیقدر وصول کیے وہان سے نہضت
فرما کے ساگر سے دو تین کوس پر پہنچے ہنوز مقام نکیا
آرام نہ لیا تھا کہ اپناجی راجہ وہانکا اٹھارہ ہزار پیادون
قواعد دان بند وقچی چار ہزار سوار جرار چار ہزار بندیلو نسے
نکلکر مقابل ہوا امیر تہور تخمیر نے فوج ظفر موج کو تنبیب
دی یکبارگی دشمن پر یورش کی امیران دولت
نصیب جیرہ دست اور ساگریان کم بخت کے بلند

جو صلے پست ہوے جا بسا مع لشکر پیچھے ہلہ

ف چلا اوسی رجعت قہقری سے فصیل تک

پہنچگیا ایک کوس ادہر شہر سے امیر صاحب نے

خیمہ کیا ہفتہ بہر کنارۂ دریا پر مورچہ بندی رکھی اسی حال

مین ایکدن خیر محمد خان اور مظفر محمد خان وغیرہم سترہ

آدمی اسکے سواران ہمراہیان امیر سے بائین طرف

مورچال سکے ایک باغکی سیر مین مشغول تھے دوسو

شخص فوج حریف کے اپنے مورچون سے

غازیان دلاور نے ثابت قدم رہکر اونہین للکارا بہت

تہوڑی دیر مین مارے گئے تہوڑے بہت پشیمان ہوکر

بہاگے بعد ظہور اس واقعے کے بہت دنون

تک محاصرہ رہا دشمن نہ نکلے لڑائی نہوئی امیر صاحب

بسبب نکلنے ایک دنبل کے گہوڑے پر سوار ہو

مورچہ آرام تزین سمجھے یہہ حال
تھے
فرزصبح کے وقت انباجی مند کو بمعیت جمعیت قریبیہ
امیر صاحب کے مورچے پر حملہ آور ہوا امیر فرط مغاضبت
مغالبت اعدا پر مصابرت نکرسکے دنبل پر پٹی مضبوط
باندہکر منابذت کی عزم پر بہابذت چلے جلد گہوڑے پر
بیٹہ پانسو سوار ساتہہ لیکر چال سے ٹال کر ایک سمت کو
دوڑے باقی فوج نے حسب الایماے سپہدار مقابلہ
لیا ہنگامۂ جنگ گرم ہوا امیر صاحب مع ہمراہیان پشت
لشکر دشمن پر آپڑے اوسوقت ایسی لڑائی ہوئی کہ زمین
تہرا گئی آسمان سہمگیا تہوڑی دیر اعدا ٹہرے پہر پریشان
ہوکر بہاگے انباجی ہزیمت پاکر قلعہ بند ہوا غازیان
نصرتمند اندر شہر کے گہسکر تاخت و تاراج مین مصروف
ہوے اسقدر نقد و جنس سامان نفیس جواہر عمدہ

غنیمت مین ملا لہ پہلے اسسے کبھی نملا تھا۔
انباجی سے نے فرد تفصیل اسباب و زر و سیم غارت زدہ
جو نیواڑ کو بہیجی تہی اوسمین نوکر ور روپیہ مع تشریح
لکھا ہوا تہا القصہ امیر سے نے قلعہ اندرونی شہر پر مورچے
جمائے محصورین تنگ ہوسے آخر انباجی سے نے
دو لاکھہ روپیے کے صلح منظور کی مگر غلامی خان
معتمد خاص امیر سے نے کہ بواسطہ سوال و جواب معا
جاتے آتے تھے خبر دفینہ کثیرہ سے قلعے مین پا
اسقدر کم مال پر صلح کر لینا گنج شائگان رائگان دینا
پسند نکیا اس بارے مین عرض کی طمع زر۔
آگئے صلح کر کے توڑ دی بدعہدی کی پہر مورچے
جمائے دشمنونکو زور دکہاسے انباجی سے نے یہہ
شکستگی دیکھکر رگہوجی ناگپور کے راجہ سے مدد

قلعہ چونرا ہ ادر ہ منڈلہ دیے اقرار
فوج اوسکی طلب کی راجہ مذکور نے ایک کنبوا اپنا بابو سری
بینی سنگہ سردار مع چالیس ہزار سوار ملازم و سواران
پنڈارہ و عرب با دیگر سامان جنگ و میگزین و توپخانہ واسطے
اعانت ابنا جی کے بہیجا اوندنو نمین افغانان ہمراہیان
امیر آقا سے تنخواہ طلب تھے اور رنجیدہ ہوکر لشکر سے
اپڑے تھے اس باعث آمد فوج معاون دشمن سے
امیر متفکر ہوے آخر کرم دینخان کو واسطے لانے
ہولکر کے ضلع سوندہواڑے سے خط لکھا کرم دینخان
مع ہولکر ادہر روانہ ہوے پہہ ہنوز اثناے راہ مین
تھے کہ فوج راجہ ناگپور ساگر پر آگئی امیر جلادت
نے خیال کیا کہ اگر ہولکر کے آنے سے پہلے
مقابلہ کر کے اس فوج کو ہزیمت دو تو اپنا نام ہے

ورنہ نام ہو للہ کا ہوگا اور نیز صولت وتہولت ہمار
انکے دلونمین جم جائیگی الغرض ابہی فوج حریف کا ڈیرہ
نہوا تہا کہ امیر صاحب سرسواری جاکر مقابل،
دو ہزار سوار اور اسیقدر پیادونکے وقت کوچ لشکر
ہمرکاب ہوے تہے لیکن اکثر اونمین کے راہ میں
جسقدر تہوڑے ہوتے گرے اوسیقدر دل گہٹتے گئے
اعدا کی کثرت اپنی قلت دیکہکر جان ہاردی دلاورونکا
ساتہ نہ دیسکے مگر ساٹہ بہادران جان نثار شجاعت
اچہے گہوڑونپر سوار ہمرکاب سپہ سالار رہے امیر
معدود سوارونکے ساتہ دشمنون پر جاگرے،
زد وخورد گرم ہوا چار و نطرف سے تہلکۂ عظیم اوٹہا
دشمنون نے لگے نگم بہجکر گہیر لیا لیکن غازیان تہور
نشان ثابت قدم رہے اسمین ایک پلٹن نے غوج

حریف سے ہمراہیان امیر پر باڑ ماری اوس باڑ سے
الٹرد لاوران جان نثار کام آے بعض کہ اونکی گنتی
نو سے زائد تھی سلامت رہے اس صدمۂ عظیم سے
باقیماندہ غازی بد دل نہوے بلکہ زیادہ جوش
وخروش سے لڑنے لگے مگر اعدا کا دل بھی بڑہ گیا
ہر ایک شیر ہو کر حملہ آور ہوا اوس روز امیر رستم
نظیر نے ہنگامۂ جنگ گیو و لشکر افراسیاب یاد دلایا
سام و نریمان کی لڑائیونکو عالمان تواریخ کے لوح سینے سے بھلا دیا
جسوقت اوس یکہ تاز عرصہ وغا کو تنہا پایا کر دشمنون نے
گھیرا امیر دلیر نے للکارا جو مقابل آیا اوسے مار ڈالا فرد دی

علیہ بالسخفہ من اللہ تعالیٰ
خروشے بر آورد بر سان ابر
کہ تاریک شد مغز و جان ہزبر
میان سواران در آمد چو گرد
زبیم خاش او خاک شد لاجورد
زمانے نے بخنجر رہائی بگرز

ہی ریخت آہن ز بالای برز — برآورد گرز گرا ... بر
سعیہ ماندہ از کار او در شگفت — سبک شد عنان وگرا ...
سر کستان خیرہ گشت از نہیب — از افگندہ شدرو
زمین شد ند آن دلیران ستوہ — اتفاقاً تیغبازی ا

اسپ سواری امیر کی باکین کٹ ئین ڑے
شوخیان کین سنے قابو تہارک لشکا لشکر گیطر
امیر نے سوچا کہ اس اضطرار کو کون مانتا ہے سر
مجہسے بہاگنا جانتا ہے یہہ خیال کرکے زین سے
زمین پر آئے متعاقبین پر متوجہ ہوے

برآمد ز زین بر زمین نرہ شیر — برافتاد بر بدگالان د
بدستش بلارک یکی آختہ — دمش گوی از ازتحک سا
درخشید برخاک نو ماہیان — درفشید بہرام بر آ
چو آن تیغ بر دشمنان شد — بیامد روان مرگ و

بناورد آتش بر افروخت — چه تنها که جانها بتنها بسوخت
را لبر بود دیگر چو دید — سرش تن گرفت و بسوم رسید
ز تیر و زره و ز تن مرد و اسپ — گذشتی چو از ابر آذرگشسپ
شد از کشتها پشتها هر کنار — روان خون چو سیلاب کوهسار
چو دریا همه جا جهان جوش زد — به نیزه دان ماهیم شد گوش زد
ز … سود شور زبان — بجا ماند لختی تهر بر زبان
چو از رزم چو گرد فرغول دید — بیلی تند و تشکول پیشش رسید
جوا تنو مستد بسان نهنگ — سیه چرده بد هیکل و کول و گنج
خروشید و غرید و گفت ای امیر — تو اینک بدست منی اسیر
ز ننگ آیدم ورنه من — بیک نیزه جانت برآرم ز تن
بر سنان بن سر دارمت — به بندگران دست و پا آرمت
بزندان دهم چند روزت شکنج — فشارم گلویت بصد گونه رنج
انگه بگیرم سرت را ته … — ته تاگور یابی زد ستم

بپاسخ یکی نعره زد لرد نیو | که مردک چه نازی تو تیر
چرا از خائی و بافی گزاف | کنی رائگان خودستائی
ترا تاب پیکار با من کجاست | ترا باروی دشمن اوژن کجا
من آنم که هستیم گهه کارزار | شود رستم و گیو را کارزار
کنم جشن در روز آزار جنگ | فرستافه دانم شب تار
با ایران و توران و چین و فرنگ | بهند و بشام و بروم و بزر
نخوانند از جنگ من داستان | جوانان و گردان و نام آوران
نه پیل و نه شیر و نه دیو و نه مرد | بود در جهان مر مرا هم نبرد
چرا گشته دشمن نام خود | میندیش از خویش بر خویشتن بد
مرا با تو هرگز سر جنگ نیست | ز بدگوئی تو دلم تنگ
نه مرد پیکار جو تیغ زن | همه لاف و دستان تو
شنفت و برآشفت آن رفت و گفت | چرا میشوی منفت با مرگ
پس آنگه جدا از دغن از ماست کرد | عنان برگرفت سنان

وی و تندہ

دنیزہ بر پہلوے ہوشیار

بشمشیر کین تیز

ازمیان آن سنان آن

ازان پس سر خیرہ سر برگرفت

السانکہ بسندہ شد در شگفت

کہ بود آتش آن تیغ تیز

ازخار و خاشاک زان شعلہ ریز

بآن لنگہ کاندک اسیرش ہلید

ز نیزہ چون خار در پا خلید

نیاست رفتار در رزمگاہ

کہ انبوہ دشمن بکردے تباہ

پس از کشتن آن ستیزندہ گرد

ابنا ورد کہ پاے مردی فشرد

ادہر ہمراہیان امیر نے جو اسپ سواری سے بے سوار رہ سپار دیکھا امیر کو کشتہ یا اسیر گمان کیا یکبارگر سب جمع ہو کر دشمنو نپر آئے دیکھا کہ سردار لشکر پیادہ لڑنے کو آمادہ کھڑا ہے مگر ہیبت شجاعت سے کوئی قریب نہین آسکتا خیر خواہان جان نثار خوش ہوے باہم مبارکباد کہکر پاس سپہدار کے

اسئے ایک رفیق نے اپنے گہوڑے پر سوار
ساتہہ ہولیا امیر نے بنگاہ سیاہ کا حال یو
عرض کی کہ سواران حریف نے وہان پہنچکر د
وتعدی دراز کیا ہے لڑنے والون کو ہزیمت دیکر
توپخانہ بہی لے لیا ہے یہہ سنتے ہی امیر تو تاب ہی او
بار وہان پہنچتے ہی قیامت برپا کی اپنے لشکریان بجان
ر ہ کو بچایا دشمنان خیرہ سرکو مار بہگایا توپخانہ
چہین لیا مگر بسبب پریشان ہو جانے فوج اور گولہ
انداز و نکے ساتہہ نہ لے سکے ویسے ہی چہوڑ کر دیا
لوچ کر دیا دریا سے دہسان پر پہنچکر ڈیرا کیا ہر چند
نہ فوج راجہ ناگپور بعزم جنگ امیر آئی تہی بلکہ انمین
اور انباجی مین صلح کرا دینا منظور تہا مگر مشیت ا
ا ح تہی قدرت الہی مین کسکو مجال د

واقعہ سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین واقع ہوا الرم دینجان
اور امیر کہ مع ہولکر سرونج مین آپہنچے تھے حال جنگ
و فوج ناگپور سنکر بسبیل یلغار پاس امیر آئے
او بہائی کے آنے سے تسلی حاصل ہوئی احوال
نملحرامی لشکر من وعن بیان کیا جوانمرد کو غصہ آیا
سوار ہوکر اونپر پہنچا اور بیدریغ تیغ خونفشان کہنیچکر
کو خستہ کشتہ کرکے لوٹا سزا رسانی اہل نفاق
مژدہ امیر کو سنایا امیر نے آفرین کہی مبارکباد دی
ہولکر افواہ تباہ و خراب ہونے امیر مظفر لشکر
نصرت اثر سنکر انتظام سرونج کے عزم پر وہین رہا
امیر منصور نے اطلاع ان امور کی ہولکر کو ضرور سمجہکر
نامہ شوق نشور متضمن زور و قصور رفقاے مقہور
و حرامی ملازمان دوراز سرور مہجور حضور مشعر احوال

ربا افواج راجہ ناگپور مع تفصیل مذکور مسطور
ور بہی لکہا کہ اس محاربت و مقاتلت مین مینے فرا
و تجربت سے طاقت و قدرت ان لوگون کی ہمت و جرات
اپنی معیت و مشقت مین آزمالی اگر تمہین راجہ
رنجشہاے گذشتہ کی تلافی کرنا ہے آؤ مین تمہارا شریک
حال ہون اگر بافضال خداوند بے ہمال اقبال
قرین احوال ہوا تو دشمنون کو گوشمال دیگر مستاصل کرونگا
ہر بدسگال کو پامال کر کے ملک و مال مقبوضہ پر تمہین
قابض بالاستقلال کر دونگا ہولکر کو جب یہہ خط پہنچا
اوسنے سنکر جواب دیا کہ اندنون دشمنو
لڑنا مصلحت وقت نہین تمہین سے نے بعنادہ محنت اوٹہا
اجکل ہولناک خبرین سنین ہین اکثر اعدا انگریز
ارکین ہین کہین ہمین اس بار تباہی و خرابی

تو خیر ہوا امیر نے یہ ہو م ہمتی پر تاسف
کیا مگر گمان یہہ بھی ہوا کہ اندنون پہر اوسے میری
طرف سے کچہہ آزردگی سنے سبب ہے اسلیے یون بات
بنائی پہر امیر وہانسے کوچ کرکے سرونج مین آگئے
ہو اسوقت مین کل دس بارہ ہزار سوار
و پیادہ امیر کے ساتہہ رہگئے تھے کیونکہ اکثر بعد فتح ساگر
وزر غارت شہر مین پاکر نوکریان چہوڑکر اپنے اپنے
گہر گئے کچہہ تنخواہ خواہ ہوکر لشکر ظفر پیکر سے جدا ہو
آخر نادم و خجل پریشان و مضمحل افسردہ دل تہوڑے سے
فوج ساگر و لشکر ناگپور مین ملگیے بعض بیحاصل وطنونکو
لوٹے کوئی کوئی استعفاے جرائم کرکے داخل
فیروزی اثر ہوے آیندہ ہمیشہ سالک مراحل وفاداری
ومنازل جان نثاری رہے الغرض ہوکر سرونج سے

روانہ ہوا رتلام جہالوہ مندسور وغیرہ سے محاصل
لیتا ہوا اجمیر کو گیا اَوندنون کا سنہ راؤ ہولکر یو
بجمیعت دو ہزار پیادہ و سوار ضلع خاندیس ہین آیا
اکثر ہمراہی اوسکے جسونت راؤ ہولکر سے آملے کا شرار
جہلاکر اجمیر آیا باہم مقابلہ بعزم رزم و مقابلہ
لڑے اوسکے ساتہیون نے اوسے گرفتار کر کے
کے پاس بہیجدیا اوسنے اوسے قلعہ کالتہ
اوسکے ہمراہیون کو اپنے سپاہیون مین ملالیا امیر سرونج
نکلکر جہانسی کو گئے محاصرہ کر کے زرمعاملہ لینا چاہا بالا
انکا بیہ بارسال بپایم دوستانہ مانع ہوا امیر صاحب
لہاکہ اس مرتبہ تمہاری خاطر سے سینے زرمعاملہ چہوڑا
آیندہ کہین تم منع نکرنا ورنہ رعایت نہوگی امیر صاحب
وہانسے چلکر نئی سرائے مین آئے وہان اپنا تہانہ

بیٹھا یا ز ر معاملہ لیا پہر ج ر سیپری لارس لو
سے بہیجے اپنا آجی سے بوساطت انگلیہ مذکور وہانکا معاملہ
حمایت کرا دیا امیر پہر وہانسے چلکر سرونج مین آگئے
چند روز چین سے رہے جب بغیر تحصیل زر گذر ہوتی نہ دیکہی سرونج
سے چلکر شجاعلپور آپ نے محاصرہ کیا اکثر ہمراہی روز دیگر
شہر مین گہسے غارت و تاراج مین مصروف ہوے ساکنان
شہر نے بمقابلہ مقابلہ کیا ہر طرف کوچہ بندی کر لی تہی
حفاظت ناموس پر جان دینا موجب بقا نام سمجہا
تہا ہر شخص مسلح و آمادہ ہو کر لڑنے لگا قضا را
کرم دینخان صاحب بہی لوٹنے والونکے ساتہ شہر مین
گئے تہے کسی کوچے پر لڑائی مین شریک ہوے طرفین
سے بندوق چلتی تہی چونکہ پیمانۂ عمر اوس نوجوان کا
بادۂ زندگانی سے لبریز ہو چکا تہا ایک گولی کسی بندوق

ی بزم دیکھا آ را م مین اوس دلاور
جان دی ہر طرف سے شور واویلا وادریغا بلند
ہر پیر و جوان دردمند کسی نے جاکر امیر صاحب کو
دی یکایک خبر وحشت اثر جو سنی غشی کی سی حالت وا
ہو لیی پہر سنبہلکر مفصل احوال پوچہا جو وقت
نائلہ کو سمجہے بیخود ہو کر مدہوش زمین پر گر
جو آیا آسمان کی طرف دیکہا اور بیساختہ ایک نعرہ مار
پہر احتساباً صبر کیا سوار ہو کر شہر پر حملہ کیا فتح حا
موقع واقعۂ جانگزا پر آئے بہائی کی لاش کو د
ہر چند ضبط نہو سکا تاہم بہت ضبط کیا تجہیز و
مشغول ہوے پہر کیی دن تک متحیر و
عمائد سپاہ نے تسلی دی سمجہایا رفتہ رفتہ صبر
دلمین جگہہ کی بیقراری آہ وزاری دور ہوئی در

اس واقعے کی تاریخ ہے جسپر وزامیر سنے دربار کیا صاحبزادہ
صالح محمد خان اپنے ہمشیرہ زادیکو بجاے برادر مرحوم
نصب کر دیا اور محمد شاہ خانکو کہ تو پچی خان مرحوم کا
اوربکار قواعد آموزی نشان ہمراہی خانمرحوم ماموتہا
صاحبزادہ مذکور کے ہمراہ متعین کیا مگر محمد شاہخان سے
مزاج صاحبزادہ موافق نہوا وہ ترک رفاقت کر کے
حضور امیر مین حاضر ہوے اور سرکار ہی مین رہے
اوندنون ہولکر اپنی شادیکی تجویز مین اندور گیا تہا وہان
بعد تقرر اوس تقریب کے محفل عیش و سرور آراستہ
کی تہی امیر صاحب نے یہہ سنکر رلے فرخ راے
دولت آراے مملکت پیرا نے ہمت راے کو اپنی طرف سے
اوس بزم شادی مین شریک ہونے کو بہیجا یہہ جو
وہان پہنچا ہولکر سے ملا تو اوسنے امیر صاحب کی

جانب سے رنجیدہ پایا بعد تحقیق سبب اوسکا معلوم ہوا
کہ بجا کنور بدکہہ سے تہانہ دار تہجا علیپور اوسوقت مین
ہولکر کے پاس تہا اور وہ بسبب قایم ہونے
کے تہانے کے تہجا علیپور مین شعلہ آتش عناد بلکہ
سراپا آتش فساد ہوگیا تہا اوسنے ہولکر کو درہم وبر
کردیا تہا ہر وقت کہتا تہا کہ تمہارے سامہنے یہہ سپاہ
زادہ بادشاہی کا ارادہ رکھے تمہارے ماتحت ملک
مین آپ حکومت کرے تم ہندو وہ مسلمان آتش وآب
کی کیا دوستی افسوس کہ وہ اور اوسکے کارپرداز
اس ملک مین دست تعدی دراز کرین اور آپ بیٹہے
بیٹہے رہین علاوہ ازین وہ آجکل دلمین تمسے کاوش
درپردہ کاشی راؤ سے سازش رکہتا ہے فکر مین ہے
عنقریب تمکو گرفتار اوسے رئیس برقرار کردیگا ہولکر

تہ اندیہ سیہ ن لوہاہی لوند مین
الیا دربار مین ہمت رائے سے پوچھا کہ امیر تمہارے بلانے سے
آجائینگے یا نہین رائے مذکور کہ اوسکے ضمیر تاثیر سے
آ ہ تھا بولا کہ کیون نہ آئینگے کہا اچھا تم جاؤ او نہین
لے آؤ فرستادہ اپنے آقا کے پاس آیا وہ پھر اس
روانگی پر آمادہ ہوے دوسرے روز تین سو سوار
ہمرکاب لیکر بعزم ملاقات نہضت کی اودہر مفسد کنور نے
ایلدن عالم مستی مین اوس مدہوش بادۂ پندار سے
کہا کہ امیر اپنے جوش شجاعت مین کسکی سنتے ہین
تمہارے بلانے سے کوئی آئے جاتے ہین ہولکر
نے یہہ سنکر غصے کی آگ سے جل بہنکر افسران لشکر سے
کہا کہ ابہی بافوج جرار جاؤ اور جسطرح ہوسکے امیر خانکو
یہان لاؤ افسران مذکور حسب الحکم مع لشکر روانہ ہوے

ایک منزل سے لئے تھے لہ رایات ظفر آیات امیر
ہوے سب اپنے آنے پر پشیمان ہوے ہرناتھ چیلہ
دو تین ہزار سوار و پیاد و سنکے ساتھ سے آگے تھا امیر صاحب
کے سامھنے گیا آداب بجالایا امیر نے حال دریافت
آنیکا سبب پوچھا چونکہ وہ شخص دانا و ہوشیار و
بمعائنہ اطوار اخلاص بگفتار نیاز بار اظہار کیا کہ
استقبال کو ہم سب فرمانبردار آے ہین یہان یہہ
تہی کہ سیام راو ماڑی اور چمنا بہاؤ وغیرہ باقی ا
لشکر ہولکر کے روبرو آئے اونسے بہی ویسے ہی
وکلام ہوے پہر وہ سب پیچھے پیچھے سواری کے رہ
ہوے اوسوقت اون سب نے آپسمین مشورہ کیا،
ہولکر نے بارادۂ فاسدایذ ہم بھیجا ہے اور ہم انکی
ئی امر خلاف اتفاق و محبت نہین دیکھتے دیکھو

معدودہ واسطے ملاقات آئے مین پس
چاہیے امیر صاحب نے بفراست دریافت کیا
انکا آنا خالی علت سے نہین کچھہ بندوبست کرلینا ضرور ہے
[illegible] دور اندیشی سے دور ہے پہر ایک منصوبہ دل [illegible] اگر
افسرونکو پاس بلاکر ہاتی سواریکا ٹہرایا سیام راو اور جمنا باو
اپنے ساتہہ بٹہایا ظاہر مین کہا کہ میرا ہاتی پر ہونا
تمہارا ساتہہ ساتہہ اردلی مین چلنا مناسب تہا باطن
مین کہا اب اگر کچہہ فساد ہوگا تو انہین تو مین پہین
سمجھہ لونگا وہ افسر اگرچہ سمجھگئے لیکن کچہہ کہہ نسکے سواران
ہمرکاب امیر ہاتہی کے آس پاس ہوگئے لشکریان ہولکر دور رہے
اور میدان اوسیطرح اندور مین پہنچے لوگون نے
ہولکر کو خبردی کچھہ نبولا اور بخلاف معمول قدیم کہ ہمیشہ
جہان کہین ہوتا تہا امیر کے استقبال کو دو تین

س آتا تھا تھوڑی دور قر . . . بڑی
. پروائی سے ملاقات کی ہرچند امیر سمجھگئے تھے
ار مزاج و حال پوچھا جواب دیا کہ بسبب شب بیدار
طبیعت سُست و مکدر ہے امیر بھی مستغنیانہ ملے مکا
پہنچکر ہولکر اپنے محلسرا کو گیا امیر صاحب کے واسطے جو گھر
خالی ہوا تھا یہ اوسمین فروکش ہوئے ایکدن امیر ہولکر
کے پاس آئے سفلہ کنور ہولکر کے قریب بیٹھا تھا بولا کہ
کیون صاحب آپ شجاعلیور وغیرہ مین کس بلبیر تعدی
رعایا پر کرتے ہین امیر نے جواب دیا تلوار کے زور
کنور مذکور نے کہ کسیقدر جوانمردیکے گھمنڈ مین تھا
چھری نکالی اور کھا کہ جو کوئی اتنی بڑائی کرتا ہے
مین اس چھری سے اوسے پست کر دیتا ہون امیر تھوڑ .
جو یہہ حرکت اوسکی ملاحظہ کی غضب شجاعت سے آگ

تیغ آبدار ہنیچلر اوٹھے چاہتے تھے اوس ہوا پرست
وارمین خاک ادبار پر گرائین کہ اسمین کئی افران
جو دلی خیرخواہ امیر کے تھے لپٹ گئے سمجہانے لگے
آپ کیا ایک نالائق لڑکے سے دوچار ہوتے ہین
اسوقت سیام راؤ باڑہی کہ بہبود اندیش جانبین تھا
ہولکر کو ملامت کرنے لگا کہ یہہ کیا نادانی ہے اور اوس
لنور کا ہاتہہ پکڑ کر دربار سے اوٹھا دیا کہا کہ تو یہہ نہین جانتا
کہ اندنون اگر موافقت نرہی تو ہر ایک کے دلمین مخالفت
محکم ہو جائیگی بلکہ یہہ جمعیت ہی درہم برہم ہو جائیگی بعد
ازان امیر سے کہا اسوقت آپکے مزاج پر خفگی غالب ہے
فرودگاہ پر تشریف لیجایئے امیر صاحب اوٹھکر مکان پر
آگئے گو اوسوقت ہولکر نے اوسکی فہمایش سے امیر سے
عذر خواہی کی تہی لیکن بخوبی صفائی طرفین سے

تھوئی تھی ہولکر نے اپنے دو کنپو ہنکا ڈیرہ متصل فرودگاہ
امیر کے کرایا دغا کی فکر مین تہا امیر صاحب نے دلمین
خیال کیا کہ درصورت عدم موافقت طرفین کے قباحت
متصور ہے بلکہ شعلۂ فساد کے بھڑکجانے سے آیندہ بجھانا
آتش مخالفت کا دشوار ہوگا پوری صفائی کرلینا اور خیال
عداوت ہولکر کے دلسے نکالدینا مناسب ہے یہ ارادہ دلمین
کر کے ہولکر سے تنہا ملنے کا عزم کیا ہولکر کے مکان پر
آئے ہولکر کو اطلاع ہوئی اوسنے پوچھا کہ کس غرض
پر آئے ہین لوگون نے کہا ما فی الضمیر معلوم نہین
لیکن تنہا آنے سے سواے محبت وموافقت اور کچھہ
مفہوم نہین ہوتا تب اوسنے بلالیا امیر نے سامنے
جاکر کہا کہ مجھے تنہائی مین تمسے کچھہ کہنا ہے اوسنے
تخلیہ کیا امیر نے بقصد تصفیہ کمر بند ہولکر کا پکڑ کے سیدہے

ہمارتہ سے ری چہوٹی جو او من تہی
بدگمانی سے اپنے دلکی اسیوقت رفع کرلو یعنی اگر میرے
مار ڈالنے میں عروج و ترقی تمہاری متصور ہو تو اسوقت
نکر و حسرت نکال لو مجھے عذر نہین اور جو فقط
میرے مخالفون کے بہکانے سے تم اس خیال بیفایدہ مین
ہو تو مین اسوقت تمہین مار ڈالتا ہون ہولکر نے امیر سے
عذر کیا اور بسماجت کہا کہ مینے اپنا دل صاف کیا اب
ہرگز سر خلاف نہین آیندہ کبہی وہ معاملہ جو راہ دوستی
و موافقت سے دور ہو ظہور مین نہ آئیگا امیر مجھے ہمیشہ محکم
سمجہو امیر نے اوسے چہوڑا اور آپسمین صفائی باخلاص تمام
ہوئی دونون امیر خوشحال و را عتماد قرار دادباہم بر فاعبال
ہو بیٹھے حساد مایہ فساد اس مصالحے سے پشیمان و نادم
جب غبار مغائرت دلون سے دہل گئے امیر رخصت ہوکر

اپنے لشکر مین لیے ہولکر اندور مین رہا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین ہوا

مہاجی سیندہیہ کے متعلقون کا پونا سے طرف اوجین کے آنا ہولکر کے فریب سے لٹ جانا اور جانا پاس لکہوا کے چہوڑ کو تعاقب کرنا ہولکر کا مع امیر وا باجی محصور ہونا لکہوا کا قلعہ تہنا سہانو مین پہر پہنچنا دتیا کے قلعے مین واپس آنا امیر ہولکر کا

جب عورتین مہاجی سیندہیہ متوفی کی بسبب رنجش دولت راؤ سیندہیہ کے پونا سے نکلکر ساتہہ جمعیت بیس پچیس ہزار سوار وپیادہ کے اوجین مین آئین ہولکر اس بات کو مغتنمات سے سمجہکر دربردہ سلسلہ جنبان موافقت ہوا تدبیر تزویر اونسے ملاقات کی کہا کہ ہمارے نزدیک دولت راؤ سیندہیہ کا گزند

تی بڑا م نہین ہین اوسے قید تمہارے
کرونگا تم ریاست کے مالک ہو اوسے کیا پہنچتا ہے
وہ تمہاری اطاعت سے سرکشی کرتا ہے غرض ایسی
ہی چرب و شیرین گفتگو سے بائیونکا دل نرم کیا
وہ اسکی جانب سے بیخوف ہوگئین یہہ فکر مین رہا مگر اسکے
ساتھہ فوج کم تھی اور اونکی ہمراہ لشکر بہت لہذا مجال
نہ تھی اوسوقت امیر کو لکھا کہ ایک مصلحت درپیش ہے
تم جلد آکر شامل حال ہمارے ہو جاؤ اور اوسی زمانے
مین دولت راو نے ہولکر کو واسطے ساتھہ نہ دینے
بائیونکے لکھا تھا اسنے جواب دیا تھا کہ اگر تم کہو تو
انہین گرفتار کرکے بھیجدون یا کام انکا یہین تمام
کرون آیندہ ہر قول و قرار خیرخواہی و دوستی سے اونہین
اپنے طرف سے بیخوف کرچکا تھا الحمد للہ دنیا کیا جا ہے

ملر و فریب ہے کہ دنیا دار ا دہوکے مین
راحت کے واسطے کہ ایکدم کی نیند سے زیادہ نہیں
زور و دغا عمل مین لاتے ہین اور اس دشوار بدست آینده
اسان از کف رونده کی تحصیل مین کیسی کیسی محنتین اوٹھاتے
ہین علی الخصوص سرداران عظیم الشان دولتمند
ان کا تو کوئی وقت بے فکر تدبیر زیر و زبر نہین گذرتا
لاسیما امراء اس زمانے کے اگر عشر عشیر اوسکا خوف الٰہی
اور اندیشہ عقبے دلمین رکہین اعمال و اخلاق حسنہ کے
حصول مین سعی و کوشش کرین تو کیا کیا نعمتہا ے
بیزوال خداوند بیہمال غیب سے اونکو عطا فرماوے کے
کد و کوشش انجاح و وصول مقاصد دارین ظہور مین آئے
القصہ جب امیر صاحب کوچ کرکے قریب اوجین کے
پہنچے ہولکر نے دلمین سوچا کہ جسوقت یہان آجائین ا

اسیر صاحب قبول معاملۂ ما نحن فیہ سے عدول کرین تو بہتر
نہوگا لازم ہے کہ اونکے آنیسے پہلے مین انصرام احکام
کا کرون مہم مرجوعہ کو انجام دون چنانچہ اس ارادے کو دلمین
استحکام دیکر حالت غفلت و بیخبری مین ایک رات بائیونکی
فوج پر شبخون مارا تمام فوج اونکی متفرق و پریشان
ہوگئی بائیان چند خیرخواہونکے ساتھہ گھوڑون پر سوار ہوکر
بھاگین جاوده مین جاکر لکھوا نامی سردار سے کہ سیندہیہ
کیطرف سے ناظم اوس ضلع کا تہا پناہ خواہ ہوئین ہر
اقمشۂ لطیف و سامان نفیس جواہر گران بہا بائیو نکے
توشہ خانہ سے ہولکر نے پائے جب امیر اوجین مین تشریف
لائے اور اس حال پر آگاہی پاکر ہولکر سے ملے تو فرمایا
کہا کہ آفرین اس فتوت و جوانمردی پر جوان عورتونکے
ساتھہ آپنے کی ہولکر نے نادم ہوکر دم نہ مارا جب امیر نے

ہی کی تقریر چھیڑی تو اوسنے بہی انصاف شروع کیا
للہوا کدکور بائیان مزبور کو چہوڑ مین کہ ماسن دکہ ہے
آیا اور سوند ہواڑے کی راہ سے شجاع علپور پر آیا اوسوقت
لشکر امیر مظفر قریب شجاع علپور کے پڑا تہا امیر صاحب
غلام خانکو اپنے جگہہ چہوڑ کر ہولکر سے ملنے گئے تھے لکہوانے
جو یہہ حال سنا شجاع علپور سے غفلت مین لشکر نے لشکر پر
یورش کی لشکر مین بہاگڑ پڑی ہر چند دو چار جوانمردان
بانام و ننگ نے دلیرانہ جنگ کر کے دشمنون کو پشیمان و تنگ
کیا جوانی کی امنگ مین بانکپن کے ڈہنگ دکہائے
حریفون پر روز سیاہ لائے تیغہاے سبز کو سرخی خون
اعدا سے رنگ لیا خود بقاے نام نیک سے سرخرو ہوے
مگر مشہور مضمون ہے کہ ع چو لشکر ہمہ دل نہند بر گریز *
چہ سود ار یکے رو کند در ستیز آخر ما نعین قائمین جانین

فد۔ قزاقان سراپا زیان جی چور لیئے فوج اپنے
توپخانہ و اسباب نقد و جنس لشکر پر قبضہ کیا اتفاقات
حسنہ سے یہہ ہوا کہ اوسی رات امیر صاحب نے حال ابتری
لشکر خواب مین دیکھا علی الصباح مضطربانہ اوٹھکر ہولکر کے
پاس گئے واپسی کی رخصت چاہی اوسنے اضطرار کا سبب
تفسار کیا آپ نے خواب کا حال بیان کیا ہولکر نے
جا تمھین اولیا کا درجہ کب سے ملا جو ایسی باتین کرتے ہو
ابیزیا کہ اگرچہ اسرار غیب بلاریب اصلا کسی پر منکشف نہین
بجز علام الغیوب کوئی اونکا عالم نہین لیکن اللہ تعالے
نبیون کو وحی سے اولیا کو بالہام ہمسے عاجز بندونکو رویا سے
کوئی بات بتا دیتا ہے مینے اکثر اپنی خواب کی
آزمائی ہے ہولکر خاموش ہوا امیر نے پھر رخصت
مقام ترانہ پر آئے وہان صبحکو تفصیل احوال معلوم ہوئی

آگے جو بڑہے اکثر اہل لشکر حیران و پریشان امیر لشکر
سے ملے ماجرا عرض کیا تہوڑی دور جاکر دیکہا کہ خاص
خاص لوگ لشکر کے سراسیمہ و بیجو اس بہاگے آتے ہین تعاقب
مین دشمن ہین امیر نے یہہ بات معلوم کرکے اوسی جماعت
قلیل سے اعدا پر حملہ سخت کیا تعاقب سے روکا لحظہ بہر مقابلہ
رہا پہر تو صولت ہمت امیر سے دشمن ہزیمت پاکر بہاگے
جوانمرد نے پانچ کوس تک اونکا پیچہا کیا توپخانہ چہین لیا
کنارہ دریا پر پہنچکر کنارے پر خیمہ کردیا وہانسے ہولکر کو
کہلا بہیجا کہ مینے بارہا تمہاری کمک کی ہے جب بلایا ہے
فوراً پہنچا ہون اب مجہے ضرورت ہے تم جلد یہان آجاؤ
ہولکر سنتے ہی کوچ کرکے اوجین سے امیر صاحب کے
پاس آگیا اثناے جنگ میں بہی بسبب صدور حکم سیندہیہ
نسبت تدارک لکہوا کے اگرچہ شامل لشکر امیر دلاور ہوا تب

مع ہو وانباجی شاہجہان پور پہ پہنچے اوس شہر کا
ہ کیا جب لکھوا ننگ ہوا دریردہ امیر صاحب سے
ب جو ہوا پیغام دیا کہ اگر اسوقت مین یہانسے نہ مجھے
دوگے تو آیندہ آپکی رفاقت مین رہکر کار نما
ن کرونگا امیر نے التماس اوسکی قبول کی ہولکر سے
وہ بہی راضی ہو گیا لکھوا مطمئن ہو کر ایک رات وہان سے
گیا کہیچی واڑے کی طرف چلا ہولکر دلمین انباجی کی
فراری کا غم رکہتا تہا لیکن ظاہرداری سے اوسے
اور امیر صاحب کو بتعاقب لکھوا روانہ کیا آپ وہین مقیم رہا
یہہ دونون کوچ کرتی ہوئے اجگڈہ علاقہ اومٹواڑے مین
پہنچے وہان ہولکر کا خط آیا لکھا تہا کہ اب آپ آگے کوچ
ین بلکہ انباجی کو قابو مین کرکے یہان لے آئین یہ
صلاح امیر کو پسند نہ آئی مگر خیال کیا کہ اگر ہولکر کا کہا

نمانون تو وہ رنجیدہ ہو اور جو موافق او تحر
ں کرون تو اس سے بیروقی ہوتی ہے غرض یہ
انباجی سے کہلا بہیجا کہ تم میرے ساتھہ نرہو ایکدو منزل
آگے یا پیچہے ہوجاؤ انباجی مرد دانا تہا سمجہہ گیا کنارہ گیر ہو
امیر کوچ کرکے پاٹن پر پہنچے وہان ہولکر بہی آکر شامل ہوا
لکہواسو مین پہاڑ مین جاکر راجہ درجن سال اور راجہ جیسنگہ
کر اسیے ملا اونہین اپنا دمساز کرکے بالاراؤ کا محاصرہ ایسے
قافیہ تنگ کیا امیر مع ہولکر پاٹن سے کوچ کرکے اگہو گڈہ
پر آئے اس عرصے مین پیرو صاحب فرنگی حسب الحکم
دولت راؤ سیندہیہ واسطے تدارک لکہوا کے بالارا سے
اتفاق کرکے قلعہ سونڈہ متصل دتیا پر آپہنچا وہان را
جہتر سال سے موافقت کی اوسوقت مین ایکطرف سے
صاحب فرنگی اور ایک جانب سے بالاراؤ انباجی انگلیہ

غیرہ سردار علاقہ سیندہیہ قلعہ سوندہ پر متوجہ ہو و
مین جیتر سال مارا گیا لکھوا زخمی ہوکر وہان سے قلعۂ
دتیا مین گیا مگر اوسکے قلعے کے استحکام سے افواج سیندہیہ عاجز
ہو ہر ایک بجائے خود چلی گئی امیر مع ہولکر راگھوگڈھ سے
جاکر کے براہ سرونج طہار گڈہ پر پہنچے وہان مواضعات
سار سے زر معاملہ لیکر دستی اسباب مین تھے کہ کلوس صاحب
فرنگی ملازم سیندہیہ نے مع کمپو متصل سرونج کے پہنچکر
ڈیرہ کیا عامل سرونج نے خوفناک ہوکر اطلاع خدمت امیر
مین کی امیر نے سنتے ہی ہولکر سے رخصت ہوکر سرونج
کی طرف نہضت کی فرنگی مذکور طرف آرون کے چلا گیا
یہہ لوٹ کر پھر رفیق سے جا ملے وہان مشورہ ہوا کہ ذدونن
فوجونکا مجتمع ہونے مین ممکن نہین غرض بعد تفرجہات
امیر جانب سبا گر چلے اور وہان پہنچکر انبا جی کو تنگ کیا اوسنے

پھر راجہ ناگپور کو لکھا کہ پٹھانوں کی فوج اس ملک کی تخریب سے
باز نہین آتی ہماری اعانت پر جلد آنا لازم ہے راجہ ناگپور نے
فوج اپنی واسطے کمک راجہ ساگر کے بھیجی امیر نے
یہہ حال سنکر پیشقدمی کی دیوری کو جہاں علاقہ بندیل کھنڈ مین
پہنچکر مقابلہ کیا اوس فوج کو شکست دی لیکن وقت شام ہونے
سے اعدا مارے نکے ہیبت ہی سے بہاگے امیر مقام پر
واپس آئے چند روز وہان مقیم رہے ہولکر علحدہ ہوکر طرف
سونڈ ہواڑے کے گیا تہا اور وہان تحصیل مین مصروف رہا

بہیجنا دولت راو سیندہیہ کا بلونت راو بانگڑہ کو مع جورس صاحب بہادر بڑی فوج کے بمقابلہ جسونت راو ہولکر

دولت راو نے حال لٹجانے بائیوں کا سنکر لنیو جورس صاحب
کا اور بیس ہزار سوار پنڈارے باافسری بلونت راو بانگڑہ

مقرر

ـــکے تاکید سنکر روانہ کیا باگڑہ مذکور کوچ کرتا ہوا چھ
آیا ہولکر نے سنکر نظر بر کمی لشکر مقابلہ مناسب نسنجہا طرف
کہ شہر منڈیلسے ایکمنزل ہے کوچ کیا وہان اون
ویلنون سے جو دکن سے باگڑیکی کمک کو آتی تہین سامہنا
ہوا اونہین لوٹ مار کر ہولکر نے امیر کو لکہا کہ تمہارا آنا اسوقت
مین ضرور ہے اس عرصے مین دولت راؤ نے بعزیمت
ہولکر خود دکن سے حرکت کی دریاے نربدا پر آکر
ـــیاکے گہاٹ سے عبور چاہا پہلے توپخانہ اوتارا گیا
ہمت جنسی پر یورش کی لڑائی ہوئی چونکہ زنجیری گولہ
ـــنسے تہوڑی دیر مین بہت آدمی تلف ہوے ہولکر نے
موقع بنا کر طرح دی اندور مین آیا وہان سے مکرر
ـــی بہیجی امیر نے ایسے وقت مین سستی خلاف مروت

وفتوت سمجهکر اوسیوقت تنجا علیپور سے کوچ کرکے راہ مین
بمقام ترانہ بہیر کو چهوڑ آپ بعزم مقابلۂ بانگڑہ روانہ ہوے
اور یہہ سوچا کہ ہولکر کے آنے سے پہلے بعونہ تعالے
مین فتح حاصل کرون تو موجب اوسکی خوشدلی اور میری
ناموریکا ہو آخر یہہ عزم جزم کرکے قلت ہمرہان وکثرت دشمنان
پر خیال نکیا سر سواری فوج بانگڑہ کو صبح سے شام تک محصور کیا
شام کو فرودگاہ بنگاہ پر لوٹ آئے مخالف ہراسان
وخائف ہوکر رات کو چلدیے متصل اوجین کے پہنچے
امیر نے دوسرے روز سراغ پر تعاقب کیا قریب اوجین
جالیا جنگ وجدال کا ہنگامہ گرم ہوا ہولکر بہی حرب گاہ سے
قریب آپہنچا تہا ایک منزل پر سے توپونکا غریو سنکر حال پوچھا
جب ماجرا ئے مقابلۂ امیر وبانگڑہ سنا خوش ہوکے یلغار
کرتا امیر سے جلد آملا لشکر سوارہ وپیادہ کو دو غول کرکے

اور نصف سوارو ... ل ہمراہ امیر لیا مہاراج لیے
راُدہی سوارونکو اپنے ساتھہ رکھا پہلا کینو باسم افسر مسمی
دوسرا مہاراج ہولکر سے منسوب پہر بانگڑ یکی فوج کا
لسے قافیہ تنگ کیا اتفاق سے بہلین کینو کا دشمن
کینو سے مجادلہ ہوا اور غلبہ اعدا کو رہا تب بہلین نے امیر
نے باختہ حواس امیر کے پاس آکر مدد چاہی امیر دلیر نے
باقتضاے شجاعت مردانہ وجرأت دلاورانہ تہوڑے
اروسے فوج حریف پر حملہ کیا صفونکو چیر کے آب شمشیر سے
بہت دشمنون کو خاک ہلاک پر ڈالا مگر بندوقون کی باڑ سے
ڈر کر ہمراہیان امیر تہور نشان اکثر بوقت یورش کنارہ
ہوے تہے اسلیے امیر مارتے گراتے قلب لشکر اعدا
مین گہسکر اودہر نکل کے ہولکر کی فوج پر متوجہ ہوے
ہمراہیان مہاراج ہولکر لشکر اعدا سمجھکر فرار پر امادہ ہوے

ہولکر نے نشانہائے امیر پہچانکر فوج لی دلجمعی وتسلی
کہ یہہ امیر ہین تب سب قوی دل ہوئے امیر مہاراج
صلاح کرکے بالا بالا اپنے لشکر مین آئے اسحال مین ترشح
باران رحمت الٰہی شروع ہوا امیر نے تفاؤل خیر کرکے بلا
استقلال حملہ کیا چونکہ ٹہر چکی تہی اودہر سے مہاراج نے
بڑی ثبات قدمی سے یورش کی بازار مبازرت ومقا-
تلہ ایسا گرم ہوا کہ اعدائے فرومایہ داد دستد جان ونامہر
تاب آتش جانسوز نیزۂ امیر تہورتخمیر وشعلۂ آتش پیکر ہولکر
اثر دوزخ مین جلنے پر راضی ہوے باقی کشتی فراری ہوا
ہولکر بحرآتش جانسوز کارزار سے سلامت گذر گئے تفصیل
اجمال یہہ کہ جورس صاحب اور باتکرہ شکست پاکر کچہہ کچہہ
سواروں سے بہاگے شہراوجین مین گہسکر چہپے امیر
ومہاراج مظفر ومنصور سے بہت نقد وجنس ۔ ۔ ۔

بو نہ لہوڑے ہاتہی نقارے بان نشان غنیمت مین ہاتہہ
بر شہراوجین نے ضبطی لی ہمراہیان چورس صاحب
دوسو گورے فرنگی کئی سو کالے تلنگے اور سوار لڑائی مین مارے گئے
بہت زخمی ہوئے امیر و مہاراج چندروز وہان مقیم رہے یہہ ماجرا سنہ ۱۲۱۲ کا ہے

دولت راو بمقابلہ ہوللر سرجی راو وسدا شیو راو
ساتہہ دوبارہ فوج بہیجنا مقابلہ ہونا مقام اندور شکست پانا ہولکر کا

جب چورس فرنگی اور بانگڑہ امیر و مہاراج سے شکست فاش پاکر
دکن مین دولت راو کے پاس پہنچے حال اپنی تباہی اوجین
کی خرابی کا بیان کیا تو سنید یہہ مذکور سے غم و غصے سے
بیتاب ہوکر خود کوچ کیا دریاے نربدا پر آپہنچا قیاسًا معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ آنا سواو سکے آنے کے ہے جو ابہی بیان ہوچکا ہے
تو یون ہوا کہ اوسمرتبہ ہولکر طرح دیکر بطرف رزمگاہ امیر

و بانگڑہ چلا آیا دولت راؤ دار الریاست کو لوٹ گیا اب دیکھا
آیا بہرحال اس بار دولت راؤ نے کنارۂ نربدا سے کینو
نستر کیل صاحب وغیرہ تین کینو فرنگی افسرونکے ساتھہ اور
فوج حبشی سواران رسالہ و سواران پنڈارہ و فوج مرہٹی کہ سب
ستاون ہزار سوار و پیادے تھے بہمراہی کریم خان و جہنو جا
تحت نشان سرجی راؤ کہاٹکیہ اور سداشیو راؤ واسطے مقابلے
ہولکر کے آگے روانہ کیے یہہ لوگ دریا اوتر کے قریب اوجین
آئے ہولکر نے اصلاح امیر کہ دونوں اوجین مین تہے اپنے
کینو کو بنگاہ لشکر امیر اور اپنی فوج کی بہیر کے ساتھہ کر کے
طرف اندور کے روانہ کیا امیر صاحب کو پندرہ ہزار سوار مسلح
و منتخب دیکر مقدمۃ الجیش کر کے مواجہہ دشمن پر بہیجا خود بیس
ہزار سوار کے ساتھہ شہر مین رہا امیر صاحب اعدا سے مقابل
ہو کر ایک ہفتے تک جنگ قراولی کرتے رہے آخر قلت ہمراہان

دشمنان سے مراد نپایا مہاراج کو بھی بلالیا پھر دونون نے
حریف کا محاصرہ کیا بہت تنگ کردیا اور وہ ایسی
مین آگے بڑہتے آئے کہ دس کوس زمین پانچ روز مین
بمشکل وقت طے کر سکے جب ان دونون جوانمردون نے اعدا کا
بلا پیچہوڑا بلکہ وہ جانبری مشکل سمجہے تو رک گئے آخر فریقین
کر لڑنے لگے چونکہ وہ میدان لڑائی کے قابل تہا
اسپہ اتفاق ہوئی کہ فوج اعدا سے ایکطرف مہاراج سرگرم
رہو سے دوسری جانب امیر مصروف کارزار رہے اور
دونون لشکر و مین بسبب حائل ہونے جوار کے کہیتو نکے
مین کوس کا فاصلہ رہا ہنگام جنگ باہم ایک دوسرے کی
خبر نہی اوسوقت مہاراج کو سرجی راؤ اوسکے مقابل نے
دیکر مغلوب کیا توپخانہ لے لیا ادہر امیر نے اپنے
حریف کو عاجز کیا تہا لیکن خبر مغلوبی ہولکر سنکر

بتیاب ہوئے اور ہر چھپٹے ہر بزبان باہیل دہان
لڑے بحملات دلیرانہ وضربات رستمانہ دشمنونکو زیر کیا
پھیر لیا باوجود تلافی مافات ماجرائے گذشتہ پر افسوس
اپنے آگاہ نہونے پر متاسف ہوئے آیندہ ایسے جلسے
جلد اطلاع کرنے پر تاکید کی فی الواقع اگر امیر صاحب
جنگ اول وہان پہنچ جاتے تو دشمن مہاراج پر غلبہ نپاتے
اسواسطے کہ وہ لوگ پنڈارے تھے اونکو تاب مقابلہ
افغانان تہور نشان کہان الحاصل پانچ روز تک خوب لڑائی
رہی چھٹے روز ہولکر نے بصلاح امیر دونون بھیرونکو او
شہر اندور کے گیا آپ ایک غار گھرا کہ اسطرف شہر کے تھا
آگے بڑکے توپخانہ اوسپر جمایا خود پیچھے توپخانے کے
کھڑا ہوا امیر نے اپنے پندرہ ہزار سوارون سے دشمن کی
پشت پر جاکر جدال و قتال شروع کیا وہان سے

س پر تہا اوسوقت برانڈی صاحب فر
نے لنے سرجی راؤ سے کہا کہ امیر سے تم مقابلہ کرو تمام
ج سے اودہر گرم جنگ ہو مین تہوڑی فوج سے ہو
پر حملہ کرتا ہون اسکے توپخانہ لینا میرا کام ہے سرجی راؤ نے
قبول کیا برانڈی صاحب کو دو ہزار سوار کے ساتھہ ہولکر سے
لڑنیکا حکم دیا خود مع فوج باقی امیر صاحب کے مقابلے
مین رہا صبح سے پہر دن رہے تک توپ بندوق کی لڑائی
ہی چونکہ امیر و مہاراج کو تدبیر دشمن سے کچھہ خبر نتہی بنابران
امیر صاحب نے وقت زور دینے دشمن کے مہاراج سے کمک
چاہی وہ اپنی جگہہ ہرناتہہ جیلہ اور جسنا بہاؤ اور سیام راؤ
مارٹی کو چہوڑکر خود مع سواران ہمراہی امیر کی طرف آیا
برانڈی صاحب نے جو یہہ سنا کہ ہولکر اودہر گیا اوسکے لشکر مین
کاردان جنگ آزمودہ کوئی نرہا تو فوراً توپخانہ ہولکر

یورشس لی وہان ہو سنے پہنچا امیر حفاظت لو یہ
لیے ایدہر بہیجدیا یہہ جلد مین کل ۳۲۵ سوا تین سو سوار ہمرکاب بیگمخان
فکندہ اسطرف آئے اوسطرف سرجی راو کے ہمراہی ہو کر
تا آنکہ ہٹاکر پشت شہر پر متصل بنگاہ کر دیا یہان چونکہ مسافت
تین چار کوس کی طے کرنیمین دیر ہوئی بر مد
نکل کر قریب تہا کہ توپخانہ لے لے مگر امیر بہی نمازیک
گئے دشمن نے توپ کے چہڑکی باڑ ماری خاص سواریکا اسپ
سبکا نام برجی بہادر نام تین چار چہرے سے کہا کر ہلاک
صالح محمد خان ہمشیرہ زادہ امیر نے اپنا گہوڑا اپنے خال
فرخ اقبال کو دیا خود سوارسکے لیے ایک سلاحدار کا رہوار لیا
اس اوترسے نے چڑہنے مین جو امیر کو دیر ہوئی ہمراہی تباہی
مین آئے امیر کا مارا جانا یقین کرکے بہت پریشان ہوگئے
تہوڑے سے جو ثابت قدم تھے انکو دیکہکر ساتہہ ہو لیے

فقط امیر صاحب اور باقی ماندہ رفقا نے بڑی ہمت
لاوری کی توپ کے چہرے کا مینہ ایسا برس رہا تھا
حیات بنی آدم پر گویا اولے پڑتے تھے اگر اسفندیار
رویین تن یا رستم دیو فگن ہوتا بھاگنے کی راہ نپاتا لاچار ہی
تا حملہ کرینگے تو کیا مجال تھی ہر گولی چیرنگی مرغ جانکی پرواز کو
وبال تھی آخر اوس تہور منش نے یورش کر کے اعدا کو
پست کیا پینتیس توپین جواد نہو دن سنے توپخانہ مہاراج سے
لی تہین چہین لین پہر رات ہو جانے سے رک گئے ورنہ اوسیوقت
مخالفین کو بہگا دیتے بہیر کی تلاش مین تھے کہ
جو اسی فکر مین پہرتے تھے ملاقات ہوئی بعد اظہار ماجرا سے
فین و مبارکباد و سلامتی یہہ ٹہری کہ اب آرام کرین بعد قرار داد
صوابدید صبحکو دیکھا جائیگا اسمین معلوم ہوا کہ حریف متعاقب
آ رہین امیر جلادت تخمیر کو تاب نرہی پلٹ کر قضا سے مبرم

کیطرح اعدا پر کرے بہت دشمن موت کے سپرد کیے کرکے بقیۃ السیف
زندان رسوائی جاوید مین پابزنجیر تشہیر فرار گرفتار ہوے پہر شتاب
کوچ کرکے جام گانو پہنچے ایکہفتہ وہان مقیم رہے ایکرات
امیر صاحب مہاراج کے پاس گئے اور اونہین رنجیدہ پاکر حال
پوچہا مہاراج نے کہا ابتک دولت راو دکن مین تہا تو ہم اس
ملک مین گذر کرتے تہے فی الحال اوسکے آنیسے دست تصرف
کوتاہ ہوا آیندہ یہہ مشکل ہے کہ لشکر بے زر نہوگا دشمن سے
بے لشکر کون لڑیگا امیر صاحب بولے کہ نہین صاحب یہہ کیا
فکر کی بات ہے اس ضلع سے اب نکل چلو چند روز دشمن کو
طرح دو وقت درستی لشکر دیکہا جائیگا اور اضلاع مین تو روپیہ
گذارے کے لائق ہاتہہ آئیگا جواب دیا کہ اہل لشکر کب بے موجب لیے
ساتہہ دیتے ہین اسنے کہا ہم انتظام اسکام کا کرلیتے ہین
آخر وہان سے اوٹہکر لشکر مین آے لشکریونکو جمع کرکے

بہائیو جس کسی کو اپنے اہل عیال و آسایش و آرام کا خیال ہو
قت بخوشی ہمسے رخصت ہو اور جسے صحرا گردی و شت
ی منظور ہے ہمارے ساتھ رہے سب چار ناچار رفاقت
پر راضی ہو گئے عہد و پیمان کے وقت اکثر ثابت رہے بعض جدا
ہو ... دوسرے اطمینان پاکر فاتحہ خیر پڑہکر مہاراج کے
لشکر مین آئے یہان کے سب سپاہیونکو روبرو بلوایا وہی معاملہ
پیش آیا صبح کو دونون نے جانب رتلام کوچ کیا ایک مقام پر
پہنچکر اہل فوج کی بیدلی دیکہکر فی اسم ایکروپیہ امیر صاحب نے
دونون لشکر ونمین تقسیم کیا کئی روز یہہ معمول رہا ایکدن امیر نے
راج سے کہا کہ اب ہمارے پاس کچہہ نہین رہا تو کئی دن تک
مہاراج نے یومیہ بانٹا آگے بڑہکر ایک موضع علاقہ سیندہیہ کا
نقد و جنس سے مالا مال تہا لوٹا ہر طرحکا سامان بہت ہاتہہ آیا
آسودہ ہوئے جو لوگ رفاقت سے رہگئے تھے بعض

تقسیم ہو ئیہ سنکر بعض حصول غنیمت کی خبر پا کر آ ملے لشکر بمقدار
سابق مجتمع ہو گئے پہر رتلام کو لوٹا وہانسے بہی بہت نقد و جنس اور لونگ
الائچی مصری وغیرہ سپاہ کے ہاتہہ آئے اب لشکر مالا مال ہوے
وہان سے کوچ کر کے علاقہ جاورہ مین آئے یہان حجر بیگ والا
گنیو جو فسر کے ہمراہ پیرو صاحب سردار علاقہ سیدہ سے ملنے
جاتا تہا اتفاقیہ شہامت رام راو مارٹی اید ہر آ کر شامل لشکر ہو لگر ہوا مگر
فسر گنیو نے ساتہہ گنیو کا ندیا بعد چندے پہر دونون سردار اندور
مین آ گئے وہان بعلت دشواری گذارہ باہم مشورت کر کے
دونون گنیو سوار ونکو اندور مین چہوڑا خود پانسو سوار سے ان طرف
مہیسر کے کوچ کیا اس اثنا مین دولت راو نے پہر کریم خان
اور جہنو خان پنڈار ونکو امیر و مہاراج کے مقابلے مین بہیجا
وہ دونون اندور پر آئے فوج ہو لکر کا محاصرہ سے قافیہ تنگ کیا
چونکہ دونون سردار ونمین سے کوئی ساتہہ تمام سپاہ ہو۔

اندور کو چھوڑا سمرور کی گھاٹی پر کہ قلب و دشوار گذار جگہہ ہے
پتا ملی پنڈاروں نے وہان بہی فرصت نہ دی جب اہل لشکر
نہایت عاجز ہوے سپہدار کو خبر دی ایدہر سے امیر واسطے
تدارک پنڈاروں کے مقرر ہو سکو سوار ہزار پیادے بھیر کے لیکر مہیسر
سے چلے ابہی راہ مین تہے کہ پنڈارے بڑہکر آے مقابل ہوے
امیر نے پیادے ایک جگہہ چہوڑکر سوارون سمیت نہر حائل
کیا فوج کو بے اجازت لڑائی شروع کرنے سے منع کر دیا
ہمراہیان امیر بندوقین کو منتظر تہے جو وقت پنڈارے حملہ کر کے
قریب آگئے اوسوقت لشکریون نے بحکم افسر باڑ ماری ایک ہی باڑہ مین
بہت مارے گئے باقیماندہ بہاگے امیر صاحب مع ہمراہیان
اندور مین آگئے مہاراج مہیسر سے لوٹ کر آملے دو لوٹیو دنکو
جانب خاندیس روانہ کیا بہیر دنکو اندور مین چہوڑا خود امیر بخش
وامام بخش وقادر بخش پنڈار دنکو ساتہہ لیکر اوجین کی جانب چلے

اور پنڈاروں کو حکم دیا کہ تم و جدین پر جا کر سرداران پنڈارہ ملازم
سیندھیہ کو دہوکا دیکر اپنے ہمراہ لے آؤ پنڈاریا سے ملازم ہو لکر
کے گئے سواونٹ لشکر سیندھیہ کے جدائی سے کہیر لائے پنڈاریا
نوکر سیندھیہ کی یہہ تاب نہوئی کہ اونہون کو چھوڑالین من بعد
امیر و مہاراج اونٹونکو لیکر واپس اندور مین آئے پھر دہان سے
نہضت کرکے براہ دہار ورانجہر وجہالوہ دیولیا پرتاب گدہ سے
مواضعہ کرتے جاودہ نیماہیڑے مین پہرتے ہوئے
بڑے ناتہہ دوارے مین آئے وہان سے سرگردہ برہمنان جس سے
زرکثیر بزور لینے کا ارادہ تہا خبر آمد لشکر امیر و ہولکر سنکر پہلے
ہی بہاگ گیا تہا انہون سنے پہنچکر باقیماندہ برہمنونکو پکڑکے
پچاس ہزار روپیہ صدقات اندوختہ سے لیا اس عرصے
مین افواج سیندھیہ سوار و پیادہ مع کپنوی شیخ کلب علی
وکپنوی والس صاحب متعلقہ پیروصاحب لبسر کردگی بالاراؤ

وسد اشیو   یم خان و جھنو خان پنداره بمقابلہ
و مهاراج مامور ہو کر قریب آ پہنچین مهاراج امیر لڑائی
سب وقت پہنچکر شاہ پورے وغیرہ سے رزمعاملہ لیتے
مین آے ہین سکہ صاحب متعلق پیرو صاحب
ہیہ کیطرف سے منتظم ٹونک تہا خوف سے بہاگ کر چلیگئے
امیر و مهاراج سے نے ٹونک سے بہی نہضت کی براہ علیگڈہ
واندر گڈہ گہاٹہہ لاکیری اوترکے ایک گانو پر جا لنسے کوٹہ تین
میل سے ہین پہنچکر مواصعہ کیا فوج کو خرچ دیا چندروز وہان مقیم رہے
دشمن جو متعاقب آئی وہا لنسے چلکر پاٹن جیہڑہ راجگڈہ تینکے
معاملہ لیتے ہنڈیا گہاٹ سے اوترکے موضع کہرکون مین آئے
وہان کہیر سے دونون فوجونکو بلواکر ساتھہ لیا کہاٹہہ سونڈ ہوار سے
کے امیر صاحب نے قصد خاندیس اور مهاراج سے نے عزم
دور کیا یہہ واقعہ سنہ ۱۸ ۱۲ ہجری قدسی کا ہے

جانا مہاراج کا چاندور کو اور توجہ امیر تسخیر خاندیس و
دولت آباد مجادلہ ہونا سداشیوراؤ ملازم سیندھیہ سے

جبکہ دونون اختران برج دولت و اقبال نے عروج و شرف جلد جلد
ہو جانے مین خیال کیا تب مہاراج طرف چاندور گئے گرد وہانسے
آگے بڑہکر ناسک ترمک پرگنہ گنگا گداوری پر آباد دہات زر معاملہ
لیا پہر واپس آکر چاندور مین مقیم رہے امیر صاحب بعزم تسخیر
خاندیس مقام گاہ سے کوچ کرکے منزل بمنزل مالی گانو مین
پہنچے وہانسے معاملہ لیکر گہاٹے سے عبور کیا علاقہ انجور مین
آئے راجہ وہانکا جو ملقب انجور مشہور تہا پانچ چار ہزار پیادہ
و سوار ہمراہ لیکر بقصد جنگ مقابل ہوا امیر صاحب بسواری
فیل کہ پیکر حملہ آور ہوے تہوڑی دیر مین فتح پاکر دشمن کو
بہگاکر شہر سے بعد ضبط و فتح کرنیکے مال و متاع لیتے ہوے

چلے پر اوذ آباد سے مواضعہ لیا عنبر پر
باوجود اوسکے استحکام کے یورش دلیرانہ کرکے فتح کرلیا غنیمت
لیکر دیوگانو علاقہ نظام الملک لوٹا اس عرصے مین سداشیوراو
دولت راو سیندھیہ کا مع کیفیو شیخ کلب علی اور کیفیو والس صاحب
اور سواران پنڈارہ ہمراہی کریم خان وجہنو خان ساتھہ فوج
نظام الملک کے کہ شجاعت خان یا سبحان خان اوسکا افسر تہا
تعاقب مین آتے آتے امیر صاحب کے مقابلے مین آئے چونکہ
مہاراج اوسوقت مین وہان سے دس بارہ منزل پر تہے اور
لوئی کیفیو وغیرہ امیر صاحب کے ہمراہ نتہا مقابلہ لشکر عظیم کا
مصلحت سے بعید سمجہا گیا مجادلے سے طرح دی موضع جالنہ کو
لوٹ کر سمت عنبر معاودت کی بعد دو مقام مع بہیر وہان سے
کے قریب اورنگ آباد قصبہ واری سنگیور علاقہ رانجی
پیٹہ مین کہ کنارہ دریاے گوداوری پر واقع ہے پہنچکر خیمہ کیا

زر معاملہ وہان سے لیا ساکنان قصبۂ مذکور سے ایک شخص
نیک ظاہر مجہول الباطن حضور امیر مین بار پاکر خیر خواہانہ ملتمس ہوا
کہ یہان سے قریب ایک جگہہ بڑا دفینہ اور بہرا خزینہ ہے علم
اوسکے محل و نشان کا مجہے بزرگون سے سینہ بسینہ ہے اگر آپ
اوسمین سے کچہہ مجہے بھی عنایت کرین تو پتا بتا دون امیر نے خوش
ہوکر اوسکی شرط کو جزا ٹہرایا محمد شاہخان اور غلامی خان معتمدان
خاص کو بلایا مخبر کے قول کے امتحان کا حکم دیا دونون نے
اوسے ساتہہ لیا نشاندہی پر رہ سپر ہوے ایک ویرانے مین
پہنچے کسی سمت کی دیوار مین جو طاق تہا تلاشی اوسکے دیکہنے
کا مشتاق تہا جب اوسے پایا سردارونکو بتایا انہون نے
اوسکے اشارے سے طاق توڑوایا سامہنے دروازہ چہوٹا سا نظر آیا
وہان تاریکی کا اوجالا ظلمت کا بول بالا تہا حسب ایما ے
مومی شمعین کافوری و مومی روشن ہوئین اوسسے محل کے

سامہنے کا دروازہ پایا مقابل باب زینہ تہا اورچڑہنا اوسپر

گویا فتح الباب وفینہ تہا انتہاے زینہ اور دروازہ مقفل تہا

اوسے کھولا اندر جو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوٹھی ہے

نہایت نفیس سجی سجائی فرش چھت گیری جہاڑ فانوس سے

آراستہ لیکن اوسمین بجاے آدمی ہرطرف مٹکے مٹی کے

پختہ خام کیے ہوے رکھے تھے سب اونہین زر وسیم لعل ودر سے

پر سمجھے محمد شاہجہان نے ایک کو کھولا چاہا کہ ہاتہہ ڈالین

علامی خان نے کہ مرد دانشمند تہا رو کا گنج و مار کی معیت

یاد دلائی تب محمد شاہجہان کے دلمین یہہ بات آئی کہ ایک کرچھا

پرانا جو وہان پڑا تہا اوٹھا لیا اور بے تکلف مٹکے مین ڈالدیا

کرچھے کو بھر کر جو نکالا دیکھا کہ بجاے زر وسیم وجواہر سفید

انڈے چھوٹے چھوٹے مٹکے مین بہرے تھے محمد شاہجہان نے

جھنجلا کے کرچھا زمین پر مارا وہ انڈے ٹوٹ گئے اور ہر ایک مین

سے ایک بچہ سانپ کا کیچوے کی برابر نکلا یہہ ماجرا دیکھکر
سب متحیر ہوے لوٹ آئے امیر سے احوال مفصل کہدیا کچہہ انڈے
جو لے آئے تھے ٹوٹ گئے معاملہ دیکھا ہوا دکھا دیا امیر صاحب نے
پہر خیال اوسکا نکیا کیا عجب ہے کہ وہ زرتشتیونکا دخمہ ہو جہان سے
تراب مین کسی قسم کے کیڑونکے انڈے بن گئے ہون یا فی الحقیقت
خزانہ ہو مقدر نہونے سے یہہ حال ہوا غرض بہت باتین بن سکتی
ہین والعلم عند اللہ مع القصہ امیر صاحب وہان سے کوچ کرکے متصل
نگاسے گانوونکا متعلقہ پیشوا پہنچے کنارہ دریاے گوداوری پر
خیمہ کیا اوسطرف پرستشگاہ ہنود ہے اور باشندے وہانکے
مرفہ الحال و آسودہ چونکہ نے کشتی عبور دشوار تہا اور کشتی اوس
گہاٹ پر اسطرف نایاب مثل یایاب لہذا امیر نے یہہ تدبیر کی
کہ برہمنون کو یون آواز دلوائی کہ ہم پوجا کرنے بہیٹ چڑہانے
کو دور سے آئے ہین وہ خودمند لے پہیرے دام خدیعت

جیسے اُسکی ملنے سے اہل ثروت وہ دل بیزار ہو
یا حیلت و دغل کے جال مین مچھلی کی طرح پھنس جاتے
ہین گو سوا فلس داغہا حسرت زر و سیم اب یہہ بھی کچھہ نہین
دیتے مگر اپنا گوہر ایمان مفت برباد کرتے ہین غرض برہمنون
نے بھلے جواب دیا کہ تنہا آؤ کشتی بھیجین جب امیر نے
ایا کہ لشکر ہمراہ لانے سے کیا مطلب مین تنہا آتا ہون تو اون
بیچارون کمبختی کے مارون نے ایک کشتی ادہر بھیجی امیر
دو سو سپاہی مسلح سے پار گئے سب کشتیان قابو مین کر کے
ادہر بھیجدین باقی سپاہی بھی آگئے تب اوسجگہہ کو لوٹا زر معاملہ
بھی لیا نقد و جنس بہت ہاتھہ لگا بقیۃ التمثیل حضرات معتقدین
مذ رین بھی شرط عرض حال وقت خلوت و معائنہ کرامت
بجلوت سے ارادت کو مشروط کر کے ہنگام کشاد و بند سلاسل
حیل پکڑے ہی جاتے ہین قبلجات مرشدین ممدوحین نواب

امیرخان بہادر کیطرح وقت تاراج برہمنان صدقہ خوار اصلا
ترس نکھاکران رباخوارون ناحق سےانکو غارت ہی کرتے ہین
انجام بقاسے نام یامکافات آخرت جس صفت کے تہہ ہے مخفی
نہین اکاصل امیر دوتین روزاوسمقام پر مقیم رہے اونہین دنون
مین ناگوجی پنڈت اور نواب شہامت خان ملازمان ہولکر وہان
وارد ہوے پس مندیغماے بکہ تازان امیر کو غنیمت بارزہ سمجھکر
ان دونون سے لیا پہر امیر صاحب نے انکو ساتہہ لیکر وہان سے
کوچ کیا نرائن گڈہ پر کہ قلعہ مضبوط ہے پہنچے وقت ضرورت
اہل قلعہ جو باہر نکلے تھے خرید و فروخت اشیاے ضروریہ
منکر ہوے لشکری فساد پر آمادہ و مصر ہوے امیر صاحب نے
دو توپین لگاکر گولہ افگنی شروع کی قلعے والے بہاگے تہے مین
گہستے وقت قلعہ کشایان امیر بہی ساتہہ ہو گئے فرصت
دروازہ بند کرنے کی ندی قلعے مین گہسگئے اور فتح حاصل کی

سیحینے وہان سا
ساتھہ لین اور کوچ کیا راہ مین سداشیو بخشی
راو سیندہیہ سے جو دو کنپو فوج پنڈان
بین ہزار سوار کے ساتھہ آیا تہا مقابلہ ہوا اسنے
عالی کہندی کے طرف روانہ کیا سوارون سے
مشغول مقاتلہ ہوے جنگ قراولی کرتے پہیر کیجانب
سے چلے سداشیو چار گہڑی دن رہے تک گہیرے
رہا اسیر ایک ہزار تر رہے تہے سواران حریف نے
سبقت کر کے فوج ناگو پنڈت و نواب شہامت خان
کو شکست دی پہر مقابل امیر آے وقت جو تہا ملازمان امیر
سے نے دانستہ کہا ہمکو ناگوجی کی فوج نسمجہو اب مقام
لکرو گل دیکہا جاوے گا اون مغرورون سے لنے نمانا
فوج امیر پیچہی سے آگے رہے یہ دیکہکر فریدون

شکست نواب مغموم محزون و فتحیابی اقبال امیر جنگجو

وغیرہ چالیس ہاتھی دلیر لے گئے تمام لشکر کو پہونچے پنجاب
مغرور انکے تہور کی تاب نہ لا سکے ادہر سے نامردو
اور ہر امیر پر جا گرے وہ شیر بیشہ شجاعت کثرت اعدا سے
نہ اندیشہ ثابت قدم رہے فیل فشان کو بڑہا خود
بڑہے اعدا کو ہٹایا اسقدر دشمن ایک جوانمرد کی تیغ زنی
و نیزہ بازی سے عاجز آکر شکست پاکر بہاگ گئے مجبور
مین پریشان ہو کر بہت موت کے گہاٹ اوترے فوج
امیر متعاقب لشکر گاہ حریف تک گئے اونکے کنبو قلعہ
تا بندہ کر ہوشیار رہے امیر نے ارادہ کیا کہ اعدا کا راستہ
بہر محاصرہ بستہ کیجئے کسی وقت قابو پا کر بیخ
کنی کی دست کیجئے لیکن ملازمان امیر نے کہ
فتحیاب تہے آسایش خواہ ہوے امیر ناچار

بہت سین

حالی کہنہ ندی مین چہوڑکر جسبرسیع فوج
ن پر حملہ آور ہوے شام تک جہگڑہ
ہا فیصلہ نہوا شب کو دونون لشکر اپنے
مقام پر بحفاظت مقیم رہے اُوس رات
نواب امیر کو معلوم ہوا کہ مہاراج ہولکر نے
گنپوا ور سوار ان پنڈارہ سے چاند ور سے
اُدہر نہضت کی ایک منزل پر آگئے قوی
دل ہو کر امیر سے کہا مہاراج قریب
آگئے گہاٹے کا ضابطہ کرلین اعدا کو عبور
نہ کرنے دین اور مہاراج کے آتی ہی بالاتفاق
ر عدا اتمام کرین امیر کو اگرچہ یہہ صلاح
نہ تہی لیکن باصرار فوج ناچار قبول کرکے

مع جمی شہامت خان وغیرہ چیا
بندوبست کیا ایک جانب کا ضا
سپرد کیا دوسرے جانب کا ملازمان امیر خانی
اپنے ذمے لیا اوسوقت سداشیو نے وا
صاحب کے کنبو کو آگے روانہ کیا تہا فہ ناگو
نواب شہامت خان سے مقابل ہوا مغالطہ د
اولٹی طرف سے اگرا پنڈت اور نواب دو
ساتہہ ناتجربہ کار فوج تہی سنے مقاتلہ منہزم ہوے
فوج حریف بالا بالا پہاڑ پر قریب فوج امیر کے آئے
اور بار بار سنے لگے اعدا بلندی پہ تہے لشکر امیر نشیب
مین ادہر پاے ثبات کو لغزش ہوئی اُدہر دل
پر سہے قدم جمے دو تو پین گہاٹے مین لوٹ کر رہگئی
تیغ و اعدا باتہہ لگین اسی حال مین معہ فوج

مہاراج ہولکر آپہنچے دشمن سہمکر لوٹ گئے بخشی مع افواج
پونا کو واپس گیا دونون امیر بعد ملاقات خیمون مین اوترے

لشکرکشی کرنا مہاراج و امیر کا پونا پر بعزم جنگ سیندہیہ سے اور لڑنا پیشوا کا باعانت سیندہیہ ان دونون سے پہر شکست پاکر بہاگنا اوسکا اور تعاقب مین آنے امیر صاحب سے ڈرکر ملجانا انگریزون سے

جب بعد مشاورت صلاح دونون امرا کے اس بات پر
متفق ہوئی کہ پونا پر لشکرکشی کرین سیندہیہ کو جو سر
جرأت دکھائین تو دونون سنتے وہان سے کوچ کیا
راہ کے مواضعات سے معاملات کرتے پنڈل پور پر
پہنچے وہان اپنے کنبوون سے جو متعلق بائیون کے
تھے ملے اور اونہین ساتھ لیکر سپاہ جرار بناسکے

بنڈلپور سے کوچ کیا جہر جہیری پر کہ وہان سے نو بادس کوس ہے پہنچے وہان سے مہاراج ہولکر نے باجی راؤ پیشوا کو لکہا کہ مین اور سیندہیہ مراتب مین آپ کے یہان برابر ہین پہر کس خصوصیت سے آپ سیندہیہ کو دوست رکہتے ہین اور مجہے نہین چاہتے یہہ بات آئین سرداری سے بعید ہے دونون کو یکسان سمجہیے اور مجہمین اوس مین صلح کرا دیجیے ورنہ آپ الگ ہو جایے کیسا ساتہہ نہ دیجیے پہر ہم دونون آپسمین سمجہہ لینگے چونکہ پیشوا سیندہیہ سے محبت دلی والفت قلبی رکہتا تہا اوسنے کچہہ خیال اس بات کا نکیا ہولکر نے چند روز انتظار صدور جواب کرکے وہان سے کوچ کر دیا شہر نربت پر پہنچا وہان سے پہر دوبارہ وہی مضمون پیشوا کو لکہہ بہیجا اوسنے کچہہ اوسکی تحریر پر التفات نکیا بلکہ بعزم رزم مقابل ہوا

فوج پیادہ و سوار سے پیشوا آیا ستر ہزار لشکری
امیر و ہولکر بڑہے طرفین سے صفوف جنگ
آراستہ ہوئین ہرادلون کی آواز سے ہمتین جرأتین
بڑہین شور و غوغا ہر سو سے ایسا ملبند ہوا کہ ترک فلک کے
ہوش اوڑ گئے زمین تہرائی آسمان سہمکر تہم گیا تو پون کا
دہوان نقارہ و کوس کا غلغلہ گنبد دوار مین گہٹ گیا
زمین معرکہ کرہ ہو گئے سے تہے دہوئین اور غبار سے تیاریکی
چہائی تہی کہ خویش و بیگانے مین فرق نظر نہ آتا تہا گرد باد
سے روز روشن شب دیجور کا نمونہ تہا تیر و خدنگ مانند
باران کمال کثرت سے برستے تہے توپ و رہکلہ رعد کیطرح گرجتے
تہے سیف آبدار یا د برق درخشان سے دیکر جنبۂ حیات پر چشمک
زنی کرتی تہی عروس جنگ مرہم تیر و خدنگ زخم اجسام دلاوروں
کا تہا برابری برابر سے جہانکتی تہی غالبی مغلوبی سے رکتی تہی کسی

رف بندوقسے لڑائی ہوئی لسی جانب جنگ تیغ و خنجر رہی طرفین سے
ہزارون کشتہ و خستہ ہوئے شام کو دونون لشکر جدا ہوگئے فردد،
ت سے غلبہ یکو نہوا شب کو ندماے مہاراج نے عرض کیا کہ ہمیشہ لڑائیو مین فتح
اسکے نام ہوتی ہے خدا کی عنایت سے وہی مدام نیکنام رہتے ہین اس
لڑائی مین آپ ایسے کام کیجیے کہ ظفر آپکے نام ہو ہمت و شجاعت کا ڈنکا
بجے پیشوا کو بھی لیاقت آپکی معلوم ہو جائے ہولکر نے اس صلاح کو
پسند کرکے تدبیرون کی کہ کنپو متعلقہ فتح سنگہ اور کنپو ے خاص و نواب
تہامت خان اونا گوجی پنڈت اور سواران پنڈارہ کو میمنہ پر جما دیا ان
ہمراہی امیر صاحب کو باقی لشکر کے ساتہ میسرہ پر کہڑا کیا
خود مع امیر صاحب ہاتہی پر سوار ہوکر رسالہ خاص و سواران
یکہ کو ساتہ لیکر قلب لشکر مین مستقر ہوے پیشوا نے بھی مقابل مین
ح کی صف بندی کی کنپو شیخ کلب علی و وال صاحب کو توپخانہ خاص کے
ساتہ مقدمۃ الجیش کیا تقسیم فوج خود و سپاہ سیندہیہ سے جرنغار برنغار

معدمتہ ا توپو درابیو

برہمن ایدہر سے بہی حکم ہوا کہ میمنہ و میسرہ سے یم

ل کرین غرض لڑائی ہونے لگی فتح سنگہ

جو آگے بڑہے تھے مہاراج سے عرض کرائی کہ ہم فوج

یف پر چہرہ توپ کا مارتے ہین آپ آواز سنتے ہی

ی جانب سے سپاہ حریف پر حملہ کرنا غالباً فتح ہمارے

جائیگی مہاراج نے قبول کیا مگر ملازمان مذکورہ مہاراج

رونا آزمودہ کارزار تھے کہ پلے کا خیال نکیا دور سے

یف پر چہرا مارا وہ کچہ کارگر نہوا انہون نے حملہ کیا توپونکا

دوسریطرف سے سرداران ہولکر ہرناتہہ نجیب خان

ن جیتا بہاؤ بہو آئی شنکر دغیرہم نے بہی یورش

تسکین و قرار سے ز دیا کران لشکرون پر

او نیر گرے تھے سنبہالکر بار چہرکی ماری

م بہرمین سب

پریشان ہوے اکثر ہمراہیان امیر بھی او

ین خلاف روش قدیم رہ سپار فرار

تعاقب کیا بہر بعض کو پاکر مار لیا یہہ حال دیکھکر امیر کو تاب

ضبط نرہی گھوڑے پر سوار ہوے تیغ خونریز قبضے

پر آئے بنیڈی توپ نکے گولے مارنے کا حکم دیا گولونکے

فوج دشمن تعاقب سے رکی نہاراج کو اوس پریشانی سے

نجات ملی امیر صاحب نے جمشید خان وغیرہ دلاوران ہمراہی کے

ساتھ سے آگے بڑہکر ہو لکر سے ملاقات کی اور یہ صلاح دی کہ تم او

طرف سے حریف پر حملہ کرو مین سامنے سے یورش کرتا ،

مہاراج سنے پذیر اکر کے فوج دشمن پر جو متعاقب آئی

سے حملہ کیا اور داد مردانگی و دلیری دیگر اعدا کو در

ہم کر دیا امیر صاحب نے جو مع رفقا حسب وعدہ حز

گھوڑے اوٹھائے اتفاق سے ایک نہر درمیان مین آگئی
ہرچند پایاب تھی تاہم عبور مین دیر ہوئی دشمنون نے فرصت
دموقع پاکر چیرہ توپ کا مارنا شروع کیا اسپ سواری امیر
ہلاک ہوا امیر کمال استقلال سے اوٹھکر گھوڑا کسی ہمراہی کا لیکر
اوسپر سوار ہوے لیکن ہمراہیون سنے جو امیر صاحب کو مع ہوا
گرتا دیکھا بیچارے یہ سمجھے کہ امیر صاحب شہید ہوے نادان نرم
دل لوگ متفرق و پریشان ہو گئے جمشید خان وغیرہ آزمودہ کار
آدمی ہولکر کے ساتھہ ہو لیے ہولکر سنے جو اونکے ساتھہ امیر کو
ندیکھا حال پوچھا اونہون سنے مصلحتاً کہدیا کہ ایسے ہنگامے
مین ہمین خبر نہین ہولکر نے کہا خیر لیکن اب تم سب جنگ مین
بدل وجان سے کرو اوس وقت پانچہزار سوار وہان جمع ہو گئے
تھے مہاراج کے کہنے سے سبکی ہمتین بڑہگئین یکبارگی مہاراج
کے ساتھہ اعدا پر سخت حملہ کیا اور ایسی جانفشانی

وجفاکشی کی کہ دشمن ہزیمت پاکر بھاگے مہاراج نے ایک
میل تک تعاقب کیا ۔ جنگ مین جانبہ جو کھیلا وہی بازی جیتا ٭
جو لڑا ہار کے میدان سے نہ لوٹا جیتا ٭ جسوقت لشکر ہولکر متعاقب
فوج اعدا پر بڑہا دو پلٹنین اونکی طرف کی جو الگ کھڑی تہین
اونہون نے گولے مار کر تعاقب سے روکا ہولکر نے تدارک اونکا
مقدم مناسب سمجھکر ادہر توجہ کی اور اگر ایسا نکرتے فتح مبدل بشکست
ہوجاتی دوبارہ مہاراج ایسے لڑے کہ باید وشاید ہرچند پلٹن والون نے
باڑ چہرکی بہی ماری لیکن حملہ انکا نہ رکا اور اول جس سوار نے بڑہکر
توپ بند کی مہاراج تہے ۔ سپہبد نیست سزاوار ملک ولشکر و
جاہ ٭ کہ بر عدو نرسد پیشتر ز فوج بجنگ ٭ چند گولہ انداز توپین
چہوڑکر مہاراج پر آئے جوانمرد نے ایک کو نیزے سے گرایا دوسرا
جہلاکر آیا شمشیر حوالے کی ایک مرد دلاور منیر خان نامی ملازم
امیر نے چستی سے آگے بڑہکر تلوار کے وار مین اوسے مار لیا

جرأت و ۔۔۔ ش ہو ۔۔۔ ڑ ہے

۔۔لے مغلوب ہوکر ہٹے اسی عرصہ میں امیر بھی سلطنہ معدود

۔۔ل نہر سے نکلکر آپہنچے اور پانسو سوار ان باکروں کے بھی

جو نہر کے کنارے وراس صاحب اور شیخ کلب علی کے

۔۔ مقابل کھڑے تھے اور یہی اول فوج مہاراج پر حملہ

ور ہوئی تھی بڑی دلیری سے یورش کی دو سوار فوج حریف

سے آگے بڑھکر دلیرانہ مقابل امیر ہوئے امیر انکے طعن وضرب

و۔۔کتے تھے اور جب انپر وار کرنا چاہتے وہ ہٹکر صفیں سے چلے

۔۔ اگر کسیوقت ٹھہرتے بھی تو امیر کے نیزہ و شمشیر

ہ وخود پر کارگر نہوتے اسی اثنا میں بخشی اعظم خان جو لاکھ رو۔

پاتے تھے امیر کے روبرو آئے امیر نے لکھا کیا،

۔۔ہرہ تمہیں اسلئے دیتے ہیں کہ ایسے مہلکہ عظیم

۔۔ی کریں اور تماشا دیکھو اعظم خان ایک دلاور جو

تہا اوسے یہ سنکر تاب نرہی نشۂ غیرت سے سرخوش ہوکر
مستانہ اون دونو سوار و تیر جہکا ایک پر تلوار کا ایسا وار کیا
کہ مثل سایہ زمین پر گرا دیا دوسرا احرمت نامی پٹہان ہمراہی امیر کو
زخمی کرکے امیر کے مقابلے مین آیا تہا بخشی اعظم خان نے اسے
بہی آلیا امیر نے اشارہ کیا کہ تم اسکے مقابل ہوکر اسے مغالطہ
دو اسکی پشت پر جو جگہہ زرہ سے خالی ہے مین وہان نیزہ
مارونگا بخشی نے اوسے اپنی طرف متوجہ کیا امیر نے کمر پہ
نیزہ لگا کر اوٹہا لیا آن دونون سوارون کے مارے جانے
سے سواران بانگڑی بددل ہوے بہاگے انکے بہاگتے ہی
والس صاحب اور شیخ کلب علی فسران کمپنو جو لشکر مہاراج
سے لڑرہے تھے متفرق و پریشان ہوے اسوقت جو لوگ
لشکر مہاراج و امیر سے جدا ہوکر جابجا کہڑے تھے دشمنان
شکست یافتہ پر لوٹ پڑے والس صاحب کا سر کاٹ لیا

نا پر پہر ... در مہاراج اپمین مبارکباد دیتے ہوے
مہاراج کے ہاتہہ مین ایک زخم لگا تہا اسب بے نے سپاہیے
گہوڑ لیسے اوتار کر ہاتہی پر سوار کیا مہاراج نے امیر سے
سرمینت باجی راؤ پیشوہ پچیس ہزار سوار کے ساتہہ مندر
ماراہنی کے پاس پہاڑ کے نیچے کہڑا ہے اپنے لشکر والے
غرے مین غافل پونا کے لوٹنے مین مشغوف ہین
اسوقتین پیشوا اپنے ہمراہیون سے ہمپر حملہ کرسے بڑی
آپڑے اور فتح میدان شکست ہوجاوے بہتر مناسب
کہ بڑی توپ نگے کو لے انپر مارین امیر کو یہ را ے
اج کی پسند آئی کمنیو کی توپ نگے کو لے پیشوا پر مار
لنے متعاقب لے اوسجگہہ سے ہنگرا وسطرف پونا کے
نگے گہاٹے پر جو یہان سے پانچ کوس تہا خیمہ زن ہو
اس اتفاق کو تائیدات غیبی سے سمجھکر مع امیر

داخل شہر ہو ا ۔ عمارت و شہر سے رو
اور ہر کوچے مین معتمد محافظ مقرر کردیے کہ غارتگر دن
تاراج سے منع کرین اوسدن صبح سے لڑائی شر
تہی اور پہر دن چڑہے امیر و مہاراج با فتح و اقبال د
پونا ہوے مہاراج نے اوسی دن چند معتمد پنڈتونکو
خواہی اور سمجہا کر اپنے پیشوا کے بہیجا پایا کہ پیشوا اسطہر
ہور پونا مین آجاوین اور مجہسے دل صاف کرلین مگر پیشوا
یہہ خیال نکیا مہاراج کیطرف سے فریب کا ایسا یقین تہا
ہرگز دغا دار یکا گمان بہی نکیا اسکے نام ایک رقعہ لکہا
ر تم عہد و پیمان کرو تو مجہسے پونا مین آنا قبول ہے ا
قعہ سے اگاہی پاکر رقعہ لیے ہوے !
بس چلے آے اسوقت مہاراج ہاتہ کے زخم پر
امیر نے ہم پہلو بیٹہکر رقعہ دکہایا مہاراج نے

عہد وپیمان پیشوا یہان بلا

تت مصالحت سرپنت ایک کروڑ روپیے کا ملک بندیل کھنڈ
علیحدہ دلاونگا امت راو نے لکھا اگر پیشوا میرے واسطے
مین اوسکا شریک حال رہونگا کوئی اوس سے دغا نکرسکیگا
راج نے لکھا معاملات ریاست وامارت مین فریب ودغا لازم
مہاراجہ نے یہ بات قبول نکی اور رقعے کی پشت پر لکھدیا
تمہارے انکے خانگی معاملات مین ہم غیر آدمیونکو دخل دینا
سب نہین پیشوا نے مغز سخن کو پاکر قلعہ ماڈہ پر چلے جانیکا
ادہ کیا اکثر افواج کو جوابدیا کل نوہزار سوار بارگیری اور اٹھارہ
ر پیادے بندوقچی دکھنی ہمراہ لیکر قلعہ ماڈہ پر کہ کوہستان
کوکن مین قریب دریائے شور واقع ہے فلک مستحکم قلعہ
چلاگیا چار ہزار پیادے پہاڑونکی گھاٹیون کے بندوبست
سداہ کے واسطے ا دشوار گزار راہون متعد دسے

آپ باقی فوج کے ساتھ قلعے مین مصئون ہو بیٹھا مہاجن
اسطرف سے مطمئن ہوکر امیر کو واسطے لے آنے امرت راؤ
ولیعہد سرینت رگہناتہہ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعۂ جنیر
چار منزل پر پونا سے ہے استقامت پذیر تہا بہیجا اسنے مہد
مسند نشین پونا کر دینے پر ایک کرور روپیے کا ملک اور دو
روپیے نقد دینے کا عہد کیا تہا امیر مہاراج کی خاطر سے اورا
لحاظ سے بہی کہ امرت راؤ کو نے واسطہ امیر مہاراج
منظور تہا جنیر گئے اور امرت راؤ کو ہمراہ لے آئے امیر و مہاج
کی صوابدید سے وہ مسند نشین ہوا کلوس صاحب سفیر دولت
حاضر باش پونا نے باجی راو پیشوا کے عزل اور امرت راؤ
نصب کو کہ خلاف رضائے انگریزان تہا پسند نکیا دلگیر
ہوکر رخصت چاہی امرت راؤ نے رخصت منظور کی ا
گیا اور کہا کہ ہرگز کلوس صاحب کو رخصت ندینا ورنہ یہ برعایت

بی راو اعراج نیزین او امدادو اور میر ں پر
ستہ راؤ نے نمانا چاہا کہ خلعت مقررہ دیگر کلوس صاحب کو
کرے امیر نے کہا اگر میری صلاح مانوگے مین کلوس صاحب
یہان سے نکلنے ندونگا ناچار کلوس صاحب کی رخصت
ملتوی رکھی گئی پھر امرت راؤ نے ملک و مال معہودہ سے کردینے
مہاراج کو دیکر کہا کہ جبتک باجی راؤ قلعہ ماڑا پر ہے میر سندنشینی
ن اور مجھے اطمینان کلی حاصل نہین تم اس خلش کو دور
دو اور باقی ملک و مال مقررہ لو مہاراج متردد ہوئے چاہا کہ اس
امیر کو بھیجون ظاہر نکر سکے بلکہ امیر سے کہا کہ تم یہان
مین حسب ایماے امرت راؤ یا باجی راؤ کو گرفتار کر لاتا ہون
ماڑو سے قلعے سے نکالکر آوارہ دشت ادبار کرتا ہون امیر اوسکا
الضمیر سمجھگئے کہا اسکام کو انجام دینے میں مجھے عذر نہین
خود جاتا مگر اسوقت مین کہ میرے لشکر والے دھرنے اور

بلوسے پرآمادہ ہو ۔ صحیح نہ ۔ ون اوداسین نندن ۔
نہین سکتا مہاراج نے باکراہ کہا کہ نہین مین جاؤنگا
خیال کیا کہ اب اگر مین نہین جاتا مہاراج کو گمان ہوگا کہ یہ
مہم اور دشواری کار سے ڈرگئے تکلیف کے خوف سے پہلو
تہین خود اودہر جانے پر آمادہ ہوسے امیر کے ہمراہیون کو یہ
خیال تہا کہ امیر نے خفیہ مہاراج سے روپیہ لیلیا ہے ہمین
نہین دیتے اوراسی وہم مین سب دہر سنے پر آمادہ ہوے تہے
رفاقت پر راضی نہوسے امیر ناچار ایک ہزار سوار اور چار سو
پیادون سے جو رفیق رہے تہے کوچ کرکے اوس مقام پر
جہان باجی راؤ پیشوا شکست پاکر جا پڑا تہا ٹہرے دوسرے
دن وہان سے نہضت کرکے دشوار گزار راہ جہاڑیان گہاٹیان
بمشکل پیادہ طے کرتے ہوے اوس قلعے کے قریب جو پہاڑ پر
واقع ہے پہنچے وہان باجی راؤ کے ہندو قچی سدا ہر متعین تہے

ن ڈیرہ دیا اور بولو راہ میہ تلاش
دیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ بعض ہمراہی ایک بوڑھے روستائی کو
امیر نے اوس سے رستہ پوچھا اوسنے انکار کیا کہا
تک پہنچنا سخت مشکل ہے سوا اس راہ کے جو سامنے
ئی راستہ ایسا نہین جب سے کشود کار متصور ہو امیر نے
او نادان مین حاجی راد کا خیر خواہ ہون اوسے یہان سے
نگا ہونا مین اطمینان سے بٹھاؤن گا اگر تو مجھے قریب و سہل
رراہ بتا دیگا سو اسے خوشنود سے مزلج سو روپیے ابھی انعام
وہ بوڑھا جوانمرد کے قریب مین آگیا بولا یہان سے
سمت کو ایک گھاٹی کوس بھر ہے اوس سے قلعے
ار استہ ہے مگر قصر مسافت کے ساتھہ طول مشقت
ہے پیادے درختون کی شاخونکے سہارے جا سکتے
ہمسر نے کہا ہمارا جل اسمین ہمت پر سہارا ہے بفضل

دنیا خبر بیت پہنچی یہ لشکر جا بسو مبندو وسطر
سے کہدیا اسیوقت اوس گھاٹی گزر جاؤ اور چھپ کر
قلعے پر جا پہنچنا صبح مین یہانسے دشمنونکے مغالطہ دینے کو
مارون گا اعدا ادہر متوجہ ہونگے تم چار غول ہوکر قلعے پر
اور باڑ مین مارنا الغرض وہ لوگ اوسیوقت قریب شام او
گھاٹی سے گزر کر چھپ رہے رات کو قلعے کے نیچے پہنچکر
مین بیٹھے صبح کو اوسیطور پر امیر نے مغالطہ دیا دلاو
نے کمین گاہ سے نکلکر قلعے والون پر حملہ کیا پیہم باڑ مین مار
محافظین قلعہ وراہ ایکدم مین بھاگے قلعہ وشعاب راہ پر
ہوا دوسرے روز آگے بڑہنے کا ارادہ کیا تہا کہ یسنجے راؤ
مضطر ہوکر با جملہ متعلقان وجمعیت قلیل قلعہ مالہ
نکلکر قلعہ سرنگ درگ کو جو جزیرے مین مضبوط و
ہے چلا گیا تمام افواج پیادہ و سوار کو جواب دیگیا اتہار

ہزار پیادے تو قلعے سے نکلکر پہاڑون مین پہیل گئے
سوار بیچارے بہاگ نسکے قلعہ بند رہے امیر وہ دشوار گذار راہ
طے کر کے قلعہ ماڈہ کے قریب آپہنچے شمشیر بہادر پسر علی بہادر
جو سوارون مین قلعہ بند تھے امیر سے امان خواہ ہوئے
لکھہ بہیجا کہ میرے باپ سے آپکا اتحاد ہے اگر دوستی کی رعایت
سے مہربانی کر کے مجھے یہان سے نکل جانے دو بڑا کرم ہو
امیر خدا سے چاہتے تھے کہ اس سخت مقام مین بدل فوج
کو لڑنا نہ پڑے جواب دیا کہ بیشک مجھے تمہاری رعایت منظور ہے
تم بآرام تمام قلعے سے نکل جاؤ بلکہ اپنے اقربا احبا کو مع نقد و جنس
ہمراہ لیجاؤ کوئی متعرض نہوگا شمشیر بہادر خوش ہو کر اکثر
سوارونکے ساتھہ قلعے سے نکل گئے اور وہ سنگین ڈہر بے منت
و محنت ہاتھہ آیا امیر مندرہ روز تک بفیروزی و خوشی اوس
قلعے مین رہے باجی راو کو لکھہ بہیجا کہ اگر مرضی ہو مین تمہیں اپنے

ساتھ پیلون اور مہاراج ہولکر سے صفائی کرا دون باجی راؤ
نے رقعہ چاک کرکے جواب دیا کہ اب مین وہ فکر کرتا ہون کہ نہ
ملک نہ مجھسے ملے نہ تمہین یہ کہکر متعلقون کو وہان چھوڑا تنہا بسواری
جہاز بسئی مین جو قریب بمبئی ہے جرنیل ولسلی صاحب فرنگی
کے پاس پہنچا یہان کلوسس صاحب بھی آگیا تھا اسلیے کہ اوسکو
قلعہ ماڑہ کو جانے سے اسے فرصت ملگئی امرت راؤ سے رخصت
لیکر یہان آگیا باجی راؤ نے کلوسس صاحب کے واسطے سے
کہ یہ اوسکے دوست تھے سوال جواب کیے رکھنا تھہ راؤ بیٹوا نے
جو جو آئین انگریزیکو لکھدی تھی از سر نو وہ دینا قبول کرکے
فوج انگریزی کمک پر لیکر متوجہ پونا ہوا امیر سنگھ نے یہ حال سنکر
باجی راؤ کے متعلقون کو لکھ بھیجا کہ آجکل باجی راؤ کے دماغ
مین خلل ہوگیا ہے تم کیون اوسکی واہی کے ساتھ تباہی
مین رہو تم میرے ساتھ چلو مین تمہین پونا مین آرام سے رکھونگا

ادھان دار سے ہمارا کمپان ربلیٹن ہمراہ تھا ان باجی راؤ خوش ہوکر اس کے ساتھ باطمینان پونا مین آگئے امیر ایک مہینے تک پونا مین مقیم رہے محمد شاہ خان کو کہ ایک پلٹن کے ساتھ ملازمت امیر مین وا دخیر خواہی و جانفشانی دیتے تھے خلعت فیل و پالکی خطاب کرنیل سے سربلند کیا ایک لاکھ روپیہ نقد خرچ کو دیکر کمپنو کی بھرتی کا حکم دیا جو تو پین پونا سے لی تہین انہین عنایت کین مہاراج نے جو دو کرور روپیے امرت راؤ سے ٹھہرائے تھے چاہتے تھے کہ تنہا خورد برد کرین انگریز کو کچھہ ندین اس خیال سے امیر کو مہم مرج پر بہیجا آپ روپیہ وصول کرنے کو پونا مین امرت راؤ کے پاس رہے اس عرصے مین سنا کہ باجی راؤ نے اسلی صاحب کو بائیس پلٹنون سے اپنی کمک کے لیئے بسبئی سے اسطرف روانہ ہوا اور دولت راؤ سیندھیہ گھوجی گھوسلا سرداران علاقہ پیشوا بڑی بڑی فوجونکے ساتھہ

مالوے سے اوسکی امداد کو آتی ہین مہاراج ہولکر نے انتی
فوجون کے مقابلے مین رہنا مناسب نجانا جلد جلد جو ہو سکا
امرت راؤ سے کچھ روپیہ وصول کیا اور پونا سے نکلکر اورنگ آباد
کو گئے یہ واقعات سنہ ۱۲ ہجری نبوی کے تھے ÷

امیر کا مرچ کوا ور مہاراج ہولکر کا جانب اورنگ آباد جانا پہر امیر و مہاراج کا اورنگ آباد مین ملنا وہان امیر کا ٹہرنا آخر چاندور مین مہاراج سے جا ملنا

جسوقت امیر نے پونا سے نکلکر مرچ اور منگل پٹر سے کیطرف
کوچ کیا افسران فوج سے نواب شہامت خان ناگوجی نیہہ فتح سنگھ
مانیا کرنل محمد شاہ خان صاحبان کیتو امام بخش قادر بخش
پنڈارے فتح خان نیازی احمد خان کریا کا نودولے گھوڑ
بڑا بانگڑی رسالہ داران وغیرہ اسی ہزار سوار وپیادہ کے
ساتھہ ہمرکاب تھے بغرض تہر جہری کی راہ سے بدان مین

پہنچا اسی پر لوٹ از نقد و جنس بہت حاصل لیا

وہان سے سنگہولا پر پہنچکر دو پہر رہے آخر اوسدن وہان
مقام کیا دوسرے روز فتح پائی وہان سے کوچ کر کے
منگل بیڑے پر پہنچے وہانکا قلعہ مضبوط تہا تمام دن لڑنے سے کچھہ کام
نہ نکلا آخر وہانکے قلعدار نے رجوع کیا معاملہ دیا مرچ گئے
قلعدار نے وہین سے زر معاملہ بہیجکر جان بچائی رحیم بیگ
اور محب اللہ خان لنگ جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے
گئے تہے فائز المرام داخل عسکر فیروزی اثر ہوے
اسی حالمین واسلی صاحب فرنگی جو لبمئی سے بائیس پلٹنین
لیکر بلنجے راو کی کمک کو آیا تہا قریب آپہنچا اور نظام علیخان
نواب حیدرآباد کی فوج بہی اپنی سرحد پر آگئی شبانہ روز
جنگ قراولی لشکر اسے سر ہونے لگی دولت اوسیدہ
تین کنیو اسی ہزار سوار ہمرکاب لیکر اور رگہوجی گہوسلا ایک کنیچ

ربہت سواروں ساتھہ و یہ سے

ضلع برہانپور مین آگئے مہاراج ہولکر نے یہ حال دیکھکر
ل تردد مین امیر کو خط لکھا اور طلب مین مبالغہ کیا امیر نے
جواب مین لکھا کہ اسوقت مین میرا وہان آجانا مناسب نہین
صلاح وقت یہ ہے کہ مین یہان افواج انگریزی و دکنی کی
جوابدہی کو رہون ورنہ یہ باجی راؤ کو صدر نشین کر دینگے
تم وہان دولت راو سیندہیہ وغیرہ کو رد کو مہاراج نے یہ صلاح
پسند نکی تا شیا الیکر کو امیر کے لے آنے کے لئے بہیجا اور
طلبنامہ باصرار لکھا ناچار امیر وہان سے کوچ کرکے عازم
اورنگ آباد ہوے وقت نہضت فتح سنگہ مانیا صاحب کمپو
نے فوج پیشوا مین شامل ہونا چاہا اپنے متعلقون کو کمپو کی
جمعیت کی ساتھہ فوج پیشوا مین بہیجدیا آپ کہانا کہانیکے بہانے
مقام پر ٹہرا رہا جب امیر سوار ہو گئے اسنے چاہا کہ راہ مقصود لے

امیر اس حال سے ا ہ ۔ امیر نے جنبہ اہل بنیو
یم دیا کہ اسے گرفتار کرلاؤ وہ لوگ اکثر اشراف و ہندوستانی
حسب ایمائے امیر مانیا کو قید کر لائے امیر بکو چہائے پیہم
جہ اورنگ آباد ہوسے تین چار منزل سے امیر تنہا
ہکر داخل شہر ہوسے اور مہاراج سے ملے انہوں
راج سے نے دس لاکھہ روپیے اورنگ آباد سے
معاملے مین لیے تھے اگرچہ چاہتے تھے کہ امیر کو کچہ دین
اہل لشکر کو تنگ حال دیکھکر چار لاکھہ دینا قبول کرکے
لاکھہ نقد دیے اور تین لاکھہ کے عوض جائداد نواب
ت و مسافر شاہ تکیہ دار جو یر عمال مین لی تھی حوالے
رکھے مہاراج چاندور کو چلے گئے اور امیر ایصال زر کے
تمان مقیم رہے لیکن فقیر سے معاملہ برا سمجھکر
روضہ حسنہ بعد اسے معاف کیا اور سلی صاحب

وغیرہ جو بلنے راؤ کی صدر نشینی اور امرت راؤ کی گرفتاری
چلے ہتے تھے پونا سے کوچ کرکے اورنگ آباد سے ایک منزل
پرے آگئے یہاں مشیرالملک مختار کار نواب نظام علیخان نے وسلی
صاحب کو لکھکر بھیجا کہ مہاراج ہلکر کا تدارک کوئی بات نہیں
ان افغانون کی استمالت ضرور ہے تم آنکے سرگروہ امیرخان کو
اپنا شریک کرلو اور جسقدر ملک و مال طلب کرین دو اس معاملے
مین مدعاے اصلی نظام علیخان کا یہ تہا کہ امیر انگریزون سے
ملکر کچھہ ملک و مال لین پہر انسے اپنی بیٹی کی شادی کردین
اور انکی ہمت و شجاعت سے فوائد حاصل کرین وا سلی صاحب
نے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور کا ملک و مال صلح مقرر
کرکے مشیرالملک کو اس امر کے انجام دینے کی اجازت دی
مشیرالملک نے اول امیر کا مافی الضمیر دریافت کرنے کو غلامی
خان معتمد امیر سے بواسطۂ ہموطنی یہ راز کہا غلامی خان

ستا میر مین عرض ۱

سوقت مین کہ زر معاملہ لینے کو وہان ٹہرے تھے

مہاراج بہ خواہش سے گرگ آشتی کو بہتر جانا تھا

قبال سوال کرکے اپنے رفیقون سے مرزا رحیم بیگ کو جو

اسطہ ہموطنی مشیر الملک سے آشنا تھے وکیل کر

یم دیا کہ اگر مصالحت منظور ہے فوج نکو رو کو مقام کر دو ورنہ

مین میری بدنامی ہے سب کہین گے کہ ڈر کر صلح کی

ازین امیر نے برادر نواب سورت برایصال زر معاملہ مین

کی والدۂ نواب نے کچھ اشرفیان کچھ سونا تخمیناً ڈیہر لاکھ کا

بہیجا اور کہا باقی روپیہ بہی ہفتے عشرے مین دیا جائیگا

سختی نکرو تم مسلمان ہو تمہین ہماری رعایت بوجہ

دت واجب جاننا چاہیے امیر نے باقتضاے والا

زیور لوٹا دیا والدۂ نواب نے کہا آپ مطمئن . رہین اگر

ہو سکے یہہ روپیہ دین ورنہ حیلے لئد معاف لیا لوگ
بہت کہتے رہے کہ یہ رئیس مالدار ہے اس سے روپیہ کُل
لیجے نہ چہوڑیے مگر امیر نے ایک نہ سنی معاف کیا چہوڑ دیا مشیر
الملک نے میرزا رحیم بیگ کے آنے کو دلیل برآمد کار سمجہکر
ایک کرانی کو واسلی صاحب کی طرف سے اپنے ایک معتمد کے
ساتہہ ساٹہہ لاکہہ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بہیجا
ملک ومال موعودہ واسلی صاحب سے علاوہ اٹہارہ لاکہہ روپیے
کا ملک اپنی طرف سے دینے کا اقرار کیا امیر نے وہ ہنڈویان
وکلا سے لے لین اور کہا کہ مہاراج سے ملے بغیر مین یہ کام
نکرون گا آخر وکلا مایوس لوٹے امیر وہان سے روانہ
ہوے موضع موہٹا پر لشکر چہوڑ کر چاندور مین مہاراج کے
پہنچے وقت ملاقات ماجراکہہ سنایا مہاراج نے کہا یہ حریفان کا
فریب ہے جہوٹی بات مین دہوکا نہ کہانا امیر نے مسکرا کر ہنڈویان

جب سے کانپین مہاراج کے سامنے والدین اور کہانے پینے
دی سلکی یکجنگی کرلی ہی مہاراج یہ دیکہکر ششدر رہگئے ناخن دیکنے
لگے امیر نے تسلی دی کہا اگر سلطنت ہفت اقلیم تمسے جدا ہونے
مین ملے مجھے منظور نہین آخر ہنڈیان چاک کرکے
پہینک دین مہاراج کو خوش کردیا

داستان مصالحت دولت راؤ و مہاراج ہلکر بمعاہدہ موافقت
ظاہری و باطنی اور نہضت امیر و ہلکر جانب مہید پور مقابلہ سیندیہ
و گہوسلا بالشکر انگریزی اور صلح کرنا انگریزون سے شکست پاکر

جب دولت راؤ سیندیہ اور گہوجی گہوسلا ضلع برہانپور مین آگئے
باجے راؤ کے انگریزون سے ملجانے کو بہتر نہ سمجھکر متفکر ہوئے ایک معتمد
شخص کو مہاراج ہلکر کے پاس بہیجا پیام دیا کہ ہم تم صلح کرکے شریک حال ہوجائین
اور انگریزی فوج کو جو باجے راؤ کی امداد کو آئی ہے

اس ملک سے نکالدین ورنہ ہندوستان ہمارے
تمہارے ہاتھہ سے چلا مہاراج ہلکر نے یہ سنکر امیر سے
مشورت کی اور کہا کہ اسوقت مین دشمن قوی ہمارے
درپے ہے ان دونون سے صلح کرلینا انسب واولے ہے
امیر نے مہاراج کی تصویب رایے کرکے کہا قرائن سے دریافت
ہوا کہ یہ دونون اسوقت دل سے طالب صلح ہین لیکن معاند
ومخالف قدیم سے نے اندیشہ صلح کرنا مکروفریب سے غافل رہنا
دوراندیشی سے دور ہے میرے نزدیک بہتر یہہ ہے کہ تم
مصالحت کو چار قلمون سے مشروط کرو اگر وہ بجالائین نے
تکلف صلح کرلو ۱ پہلی قلم یہ کہ کہنڈی راو ہلکر کو جو قلعہ آسیر
مین اسیر ہے رہا کرکے ہمارے پاس بہیجدو ۲ دوسرے یہ
کہ ہلکرون کے ملک سے تم بہی تہانے اوٹہالو مین بہی
اوٹہالیتا ہون ۳ تیسری یہ کہ جرنیل واسلی صاحب

جانب دلن سے اور جرنیل لیک صاحب سمت کانپور سے
فوج لیے آتے ہین کسی ایک سے تم مقابلہ کرو دوسرے سے
مین اوس وقت ہم تم ایک دوسرے کی مدد کرتے رہین
بہیجو تمہے یہ کہ جو کچہ اموال و اسباب ہمارے تمنے ناگپور مین
لیے تہے واپس دو مہاراج نے اس رائے کو بہت پسند
کیا سپاس گزار خیر خواہی ہوے پہر ان چارون قلعوں کو
خط مین لکہوا کر کہنڈیراؤ بابا کے ہاتہہ جو دانشمند آدمی تہا
بہیجدیا گہوسلا اور سیندہیہ نے مشورہ کرکے ان تینون طرحونکو
قبول کیا کہنڈیرا و ہلکر اور اوسکی ماکو قلعہ آسیر سے بلا کر
مہاراج کے پاس بہیجا تمام تہانے ہلکر ونکے ملک سے
اٹہا لیے اموال و اسباب سنکے لوٹا دینے کا قسمی وعدہ
کیا جانب ہندوستان کو غیر ملک سمجہکر مہم سمت دکن اپنے
ذمے لی الغرض جب باہم صلح دلخواہ ہوگئی مہاراج واسیرنے

وہان سے کوچ کیا اور ما سکے سے گذر کر نائی کانو مین آئے
وہانسے ملک سند ہوہ کا گھاٹہ اتر کر سیر پہنچے جو کہ موسم
برشکال تہا چند روز کے لیے وہان قیام کیا دولت راؤ سیندیہ
ورگہوجی گہوسلا مع افواج کوچ کر کے براہ ٹوڈرو نظر آباد
جٹہیرے کے گہاٹے سے گذر کر بہولری جو گامین پہنچے اسوقت
ایک کینو پیرو صاحب کا دو سرا کیل صاحب کا چار پلٹنین
شمرو کی بیگم کی جلسی تو پخانہ فوج خاص ڈیڑلاکہہ سوار و پیادے
سیندیہ کے ہمراہ تہے اور ایک کینو با تو پخانہ چالیس
پچاس ہزار سوار رگہوجی گہوسلا کی ساتہ تہے سیندیہ نے افواج
کو دو غول کر کے ایک غول اسی ہزار سوار منتخب مع سلح کا تلا یہ بسر کردگی
سدا شیو راؤ دسن ہارہ کو سمت شیتر روانہ کیا باقی لشکر اور بہیر کو
اپنے ساتہ رکہا اور مہاراج ہلکر سے جو مع امیر مہیسر مین مقیم
تہے امداد خواہ ہوے یہ حال سنکر و اسلی

ی بہی جو دن سے ... س پر علاوہ اور نمک ہاو
مین تہے اپنی فوج کے دو ٹکڑی کر کے ایک ٹکڑی بارا
ن کے مع فوج پیشوا بمقابلہ مقدمۃ الجیش سیندھیہ
دلہوسلا جرنیل ڈیپیٹن صاحب کے ہمراہ روانہ کی خود وس
ن اور رجمنٹ سواران و فوج نظام علیخان سے کوچ کر کے
یسی راہ سے کہ کسی کو خبر نہوئی ناگاہ سیندھیہ ادہ کہوسلا کے
سلے مین آئے اوسوقت کہ اہل لشکر غافل تہے نرگاوان
توپخانہ چراگاہ مین تہے اگرچہ سیندھیہ اول گہبرایا مگر آخر با جا
مقابل ہوا توپخانہ آگے بڑہا کر گولے مارنا شروع کیا
لیکن اتنے ہی عرصے مین فوج سیندھیہ خفیہ انگریزون سے
ملگئی لڑائی مین تندہی نکی حریف نے غلبہ پایا سیندھیہ
یہ حالت دیکہکر کارفرماے ہمت و جرأت ہوا تہوڑے
سوارون سے فوج دشمن پر حملہ آور ہو کر صفونکو چیرتا ہوا

اودہر باہر لیا پہر یون ہی لوٹ آیا اور اس زد و لت
اپنے ہاتہہ سے بہت آدمی مارے لیکن اسکے
انگریزی مین رہگئے اور کچھہ فرار ہوے رگھوجی گہوسلا
الگ کہڑا ہوا یہ تماشے دیکھہ رہا تہا اس حملے مین اوسنے
سیندہیہ کا ساتہہ نہ دیا بلکہ سیندہیہ کے حملے سے لوٹتے
ہی فراری ہو کر قلعہ کاول گڑہ متعلقہ صوبہ برار مین کہ اسکے
ملک مین تہا پناہ گزین ہوا اس ضمن مین فوج انگریزی نے
یورش کرکے تو پون کے چہرے مارے مہاراج سیندہیہ
تاب ثبات نہ لایا شکست پاکر قلعہ تہالنیسر علاقہ خاندیس
مین متمکن ہوا تو پخانہ نے جنسی اور کینیو و نکے انگریزونکے
ہاتہہ آگئے مگر بیگم شمرو اپنے پلٹنون سے قلعہ باندہکر لڑتی
ہوئی تو پخانہ اور متعلقان سیندہیہ کو نکال لائی بر ہانپور مین
آگئی مہاراج ہلکر نے باستدعاے سیندہیہ امیر کو

منتخب جمعیت کے ساتھہ ادہر بہیجا تہا امیر راہ مین یہ واقعہ
سنکر لوٹ گئے جرنیل ویلسلی صاحب نے سیندہیہ
اور گہوسلا کے تعاقب کا عزم کیا رگہوجی گہوسلا نے
اپنی تقصیر سے نادم ہوکر سیندہیہ کو لکہا کہ میں نے جو کچہہ کیا
مین اوسسے پشیمان ہوکر عذر خواہ ہون تم معاف کرو
ہماری تمہاری مخالفت مین دشمن کا مقصود بر آئیگا ملک
ہاتہہ سے جاتا رہیگا یہ خط دیکہکر سیندہیہ قلعہ تہالنیر سے
نکلکر کادل گڑہ مین آگیا اس عرصے مین فوج انگریزی
وہان آگئی اور گہوسلا کے کیمپ سے مقابلہ ہوگیا سیندہیہ نے
انتقام تقصیر گہوسلا یہان ساتہہ ندیا گہوسلا کو ملتباسے
جنگ چہوڑکر برہانپور کیطرف روانہ ہوا گہوسلا کا لیکو شکست
فاش پاکر پریشان ہوا اپنی سنگہ سردار لکہنو لڑائی مین
مارا گیا گہوسلا چند آدمیون سے بہاگ کر ناگپور گیا اور سلی

صاحب مظفر و منصور توپخانے پر قبضہ کر کے ... بر منتوجہ
ہوسے تین گھنٹے مین فتح کر کے قلعے مین تہانہ قایم کیا گہوسلا
کا خزانہ لیا پہر قلعہ آسیر پر مورچے لگا کر دو تین دن مین اوسے
بہی فتوح کیا یہ واقعات دیکہکر گہوسلا گہبرایا اپنی مہر وسلی صاحب
کے پاس بہیجکر آشتی خواہ ہوا پیام دیا کہ جتنا ملک جو قلعے
تم ہمین دو ہم راضی ہین وسلی صاحب نے صوبہ اڑیسہ
وابرار کی دست آویز اپنے نام لکہوالی باقی ملک اوسے چہوڑا
دولت راو نے بہی تاب مقاومت نہ دیکہکر اپنا ملک انگریزونکو
لکہدیا صلح کر لی وسلی صاحب قلعہ آسیر وغیرہ دولت راو
کو دیکر پونا کو چلے گئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۱۹ہجری مین ہوا

عزیمت مہاراج ہلکر جانب شاہپورا پہر اجمیر کو جانا اور جانب کشنگڈہ بارادہ مقابلہ لیکصاحب آنا و نہضت امیر بندیل کہنڈہ اور کالپی کیطرف

مہاراج ہلکر مع امیر نہیر سے اندور مین آئے باہم مشورہ
کیا کہ اب دونو علیحدہ رہکر گذر کرین ضرورت کے وقت شامل
ہو جائینگے الحاصل مہاراج ہلکر بارادہ ملک میواڑ شاہپور مین
آئے اور امیر مع سواران وکنپو سے کرنیل محمد شاہ خان بقصد
بندیل کھنڈ شجاعپور دوراہہ اشٹہ بیرسیا وغیرہ سے زرمعاملہ
لیتے ہوئے سرونج مین آئے وہان سے کوروائی بہونرا سے
آکر فیض اللہ خان بنگش کو بہیلسے سے معاملہ لینے کو بھیجا
محمد شاہ خانکو معہ کنپو اوسی ضلع مین چھوڑا خود راہگڑھ مالتھون
متصل دہاموتی سے کہ قلعہ مستحکم و مشہور ہے موضع بیری متعلقہ
اورچہہ پر آئے موٹی صاحب فرنگی ناظم بندیل کھنڈ جو باندے مین
تھے معہ کنپو جیمس صاحب اور جمعیت راجہ جہانسی و دتیا والہ اور
غول گوسائیان بعزم مقابلہ امیر اینچ پور مین آئے امیر نے
اوس مقام کا نشیب و فراز جھاڑی غار دیکھکر وہان لڑنا مناسب

نہ جانا حریف کو مغالطہ دیکر لپہاڑ کے ہاتہون پر لوٹ آئے ہیرسے
کنپو کو روانہ ہونے سے پہلے بہیجدیا موٹی صاحب یہ حال سنکر
سمجہے کہ امیر ڈر کر ہٹے اس دہوکے مین جیم صاحب کے کپوس یا منرل
اگر گوسائیون کے ساتہ اسکے تعاقب مین روانہ کیا خود مطمئن
ہو کر باندے واپس آئے جیم صاحب لشکر امیر سے اولٹی جانب
نو کوس پر آپڑے وہان تجسس حال امیر کرکے اور اس میدان مین
مجادلہ مناسب سمجہکر گوسائیون سے کہا کہ تم موضع بٹہری پر جاکر
ڈیرا کرو گوسائین غرور ناتجربہ کاری سے مست تہے راضی نہوئے
بولے پٹہانونکی کیا تاب ہے کہ ہمسے مقابل ہون آخر جیم صاحب
اوس موضع پر جا پڑے اور گوسائین یہین رہے امیر شام کو
بارادہ شبخون مقام سے کوچ کر کے چار کوس پر لشکر دشمن سے
کہڑے رہے تبکو سواران لشکر فیروزی اثر نے ایک جانب روشنی
وغیرہ آثار مقام لشکر دیکہکر یورش کی راہ مقصد نپائی صبح

ہو ، اور معلوم ہوا فوج دشمن یہان سے تین لو س
ور جانب کوہ ہے امیر نے بی اندیشہ عجلت کرنیوالون پر سخت
تب کیا سب نادم ہوکر عذر خواہ ہوے اور تلافی مافات پر مستحکم
ر اوسیوقت دشمنون پر حملہ آور ہوے گوسائین جملہ لشکر امیر سے
ہ ہوکر آمادہ جنگ ہوے ایک غار سامہنے لیکر کہڑے ہو گئے
ر اهیان امیر نے بیہم حملے کئے مگر غار کے حائل ہونے سے
شمن پر قابو نپایا آخر امیر ایک تنگ راہ سے غار کو طے کر کے
محمد سعید خان وغیرہ نو سوارون سے اودہر پہنچے امیر نے مع رفقا
گہوڑے اوٹہائے حافظ حقیقی نے صدمۂ بان و تفنگ سے بچایا
امیر نے ہنگامہ جنگ رستم و اسفندیار دکہایا بہت دشمن مارے چھ
رفقاے جان نثار شہید ہوے تین جو باقی رہے تہے امیر کے
ساتہہ داد شجاعت و ثبات قدم دیتے رہے یہ تینون سوار گویا
اقبال و بخت و ظفر تہے کہ یکایک دشمن بہاگنے لگے دو ہزار آدمی

سپاہ سرشیل کو ہاتھی پر بٹہاکر ایک گانو کیطرف جلد لے گئے امیر
اونہین اقبال وبخت وظفر کے ساتہہ دور تک متعاقب گئے
گوسائیون نے جو پہر کر دیکہا کہ کُل تین چار آدمیون سے ہم
بہاگے اور اب وہی پیچہا کیٔے آتے ہین ہمت کرکے لوٹ
پڑے امیر نے اوس مقام کو قابل مقابلہ نہ جانا ایک کانٹون کی
باڑ سے گہوڑا کود اکر نکل گئے ایک زخم بہی امیر کے انگشت
دست پر آیا آخر مظفر ومنصور لوٹے اور گہاٹہ مالتہون سے
ادہر آگئے مہاراج ہلکر نے شاہپور سے اپنے کنبہ اور توپخانے
کو مندسور بہیجا خود با فوج سوارہ اجمیر گئے یہ خبر سنکر جرنیل
لیکصاحب نے بالشکر عظیم کانپور سے کوچ کیا بشرکت جرنیل
سرونصاحب ملازم سیندہیہ ناظم اکبرآباد قلعہ کول مین تہانہ
قایم کرکے دہلی مین آئے انتظام خاطرخواہ کرکے میدان
پرٹیٹ گنج متصل دہلی مین کنیولوی صاحب علاقہ سرونصاحب کو

شکست دی بیر علاقۂ میوات مین کنبو چہارم متعلقہ سردیصاحب سے مقابلہ کیا آخر باعانت راجہ مجہری اوس کنبو کو بہی منہزم کرکے قلعۂ اکبرآباد مین بہی تہانہ بٹہایا بعدازان متہرا ہوتے ہوے الور پر آئے مہاراج ہلکر نے یہ واقعات سنکر اپنے متعلقو نکو راجۂ مانسنگہہ کے پاس جو دہونہیجدیا خود موضع ہرماڑا علاقۂ کشنگڈہ پر جو کشنگڈہ سے پانچ کوس ہے آئے اور اسیر کو طلب نامہ تاکیدی بہیجا لکہا کہ جرنیل لیکصاحب سے مقابلہ درپیش ہے اس مہم سخت مین تمکو ہماری اعانت واجب جاننا چاہئے امیر نے خط پڑہکر خیال کیا کہ مین اس ضلع کے مہمات کا ذمہ دار ہوکر ادہر آیا ہون ابتک گسائیون کی لڑائی کے سوا کسی مہم مین کارہای نمایان مجہسے سرزد نہین ہوے مناسب ہمت تقاضاے نہین کہ اس ضلع سے فارغ البال ہوے بغیر کسی اور طرف جاؤن اسلیے اپنے متعلقین کو

قلعہ گُردائی مین اور بھیر کو مع کنبو سے محمد شاہ خان گُردائی
بھونرا سے مین چھوڑکر اور غلامی خان اپنے وکیل کو کہ بسبب
دانائی دارو غگی مطبخ سے منصب وکالت تک پہنچے تھے جہاج
کے پاس پہنچکر خود فوج سوارہ کے ساتھ آگے بڑھے مئو علاقہ
جہلسے کو لوٹا وہان سے یلغار کرکے للچ پور پہنچے یہان جاسوس
نے مطلع کیا کہ علاقہ مسانلا یا علاقہ کونچ پر دو پلٹن بلم ٹیر وغیرہ
کے مورچے لگے ہین اور اونکی بھیر وہان سے آدہ کوس پر
ہے ایک پلٹن انگریزی ایک رجمٹ اور جمعیت گوسائیان
ہمت بہادر شامل بنگاہ ہے امیر نے اوسیوقت کہ ایک پہر رات
گئی تھی گہوڑونکو دانہ گھانس کھلوا کر بارادہ شبخون کوچ کیا
جب بلا یا دو کوس رہا بنڈارے سوارون کو بھیر کے لوٹنے
پر متعین کرکے خود پلٹنون سے مقابل ہوے جسوقت مورچے
کی نزدیک پہنچے صبح ہوگئی جوکہ امیر نماز روزے کے بڑے پابند

تھے سخت معرکہ اور یقینی تھا میں بھی سامان مضا
تھے ادائے نماز میں مشغول ہوے نماز پڑھکر فتا
اور ناصر قوی سے دعاے فتح و ظفر کرکے سوار ہوے
فوج کے تین غول کئے میمنہ پر محمد سعید خان سرور خان
خان صالح محمد خان معتمدین کو سردار کیا رسالہ خاص
میں دیا میسرہ کو سواران آفریدی و دکھنی متفرقین
آراستگی دی کیونکو مع افغانان کربا کا نور والا قلب
اپنے ہمرکاب کرکے آمادہ جنگ ہوے جسوقت باہم زد و
ہونے لگی پلٹن والے جو قواعد دان تھے میسرہ
فوج انگریزی گولون کی تاب نہ لاسکے
قلعہ آباد کے چلے گیے امیر تہور تخمیر یہ حال دیکھکر
بیسے فیل نشان کو بڑہوا کر دشمنون پر ایسا حملہ
کرا ونکو مغلوب کرلیا فوج میسرہ بھی قلعے والون کی

رہبری سے راہ مابین قلعہ و شہر سے اگر شامل ہوا کہ اقبال
امیر ہوئے امیر دلیر کو لڑتے ہوے اور غول شکست خوردہ
کو لوٹے ہنوز دیر نہوئی تھی کہ انگریزی فوج منہزم ہوئی
پانچ ضرب توپ چالیس پیٹیاں اور بہت سامان امیر
مظفر کو غنیمت ملا اس لڑائی مین لالہ خیالی رام رای ہمت رای
کا بھتیجا کارہاے نمایان کرکے زخمی ہوا اور کئی آدمی
دلاوران نامدار سے مجروح ہوے کچھہ کام آئے اسی
فرنگی کشتہ و خستہ ہوئے پلٹن کے تلنگے بہت مارے
گئے پنڈارے سواروں نے بھیر والون کی ہوشیاری
سے قابو نہ پایا کچھہ منہزم سے لوٹ لائے کہ دلے
وہان سے کوچ کر کے شہر کرنج مین جو کچھ ان سے
پانچ کوس پر انگریزی کیمپ کا مقر تھا پناہ گزین ہوے
مظفر و منصور وہان سے نہضت فرما کر ایلچ پور آئے

دوسرے روز جو سے تھوان پر جو یہان سے دس بارہ
کوس ہے اور انگریزی کنپو بھی وہین جا پڑا تھا پہنچے تمام روز
محاصرہ کیا اسی حال مین ہرکارے نے خبر دی کہ دو پلٹن
انگریزی کوچ آنے کو کالپی کے قریب خیمہ زن ہین امیر نے
سنکر خیال کیا کہ اگر اسی کنپو سے لڑتے رہے اور ان دو
پلٹنونکا تدارک نکیا مہاراج ہلکر کو ضرور لڑائی پیش آئیگی
آخر اسی خیال پر کاربند ہوے شباشب برسم یلغار کالپی پہنچے
ساٹھہ کوس کا یلغار کیے ہوے پچھلی رات کو پہنچتے ہی پلٹنونپر
حملہ آور ہوے ایکدم مین دشمنون کو مغلوب اور افسر
سردار کو گرفتار کر لیا باآنکہ وہ سردار جرنیل لغشتن صاحب
کا بھائی اور افسر عظیم الشان تھا فدیے مین زر خطیر دیتا تھا
امیر نے باقتضاے جوانمردی کچھہ پروا نکی اوسے رہائی
دی پھر ارادہ کانپور کا کیا لیکن پایاب راہ جو معلوم نتھی

فتح عزیمت کرکے شہر کالپی مین داخل ہوے تاراج شہر کا حکم دیا
بہت مال ومتاع لشکر کے ہاتھ آیا دوسرے دن دو شتر سوار
مہاراج ہلکر کے مقام ہرنار سے بھیجے ہوے طلب نامہ تاکیدی
لیکر آئے امیر نے وہان سے کوچ کیا قصبۂ آنا کو لوٹکر کوچ پر متوجہ
ہوے جین صاحب فرنگی کو جو معہ کمپنی کوچ سے نکلکر ناموٹی صاحب
کی مدد کو باندی جاتے تھے دو پہر تک محاصرے مین رکھا
آخر کار بیحاصل سمجھکر طرح دی اور یلغار کرکے براہ ایلچ گروائی
آے جو کہ اس رات دن مین ستر کوس بہرے تھے تیس ہزار
سوارون سے کل تیس سوار ہمرکاب رہے تھے لیکن جسوقت
گروائی مین آئے اور سنا کہ نواب شہامت خان سردار
مہاراج ہلکر سے جو ضلع بورے شاہ آباد علاقہ سیندھیہ کی تحصیل مین
مصروف تھے جان بتیس فرنگی نے تیسون توپین لے
لین امیر نے چاہا کہ اسیوقت پہنچکر توپین چھڑالین مگر

ون مین طاقت نہ تہی دوپہر ٹہر چار پانچ سو سوار
یکے ہمرکاب لیکر جان تتبیس کے تدارک پر قصد کیا مقام شاہ دیورہ
محمد شاہ خان کے کنبو مین پہنچکر دو ہزار سوار کنبو کے ساتہ سیے
ور آگے بڑہے جان تتبیس قصد امیر سے آگاہ ہوکر خائف ہار
سری اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہوے امیر نے
بو تیا کر اونکے لشکر کی بہیر لوٹی اور معاودت کی شاہ دیورے
کنبو کو لیتے ہوے کرڑوائی آگئے اس عرصے مین سواران
ائی جو تہک رہے تھے آگئے امیر سب کو ہمرکاب لیکر سرونج
مین آئے جو کہ بوقت یورش زمینداران بہیلسے نے زر معاملہ
دینے سے پہلو تہی کرکے برافقت جان تتبیس فیض اللہ خان
کے گھوڑے اور کچھ اور سامان لے لیا تہا امیر نے
انی گوشمالی اہم سمجھکر سرونج سے نہضت کی بہیلسے کا
محاصرہ کیا

لیکا صاحب کا مالی سین اور لوکین صاحب کو مہاراج ہلکر کے تعاقب پر متعین کرنا انمین مقاتلہ ہونا انگلیسون کا منہزم ہوکر لوٹنا مہاراج کا متہرا تک متعاقب جانا

جب مہاراج ہلکر نے جرنیل لیک صاحب کے مقابلے کے لئے جو دہلی و اگرہ سے با فوج جرار اور آئے تھے اجمیر سے کوچ ادہر مارے پر مقام کیا جرنیل موصوف نے مالی سین صاحب اور لوکین صاحب کو چہہ پلیٹن چار ہزار نو ملازم ہندوستانی سوار پانسو سوار بہرتیج چار پلٹن چار ہزار سوار بابو سیندیہ سردار علاقہ دولت راؤ سیندیہ کے ساتہہ مقدمۃ الجیش کیا یہہ دونو سردار کوچ کرتے ہوئے ہرمارے سے تین چار کوس پہ آگئے مہاراج ہلکر نے اوسوقت کسبب شامل نہونے امیر کے طرح دی گہاٹہ تولائی سے

مہاراجہ ٹہ سے معاملہ لیا اور بڑہ ... اڑا جہپڑالو بور
سے گئے پہر مند سور پہنچکر شامل کینو ہوے جرنیل لیکصاحب
سوٹہ لوائن علاقہ جے پور تک آگئے تھے بخوف عزمیت
امیر جانب بندیلکھنڈ و تباہی کار جنگ آزمودہ پلٹنون و سواران
جمٹ گورا وغیرہ ہمراہ لیکر کانپور کو لوٹگئے اون دونون سرداران کو
مع افواج مذکور ایکہزار سوار جے پور کے اور ہمراہ دیکر دس بارہ ہزار سوار
اور اتنے ہی پیادون سے مہاراج ہلکر کے تعاقب مین روانہ کیا
دونو سردار کوچ کرتے ہوئے کوٹے کے علاقہ مین آئے
وہان سے سواران سنحے پور اور بابو سیندہیہ کے پلٹنونکو
رخصت کرکے سات آٹھ سو سوار مہاراجہ کوٹہ کے ہمراہ لیکر
براہ درہ مکندرہ ایکنرل آگے درے سے گذرت پر متقیم
ہوے رام پور کے بہانپور سے ہنگلاج گڈہ وغیرہ موانع
متعلقہ ہلکر مین سے اپنے تہانے بٹہاتے ہوے آگے بڑھے

ہلکر نے یہ احوال سنکر اپنے کنبو کو کروت کی طرف روانہ
کیا جب کنبو کروت سے ایک منزل پر آگیا فرنگیون سے
بابو سیندہیہ سے مشورہ کیا یہ دربردہ مہاراج سے ملا ہوا
ہتا بولا کہ مین اس امر مین کچھہ صلاح ندونگا مبادا آپکو بپاس
ہمقومی میری طرف سے ہلکر کی رعایت کا ظن ہو ہان اتنا کہتا ہون
کہ حریف انکا نون بہت پرزور ہے اس سے اسوقتمین عہدہ برائی
متصور نہین صاحبان عالیشان نے کہا نہین ہم تمہاری طرف سے
بدظن نہین جو بات تمہارے نزدیک بہتر ہو کہو آخر بابو سیندہیہ نے
براہ فریب کہا کہ پلٹنونکو واپس کردو تاکہ درہ مکندرہ سے پرے
ڈیرہ کرین فوج سوارہ کو یہان رکہکر مقابلہ کرو کہ مغلوبیت کے
وقت سوار بھی ہٹکر پلٹنون سے جا ملین صاحبان انگریز مغلوب
ہراس تھے فریب و راستی مین تمیز نکر سکے بابو سیندہیہ کے کہنے
پر کاربند ہوے اوسی دن بابو سیندہیہ والی سیندہیہ صاحب

صاحب ۔ ساتھ لو سو ر. و ر

ہین رہے اس عرصے مین مہاراج ہلکر بہی جمعیت

رمودہ اگر شامل کمپنو ہو گئے اور باتفاق کوچ کرکے

تین کوس پر کروت سے پہنچے سواران پنڈارہ نے بحکم مہاراج

قزاولی شروع کی دونون فوجون کے درمیان گاردہ

ندہ کرکہڑے ہوے تہوڑی دیر مین مہاراج بہی تہوڑے سوارون

پنڈارون مین آگئے انکے آتے ہی انگریزی سوار ہٹے مہاراج

ہے آخر مہاراج نے ایک دو حملون مین منہزم کرکے تعاقب کیا

صاحب اور بہت گورونکو مارلیا فضل خان سردار فوج کو ٹہ

س لڑائی مین کام آئے فیض طلب خان سردار بہریح زخمی ہوے

مہاراج بہت سامان جنگ غنیمت پاکر بفتح و فیروزی درے سے

ورے خیمہ زن ہوے مالی سین صاحب لئے لوکین صاحب

کا مارا جانا لشکر کی تباہی سنکر بہت پیچ و تاب کہاے اپنا دہان

رہنا مصلحت سمجھکر کوٹے سے آئے تا به تمام شہر سے شہر مین
طلب کیا ظالم سنگہ اگرچہ بظاہر دوستی کا دم مارتا تہا پر شہر مین آنے پر
راضی نہوا بولا آپ بیرون شہر مقیم ہو جئے وقت پر امداد کو مین
حاضر ہون صاحب موصوف نے قبول کیا ظالم سنگہہ دانشمند نے اس
خرخشے کو اپنے ملک سے دور کر دینا بہتر سمجھکر ایک دو دن کہانے کا
ضابطہ کر کے مالی سین صاحب کا کوچ کروا دیا صاحب موصوف
عبور چنبل کر کے چتلا تک پہنچے مہاراج اپنے توپخانہ و کنبو کے
پیچہے رہجانے سے ادہر ہی رہے عجب اتفاق ہوا کہ بر وقت
عبور توپخانۂ انگریزی دریاے چتلا سے چالیس پچاس سوار غلامی
خان کے ہمراہی جو وصول زر معاملہ کے لیے مہاراج کی طرف سے
کوٹے مین تہے سبر کو چتلا پر آئے انگریزی فوج نے جو غلبۂ
ہراس سے خویش و بیگانہ مین تمیز نکر سکتے تہے انکو حریف متعاقب
جانکر اُس سخت غلابے سے توپونکو نکالنا متعذر سمجھکر توپونکا چہوڑنا

اپنی جان بچانا غنیمت جانا بیس ضرب توپ وہین چہوڑ گئے غلامی
خان کے ہمراہی وہ توپین لے لیئے اس عرصے مین مہاراج بہی کہ
درہ مکندرہ سے نکل آئے تھے کنبو کو پیچھے چہوڑ کر تہوڑے بہت کار آزمودہ
سوارونکے ساتہہ فوج انگریزی کے تعاقب پر آئے مالی سین صاحب
جو اپنی پلٹنون کا قلعہ باندہے ہوئے بہگونت گڈہ تک پہنچے تھے
دریاے بناس سے عبور کرتے ہی مہاراج کو متعاقب دیکہکر گہبرائے
پر ناچار ثابت قدمی کرکے گولے مارنے لگے مہاراج توپخانہ ساتہہ
نلاے تھے انہون نے بخشی بہوانی شنکر کو دوسرے گہاٹ سے
عبور کا حکم دیا بخشی مذکور دوسرے گہاٹ سے جو قریب تر تہا عبور
کرکے اوس نصف فوج انگریزی پر جو اودہر اوتر چکی تہی زدردہ ہوا
مالی سین صاحب یہہ معاملہ دیکہکر اون توپونکو جنسے مہاراج پر گولے
مارے ہے تھے اودہر ہی چہوڑ کر بصد دشواری عبور بناس کرکے
ادہر آئے اور متفق ہوکر چلے مہاراج نے ان توپونپر بہی

قبضہ کیا اور تعاقب چھوڑا اگر فوج انگریزی قواعد جنگ مین ماہر تھے
قلعہ باندہے ہی جاتے تھے حملے کے وقت مہاراج کو بازون سے
رد کتے اسیطرح افغان خیران ٹوڑہ دونگر کی راہ سے خوشحالگڈہ
مین آے وہان پہر بہ دم لیکر مہاراج کے محاصرے سے تنگ آکر
ایک توپ باقی ماندہ کو بہی چہوڑ گئے بنڈون پہنچے اسیطرح مہاراج
نے جرأت کرکے حملہ کیا انگریزی پلٹن کی بار سے دوسو آدمی ہمراہی
مہاراج مارے گیے بہت زخمی ہوے ماکہن سنگہہ کرنیل کام آیا
مہاراج نے بہی بہت تلنگونکو گرایا آخر لڑائی بیسود سمجہکر تعاقب چہوڑا
متہرا مین آگئے فوج انگریزی فتحپور سیکری کی راہ سے قلعہ آگرہ
مین داخل ہوئی یہان سے مہاراج نے غلام خان کو کہ ہمراہیان
امیر سے توڑ کر اپنے ساتہہ لے لیا تہا اور بخطاب نوابی سربلند کیا
تہا دس بارہ ہزار سوار دیکر ضلع کول مین بہیجا خود بباعث بیماری
متہرا مین رہے کیونکہ توپخانہ وغیرہ جو بسرداری ہرناتہہ چیلا سے پیچہے

مہاراج

دلی گئے یہ واقعات ۱۲۲۰ھ تھے

جب کہ کانپور سے براہ متھرا آنا

بتدارک کنہو سے مہاراج جانب دہلی

روانہ ہونا مہاراج ہلکر کا متعاقب جانا

فرخ آباد پر یورش کرنا جرنیل لیکصاحب سے

بابا کنہو اور مہاراج کا لوٹ کر ڈیگ آنا

جب جرنیل صاحب نے کانپور مین سنا کہ ہلکر متھرا پہنچے ہزار

پلٹنین اور صاعقہ بار توپخانے ہمراہ لیکر آگرہ مین آئے غلامی

ن وغیرہ کول مین غنیمت جرنیل سنکر ہراسان متھرا کو لوٹ آئے

جرنیل لیکصاحب بھی بڑے لشکر اور بہت سامان سے متھرا کے

پاس آگئے مہاراج نے شہر سے دو تین کوس باہر آکر ڈیرا

کیا جوکہ مہاراج کا کنپو دلی پہ چڑہ بیٹ گئے تہے کا محاصرہ کیے

جرنیل لونی اختر صاحب ناظم دہلی سے لڑ رہا تہا لیکصاحب نے بغرض مدد کی

کنپو دلی کا قصد کیا مہاراج نے ہرناتہہ چیلے کو فرمان لکہا کہ دلی

سورجی اُٹہا کر الور پر آجاؤ بہاو بہاسکر نامی اپنے کارپرداز کو جو تدبیر

و کاردانی مین یگانہ آفاق تہا باستدعاے موافقت و پناہ

دہی راجہ بہرت پور کے پاس بہیجا خود بتعاقب جرنیل لیکصاحب

متوجہ ہوے متہرا سے دلی تک محاصرے مین ایسے ایسے نمایان

کام کیے کہ انگریز متحیر رہے باآنکہ تین مرتبہ مہاراج کا گہوڑا گولے

سے اُڑ گیا خدا نے اس دلاور کو بچایا لڑائیان ہوتی رہین لیک

صاحب نے شبخون کی بہت تدبیر کی موقع نپایا چند روز یون

ہی حیقلش رہی فتح و ظفر کسیکو نہوئی پر اکثر غلبہ مہاراج کو رہا

اسی حال مین دونون لشکر دلی تک پہنچے یہان سے مہاراج نے ہرناتہہ

چیلے کو جو دلی سے لوٹ کر الور گیا تہا لکہا کہ ڈیگ مین مقیم رہو خود

بجا بیسن پچاس ہزار سوار سے شرقی ممالک انگریزی مین ہنگامہ آرائی
کے عزم پر یلغار کرکے باکپت سردہنہ ہوتے ہوے ستابلی آیے
وہان انگریزی دو پلٹنین پڑی تہین وہ زمیندار ستابلی سے
قلعہ مین پناہ خواہ ہوئین ستابلی والا مہاراج۔ سے ملا ہوا تھا
راضی نہوا آخر پلٹنون نے ایک افتادہ گڑہے مین پناہ لی مہاراج
طرح دیگر دو تین روز مین فرخ آباد تک پہنچے کنارۂ گنگ پر کنپ فتحگڑہ
کے قریب خیمہ زن ہوے صاحبان نظامت فرخ آباد جو کنپ
مین تھے کشتیون پر سوار ہو کر اُس پار دریا کے چلے گئے
مہاراج ایک مقام کرکے دوسرے دن کانپور کیطرف کوچ کرتے
تھے کہ نواب ناصر جنگ والی فرخ آباد نے جو انگریزون سے
ملا ہوا تہا سرمست خان نام اپنے چیلے کو بھیجکر دعوت کی مہاراج
نے قبول کیا تمام روز تک رقص و سرود مین مشغول رہے
بادۂ غفلت سے مست ہوے جرنیل لیکصاحب نے دلی ہین

اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک غول پلٹنون اور ہندوستانی
سوارون کا بسرکردگی فریزر صاحب مہاراج کے کپنو کے تدارک
پر متعین کیا دوسرا غول ترک سوارون ہندوستانی رسالون کا
جنگ آزمودہ تین یا چار پلٹنون کے ساتھ اپنے ہمراہ لیا یلغار سے
مہاراج کے تعاقب مین نہضت کی جب تلنگے سوارون کے ساتھ جل سکے
فی کس پانچ روپیہ یا پانچ اشرفی دیتے ہوے فرخ آباد سے سات
آٹھ کوس پر آ بسے اگرچہ بعض زمیندارون کے ہرکارون نے خیرخواہی
کی راہ سے مہاراج کو یہ خبر پہنچائی لیکن نواب فرخ آباد نے
مہاراج کو باور نہونے دی چونکہ مہاراج نے بہی اُسی دن چالیس
کوس پر ہونا جرنیل صاحب کا سُنا تہا مگر غافل رہے آرام سے
سو گئے پہر ڈاک کے ہرکارے نے خبر دی کہ جرنیل صاحب
پانچ کوس پر آ گئے مگر خدمتگار مہاراج نے تغلیط کر کے آقا کو نہ جگایا
نصف شب گذری تہی کہ جرنیل صاحب دو ہزار سوار و تلنگے اور

اسپی توپونکے ساتھہ لشکر کے قریب لگگئے حسن اتفاق سے
اسوقت باروت کی پیٹی مین آگ لگی اور وہ اڑی اوسکی غریو سے
مہاراج خواب غفلت سے چونکے اور جلد اسپ خاصہ پر سوار ہوکر وہان سے
نکلے اکثر سواران ہمراہی جو مستعد و مسلح تھے ساتھہ ہوگئے جرنیل
صاحب نے انپر شبخون کیا اسپی توپون کے چھرے مارے ہمراہیان
مہاراج جو ہنوز سنبھلے نتھے تاب ثبات نہ لائے چھرے سے بہت
کشتہ و خستہ ہوے مہاراج کی شکست ہوئی مہاراج کا چیلا
ہرناتھہ تین کینوا اور علی غول اور پچیس ہزار سوار سے ڈیگ کے پاس
جھیل پر پڑا تہا جرنیل فریزر صاحب و بریضیا صاحب تلنگون کی چھہ
پلٹنین اور ہندوستانی سوارون کی ایک رجمٹ لیکر دہلی سے
اسکے تدارک کو آے تھے یلغار کر کے ڈیگ سے پانچ کوس کو وہان
پر آگئے رات کو کوچ کر کے آہستہ آہستہ جانب ڈیگ چلے جھیل سے
ورے لشکر مہاراج سے دو کوس کے فاصلے پر شہرے پہر دست

راست پر قلعہ ڈیگ کے ہونے سے اندیشہ کرکے بہیر کو وہان
چھوڑ کر جانب چپ سے کینوؤن پر حملہ آور ہوکر ناتھہ چیلے نے غنیمون
کے تلون پر بڑی توپونکو چڑہایا اور اپنی فوج کو بطرف نشیب جاکر لشکرگاہ
لشکر انگریزی پر گولے مارے اس باعث سے اون کے بہیر مین
ایک تہلکہ عظیم پڑا جرنیل فریزر صاحب بہی مکر یورش مین مبت
لا ہوکر زخمی ہوئے دانایان فرنگ نے اضطراب و اختلال فوج
دیکھکر بہیر والون کو ہرکارے کی زبانی کہلا بہیجا کہ مژدہ باد جرنیل
لیک صاحب تمہاری کمک پر آگئے لشکر حریف اب شکست پایا ہے
خبردار کوئی بیدل نہو بہیر والے یہ بشارت سنکر قوی دل ہوئے
سب نے یکبارہ لشکر مہاراج پر یورش کی اشرف بیگ داروغہ توپخانہ
کینوا انگریزون سے ملا ہوا تہا اسنے سپاہ کو منتظم رہنے ندیا اور
بابو سیندیہ اور تانتیا سندہیہ نے اسوقت لڑنے مین تندہی نکی
فوج مہاراج کی شکست ہوئی انگریزی فوج نے توپخانہ لے لیا

متہرم ہو ان و واضراب باقی ماندہ شہر
متحصن ہوا ہر روز شہر سے نکلکر جنگ قراولی کرتا اور شہر
جاتا جرنیل فریزر صاحب اُس زخم کاری سے جان بلب تھے
پنی فوج کو وہان سے اوٹھا کر پانچ کوس پر جانب متھرا چلے گئے
ن عرصہ ہلاک ہوسے ہرناتھ چیلے نے مع سواران ہمراہی
سے نکلکر فوج انگریزی کو گھیر لیا اور بہت تنگ کیا قریب
قرار پر فرار کو اختیار کرین پر اسی عالمین جرنیل لیک صاحب
چٹھی افسران فوج کے نام انگریزی ڈاک مین آگئی بہ مضمون
ہمنے مہاراج ہلکر کو شکست دی اُنکی جمعیت پریشان ہو گئی فوج
جرنیل فریزر مین تسلک مبارکباد فتح سر ہوئی اُسے رات چیلے نے
ی اپنے گروہ کی شکست سے آگاہی پائی محاصرہ سے طرح
آدہی رات گئے ڈیگ مین لوٹ آیا مہاراج بھی جریدہ فرخ
آباد سے کوچ کرتے ڈیگ مین آگئے جرنیل لیک صاحب جو متعاقب

آئے تھے متہرا مین آکر جرنیل فریزر صاحب کی فوج کو سنبھال کر
بڑے سازوسامان سے ڈیک پر آئے سرسواری شاہ برج پر
یورش کی بڑی توپین لشکر مہاراج کی لے لین مہاراج نے
اپنے کو مع فوج شہرپناہ سے باہر نکالا جرنیل موصوف نے انیر
کی توپون سے انیر گولے مارے اور بالا قلعے کو گولون سے
گرا کر وہان تہانہ قایم کیا مہاراج دو چار روز جنگ قراولی کرتے
ہے پہر کو بہیر مین آگئے اشرف بیگ کپتان لشکر مہاراج سے
نکلکر فوج انگریزی مین داخل ہوا یہہ واقعہ بہی سنہ ۱۲۲۰ ہجری کا ہی

مہاراج ہلکر کا بہرت پور جانا امیر کو بہیلے سے کمک
پر بلانا جرنیل لیکصاحب کا بہرت پور پر مورچے لگانا یورش
کرنا نے نیل مرام رہنا امیر کا آنا انگریزون کا محاصرے سے

بیدل ہونا امیر کا سنبھل مرادآباد سے غارت میں اموال لانا بیلغار لوٹکر بھرت پور میں مہاراج سے آملنا

جو کر بہاؤ بہاسکر وکیل مہاراج نے بھرت پور جاکر وہانکے راجہ رنجیت سنگھ کو بافسون وفسانہ مہاراج کا دوستدار کر لیا تھا مہاراج ہلکر بھرت پور مین داخل ہوے اور کنیو وعلی غول جمعیت بابو سیندیہ و تانیا سیندیہ چار پانچ پلٹنین چار ہزار سوار ان سب ہمراہیون کو زیر فصیل شہر بطرف انار دروازہ جانب مغرب مقیم کیا خود چالیس پچاس ہزار منتخب سوارون سے کدم کہنڈیسے متہرا دروازے اٹل بند دروازے تک درمیان مشرق وشمال خیمہ زن ہوے جرنیل منصور فتح ڈیگ سے مغرور چوبیس جرارپلٹنین اور کئی جمعیتین پندرہ بیس ہزار ترک سوار توپخانہاے آتشبار رسالہ محمد عمر خان وغیرہ سواران

ہمراہی مہاراج کہ قریب دو ہزار سوار ترک مروت کرکے لشکر مہاراج
جدا ہوکر شامل افواج انگریزی ہوگئے تھے ان سبکو ہمراہ لیکر دوکوس
پر بھرت پور سے جانب غرب بطرف انار دروازہ وکومہر دروازہ
آپڑے ہرچند بخت سنگہ راجہ بھرت پور نے مخبر کے پیام دسیے
عذر کیے کہ آپ مالک ہندوستان ہین آپ کو ایک زمیندار سے
لڑنا مناسب نہین طرح دینا شایان سرداری ہے مین معذور
ہون اقتضاے مروت سے امانخواہ کی اعانت مین مجبور ہون
مگر جرنیل لیکصاحب کوئی مانتے تھے امیر اسوقت مین مہیلے
پر مورچے جماسے متردد فتح تھے کہ مہاراج کا خط باطلاع اجرات
وکوائف حالات مشعر تاکید طلب پہنچا اگرچہ ابتری حال مہاراج سے
رنج ہوا پر آزردگی خاطر سے جواب صاف لکھدیا کہ مین اسوقت مین
نہین اسکتا سبب آزردگی پہلے کچھہ بیان ہوا کہ مہاراج سنے
انتظام مہام امیر غلامی خان پر موقوف سمجھکر محض بعضی نالایقون

کے اغواسے اوسکو اپنے پاس بلالیا تھا اور امیر کی خرابی
احوال کا خیال کیا تھا انہین ایام مین کہ دو مہینے محاصرے کو گذرے
تھے امیر بیمار ہوگئے مرض کے اشتداد سے خوف کرکے تمام سامان
توشکخانہ ڈیرے فرش وغیرہ خیرات مین دیکر خداوند کریم سے مستشفی
ہوئے حکیم کریم کے فضل سے صحت بھی پائی نصرت بھی پہیلے
مفتوح ہوا غنیمت مین سامان بہت ہاتھ آیا پہلے فیض اللہ خان
بنگش رسالہ دار ملازم امیر وہان کی ضبطی پر اٹھارہ لاکھہ روپیے
کے متعہد ہوئے چار پانچ لاکھہ سے زائد کی سبیل نکر سکے اور مستعفی
ہوئے پھر یوسف خان عامل سرونج نے قدر معلوم کا تعہد کیا امیر نے
چالیس پچاس لاکھہ کی چٹھیان سپاہ کی اس جاداد پر کرکے
وہان سے کوچ کیا گنج باسودے پر آئے جو کہ اس امتداد محاصرہ
مین سپاہ کی تنخواہ بہت چڑھ گئی تھی پھر تا پور جانیکا خرچ تک بھی
نتھا سپاہ کو تنخواہ وصول کرنے پر وہان چھوڑ چکے تھے اسلیے

مین سو سوارون سے دیورسے کو رجہانکی طرف جو ساگر و جبلپور
کے درمیان وہان سے چالیس کوس ہے تھے کوچ کیا مرض سے
صحت کلی نپائی تہی پالکی مین دو منزل کرکے وہان پہنچے اور
مشہور کیا کہ مین امیر خانکی طرف سے زر معاملہ لینے آیا ہون وہاکے
رئیس نے جمعیت قلیل دیکھکر کچہہ پروا نکی دوسرے روز جب تمام
سپاہ امیر آگئی راجہ نے ملازمت حاصل کی عذر سے پچاس ہزار
معاملے مین دیے راجہ ساگر نے بہی تین لاکھہ روپیہ معاملے کے
وہین داخل کیے مردنگہ راجگڈہ منڈلا وغیرہ اوس ضلع کے
سب رئیسون نے معاملے دیے اب ان سب سردارون نے
متفق اللفظ والمعنے امیر سے کہا کہ ہمین ساتھہ لو دڑہ ریوان سے
نکلکر میرزا پور بنارس پر تاخت کرو جرنیل لیکصاحب نے کہ
حشمت امیر سے ڈرتے تھے بندیلکھنڈ مین جراتین دیکھہ
چکے تھے موٹھی صاحب ناظم بندیلکھنڈ کیوسطے سے پیام دیا کہ پہلے

بوبین ہوا ۔ حسب سے جو اقرار وہاں ہد ۔

ایا تھا تیرہ لاکھ روپیے کا ملک اوسپر ستنزاد لوٹ تاخت وتاراج جیوڑ

وامیر عالی ہمت نے قبول نکیا جواب دیا کہ ہمارا عزم ہے تمام

وستان پر حکمرانی کرین اتنا سا ملک وہاں کیون لین مترجم

نزدیک کردار گوار کی یہ گفتار صاف گزاف ہے کہان عالی ہمتی

ن ہندوستان کی حکومت پر قناعت امیر کو یہ خیال بھی

آتا تھا وہ جوانمرد تو تاخت تاراج مین تماشے دیکھتا جی بہلاتا تھا

القصہ اس عرصے مین مہاراج کے کئی نوشتے آئے جنمین ملجاجت

لجاج تقاضاے طلب تھا امیر نے ایسے وقت مین شریک نہونا

وت سے دور سمجھا دیوری کو رجہامر سے لوٹکر کوروائی بہو رکے

آئے وہان سے محمد شاہ خان کے کنبوا اور اپنے متعلقات

کو دس بارہ ہزار سوار پنڈارے قادر بخش رمضان خان وغیرہ

کے ساتھہ ہمرکاب لیا تاکو پنڈت نواب شہامت خان ملازمان

مہاراج کو کہ اوس ضلع کی تحصیل مین تھے رخصت کیا مہاراج گڑہ کوئین
بیہمبلڈ کی راہ سے کوچ کرتے میرپی کولارس مین پہنچے انباجی
انگلیہ سردار علاقہ سیندہیہ وہان مقیم تہا بزرگ سے تپاک سے ملا
عرض پرداز ہوا کہ مہاراج دولت راؤ سیندہیہ وجسونت راؤ
ہلکر دونو سردار کم سن ہین دشمن دوست کو نہین پہچانتے
میری شرم تمہارے ہاتہہ ہے امیر نے دلجوئی وتسلی کی باتین
کہین پہر فرمایا کہ اگر میرے سوا کسی اور کے واسطے سے سوال
جواب تصفیہ نکروگے ہین تمہارا شریک حال ہون انباجی کا دل
قوی ہوا لشکر گزاری کے بعد بولا محمد شاہ خان کے کمنیو کو مع
چند خدام محلسرا یہان چہوڑ دیجیے مین بہر طور گزار کرتا رہونگا
ضرورت کے وقت اور دو چار ہزار سوار کے ساتہہ حاضر ہونگا
امیر نے اوسکی گفتگو پر راستی کے آثار پاکر قبول کیا محمد شاہ خان
کو مختار الدولہ خطاب دیکر مع متعلقان انباجی کے پاس چہوڑ دیا

بیدہ سواروں سے عبور نہ کر سکے پہنچے نیز
رجمنٹین جو وہان خیمہ زن تہین ڈر کر کوچ کیطرف کوچ
امیر دو چار روز تحصیل معاملہ وہان مقیم رہے اس عرصے
جرنیل جون صاحب نے جو مع کینو سے اثنا گزر بڑودہ علاقہ گجرات
ضلع مالوہ مین آگئے تھے انباجی کو لکھا کہ سرکار کمپنی اور مہاراج
دولت راو سیندہیہ کی مصالحت جانتے ہو پھر تم کو ایک امر سے
ہیہ سے ہو بدخواہان کمپنی کو کیون پناہ دیتے ہو اہیر سکے
سے جدا ہو جاؤ ورنہ فوج انگریزی کو اپنے سر پر پہنچا جانو جرنیل
جب کی بہی ایک چٹھی اسی مضمون کی آئی انباجی نے
مختارالدولہ کو جواب دیدیا مختارالدولہ اس معاملہ سے سخت
پریشان و مشوش ہوے راجہ دو جن سال کیچی نے جو انباجی
پاس تہا مختارالدولہ کو آسیمہ سر دیکہکر تسلی دی اسنے
دیگر سفاد ہورہ متعلقہ مالوہ مین آگیا مہاراج رانا ظالم سنگہ

راجۂ لوٹہ نے جو مخالف نام نہایت عادل و ہوشیار سرولت
امراسے مشورت کرکے چاہا کہ متعلقان امیر کو اپنے علاقہ مین محفوظ
رکھکر امیر کو ممنون کرے اسلیے محمد نور خان نامی افغان کو جو کہ امرا
اسکے معتمد علیہ تھے بطلب متعلقان امیر روانہ کیا خان موصوف
سے ملے اور کہا کہ ہم اتنی وسعت نہین رکھتے کہ کمپنو اپنے پاس
مصارف دین ہان متعلقان امیر کے آرام سے رہنے کے لیے
خالی کر دیا ہے باطمینان رہین معتمدان امیر نے
جانا متعلقان امیر کو شیر گڈہ مین پہنچا دیا مختار الدولہ
اوس ضلع کی تحصیل مین مصروف رہے زان بعد دولت را
سیندہیہ کی ملازمت اختیار کرکے ایک اور کمپنو کی در
مشغول ہوگئے امیر گوالیار سے کوچ کرکے جنبل اوترکے
سیان محمد خان آفریدی وغیرہ جرنیل لکھا
ستادی سلطیخیز اس مرتبہ واسلیصا

عوض صلح پر اٹھارہ لاکھ کا ملک بڑہایا امیر نے قبول فرمایا جو ب
سابق پیش کیا فرستادون نے فرستندے کو پہنچا دیا جب
اس سوال و جواب کا حال راجہ رنجیت سنگہ کو معلوم ہوا اسنے مہاراج
سے کہا کہ اگر امیر انگریزون سے صلح کرلین اور تمہین تنہا چہوڑ دین
تو بڑی مشکل ہو مہاراج نے جواب دیا کہ وہ مجہسے مواخات کر چکے
ہین کبہی خلاف برادری نکرینگے تم بہی میری طرح اونکی طرف سے
مطمئن رہو جب امیر کوچ کرتے بہرت پور سے بیس کوس پر آگئے
جرنیل لیکصاحب نے امیر کے ملجانے کے بعد فتح قلعہ کا عقدہ لاینحل
ہوجاتا جانکر بے شکست فصیل یورش کی لیکن راجہ بہرت پور کی شجاعت
و ہوشیاری سے منہزم ہوے بہت گورے اور تلنگے مجروح و معدوم
ہوے مہاراج نے غلامی خان کو لاکہ روپے کے ساتھ امیر کے
استقبال کو بہیجا اور لکہا کہ اسوقت میری تقصیر و تزویر پر کچہ خیال
نکیجیے پیسا دیکر اور جرمانہ لیجیے امیر نے روپیہ سپاہ کو تنخواہ مین دیکر

کوچ کیا فتحپور سیکری مین آئے مہاراج یہان پر پڑے آگئے
استقبال کو
استقبال میں لائے تجدید مواخات و مصافحات کے بعد دونو نے
بھرت پور کی طرف کوچ کیا اوسدن بھرت پور سے پانچ کوس ورے
ڈیرہ کر دیا دوسرے روز اپنے جیش مقدم کے مخیم پر پہنچے مہاراج
اپنے فرودگاہ پر گئے امیر یہان رہے دوسرے روز قلعے کے آگے
میدان مین تین سو سوارون سے پرا جمایا علم فیروزی پرچم جھکایا
پھر نقیبون چوبدارونکو یہہ حکم دیکر کہ تتمۂ جیش جب آئین یہین
ٹہرائے جائین خود بیندرہ بیس سوار کے ساتھہ مہاراج کی ملاقات
کو اونکی فرودگاہ پر کہ وہان سے دو کوس تہی گئے دونو سردارون نے
خوشی سے ملاقات کی کہانا کہایا اختلاط و اتفاق کی باتین کین
اسمین فرودگاہ امیر کی جانب سے دور غبار نمایان ہوا دونو متردد
دیکہہ ہی رہے تہے کہہ ہرکارے آئے انگریزی بارہ رجمٹ اور
اور چار پلٹنو کی امیر کے ڈیرے کی طرف آنیکی خبر لائے امیر جلد

حریف پر ملہ ؟ وسی ہی ہ پرا سے مردود

پہ فوج انگریزی کی قلعہ بندی قواعد سے گولہ اندازی سے نے
میاب لوٹایا امیر کو غیرت سے غیظ آیا ہمراہیون سے کہا
جلد متلاشی و منتشر ہو جاؤ پس پیش جب ور اس اعدا پر حملہ
و جوانمردون نے متفرق حملے کیے اعدا سے لگے سخت تقلیش
ہوئی انگریزی فوج دبی اسیحال مین مہاراج بہی آگئے امیر خوش
ہوے مہاراج سے کہلا بہیجا کہ تم اعدا پر اونکی پشت پر پہنچکر زور دو
اپنی طرف متوجہ کرو پہر دیکہو کیا ہوتا ہے لیکن مہاراج نے کوتہ
اندیشی سے سمجہا کہ فتح جنگ امیر ہی کے نام پر ہوگی میری محنت
بے سود ہے یہ رک رہے امیر زیادہ مشغول ہوے اسی حال مین
انگریزی فوج کو معلوم ہوا کہ جرنیل لیکصاحب کی یورش آج
بہی ضائع ہوئی اہل قلعہ نے فصیل سے بان و تفنگ مارکر ہٹادیا
یہ بہی گہبراکر امیر کے مقابلے سے ہٹے بعض سوارہ ہمراہیان

امیر متعاقب گیے جب دونو فوجین باہم ملگئین متعاقبین لوگ
امیر سے آملے اس واقعے سے دو دن بعد راجہ بہرت پورنے
امیر کو بلاکر بتعظیم و اعزاز ملاقات کی گذشتہ واقعات مین ثبات
و شجاعت پر تحسین و آفرین کرکے اس معرکے مین ہمت و جرأت
چاہی امیر نے کہا فتح و نصرت قادر قوی کے قبضۂ قدرت مین ہے
اور توفیق شجاعت و ثبات بہی اُسیکی طرف سے ہین بقدر اختیار
اس جنگ مین سعی و ہمت کرونگا آپ مطمئن رہین لیکن مجھے اپنی
سپاہ کی تنخواہ دینے کو دس لاکہہ روپیے کی ضرورت ہے
راجہ نے کہا ہم دیتے ہین یہ کہکر روپے کی سبیل کردی سپہدار
و سپاہ فارغ البال ہو گیے کئی دن کے بعد راجہ نے امیر سے
کہا متہرا کیطرف سے انگریزی فوج کی رسد آتی ہے یہان سے
پانچ چار کوس پر ہے جو ہر شجاعت دکہاؤ رسد فوج تک
پہنچنے ندو امیر جمعیت موجودہ سے سوار ہوے جمشید خان

سید ۰ سردرخان وغیرہ دلاور ریقا وود وسے
الون پر قضاے مبرم کی مانند جا پڑے تہوڑی دیر مین پلٹنون کو
برہم کرکے توپین اور سامان رسد لیکر لوٹنا چاہتے تہے کہ توپ
آواز آئی پوچہنے سے معلوم ہوا ہمراہیان رسد فوج انگریزی سے
بہر ایک گانو مین پناہ گزین ہین بابو سیندہیہ نے اونکا
صرہ کرلیا توپین مارتا ہے امیر نے کہا سیندہیہ نے بڑی حماقت
انگریزی فوج توپون کی آواز سنکر رسد والون کی مدد کو جائیگی
واقعہ دگرگون ہو جائیگا یہ گفتگو تمام نہوئی تہی کہ انگریزی فوج
آگئی امیر نے کہا بابو سیندہیہ سے کہو اپنی حماقت کا نتیجہ لو
ہمراہیان رسد کمک پاکر بابو سیندہیہ پر بڑہے باڑین ماریں
فوج سیندہیہ منہزم ہوئی اپنی اور امیر کی لی ہوئی توپین چہوڑ
گئے ہمراہیان امیر بہی انکو بہاگتا دیکہکر بہاگے امیر دو چار سوار
میدان مین رہگئے اور اسیطرح سرگرم جنگ رہے کہ خیر خواہ

یہ حال دیکھکر کہا بیسود جان دینا عقل سے دور ہے تنہا ایک لشکر سے
بر آنا دشوار ہے امیر یہ سنکر لشکر کے پیچھے ہوے چاہا کہ فراریون کو روک
لین روک نسکی ناچار فصیل نشان کی طرف آئے اور اون دوسو سوارونکو
جو نشان لیے کہڑے تھے ساتھہ لیکر دوبارہ اعدا پر حملہ آور ہوے
پہر تو یہان تک لڑے کہ اونکو ہٹا کر اونکی فرودگاہ پر پہنچا دیا راجہ
رنجیت سنگہ فصیل پر سے یہ تماشا دیکہہ رہا تہا اوسنے امیر کو بلایا
کمال تعظیم سے پیش آیا کہا مینے آپکو جتنا سنا تہا اوس سے زیادہ پایا
لڑائی کے بگڑ جانے کا باعث سید ہین یہ باعث تم کچھہ خیال نکرو یقین
ہے پہر کسیوقت اسکا عوض کر لوگے دو چار روز کے بعد پہر مہاراج
اور راجہ نے امیر کو بلایا متہرا سے دوبارہ حریف کی دوسری
بڑی رسد آنیکا حال سنایا اور کہا اس مہم کا انجام فتح و شکست
کا آغاز ہے اگر یہ رسد انگریزی فوج مین آگئی انکو بڑی مدد ملیگی
ایک عرصے تک جسسے باستقلال و اطمینان لڑنے کی قوت ہوجائیگی

حسن مع و ظفر تمہارے نام ہے امیر نے اس ہمر کے سر کرنیکا
دمہ لیا مقام سے کوچ کرکے بہرتپور سے تین کوس انگریزی لشکر
سے دو کوس متھرا کی راہ مین خیمہ زن ہوے جو کہ انگریزی
لشکر بہت قریب تہا اسلیے امیر ہروقت مستعد و ہوشیار رہتے
آدہ آدہ کوس پر سوارون کی چوکیان چارون طرف کردین
انگریزی پلٹنون سے جنگ قراولی کرتے اس اثنا مین ہرکارے
نے خبر دی کہ متھرا سے جو رسد آنے والی تہی چار پلٹنون
اور چار ہزار سوار کے ساتہ آتی ہے امیر نے یہہ سنکر سپاہیونکو
حکم دیا کہ متھرا کی طرف بڑہو خود مہاراج کے پاس آئے مہاراج
سے کہا مقتضاے عقل یہہ ہے کہ جرنیل لیک صاحب بطرف رسد
میرا قصد سنینگے منتخب لشکر سے کمک کو پہونچینگے مقامون پر کچہہ لشکر
برائے نام رہجائیگا اُسوقت تم یہان رہے ہو ڈلنے سنبہلو ہمت
و شجاعت مین صرفہ نکرو اور اگر اسکام کو دشوار جانو یہان

مجھے رہنے دو تم رسد پر جاؤ مہاراج نے کہا نہین رسد ہم بہی
جاؤ مین یہان ہون جو کچھہ مجہسے ہوسکیگا مین کرونگا القصہ
امیر بے تاخیر اودہر روانہ ہوے اپنے سوارون سے ملکر تہوڑی
دیر مین رسد والون پر پہنچے امیر کے پہنچتے ہی پلٹنون نے
قلعہ باندہا قواعد سے آمادہ جنگ ہوے جنگ قراولی شروع
ہوئی کچھہ دیر نہوئی تہی کہ جرنیل لیک صاحب چار پلٹنین بارہ رجمنٹ
دو ہزار سوار ہندوستانی اسی توپخانہ لیکر رسد والون کی کمک
پر آگئے امیران سب سے لڑنے کی فکر مین تھے کہ مہاراج بہی ایک
طرف سے آگیے امیر نے اونکی تحمیق کرکے تاسف سے کہا
اگر میری صلاح دید کے مطابق کیا جاتا مدعا حاصل تہا مہاراج
کچھہ عذر کرکے چپ ہوگیے امیر نے وہان سے قریب ایک جگہہ
خیمہ کیا اسلیے کہ دن آخر ہوچکا تہا صبح کو اپنی فوج کے تین
غول کرکے خود مع سواران خاص و پنڈارہ و دکہنیان

جیش مین کہڑے ہوے میسرہ مین مہاراج کو کہڑا کیا جینا بہاؤ
کو جو مہاراج کے سرداروں سے تہا مع بعض سواران و دکنیان
مقدمۃ الجیش پر کہا تا شام مجادلہ رہا تہا سے جنگ مین بہاؤ مذکور
گولون کے سامہنے نہ ٹہر سکا لوٹا مہاراج ہلکر بہی قابو نپا کر پہر سے
امیر بجنگ قراولی لڑتے رہے حریف کو سبقت سے مانع ہوے
جب شب ہوگئی دونون لشکر قریب مقابل جم ٹہرے امیر نے
مع مہاراج رات بہر حریف کا محاصرہ کیا سحر جرنیل نے پلٹنون کا
قلعہ باندہ کر رسد کو درمیان لیا اور کوچ کیا امیر نے چاہا کہ جلد
حریف پر حملہ کرین لیکن مہاراج نے بمبالغہ منع کیا کہا حریف
اسوقت نہایت مستعد و ہوشیار ہے یورش کچہہ کام دیگی
میری فوج کو جو حریف نے جنگ فرخ آباد مین شکست دی
ہے اور اسلیے میرا رعب انگریزون کو نہین رہا ساداا سطرح
اسوقت تمکو شکست ہوا اور تمہاری مہابت بہی جاتی رہے

بندیل کھنڈ مین فتحین پا کر تمنے جو شوکت پائی ہے وہ قلل نفع ہو گا
ابھی بہت کام کرنا ہے امیر نے طرح وہی مقام پر آکے دو تین
دن کے بعد راجہ بھرت پور نے امیر و مہاراج کو بلا کر مشورت کی
کہا کہ دونو سرداروں کا ایک جگہہ رہنا مناسب نہین صلاح دید
وقت یہ ہے کہ ایک یہان مقابل رہے دوسرا ملک حریف مین
تاخت و تاراج کرے ہلکر نے بعذر واماندگی اپنے لشکر کو بچایا
کہا ہم مین اب طاقت نہین امیر کا دل بڑھا کر انہین اس مہم پر
نصب کیا یہ واقعہ سنہ ۲۱ ۱۲ ہجری کا ہے

امیر کا جانب وطن مالوفہ یعنی سنبھل جانا جرنیل سکاٹ صاحب سے مقابلہ ہونا طرح دینا اکثر اہل لشکر کا تاراج میں نعماے بیکران پا کر جدا ہو جانا امیر کا بھرت پور کو واپس آنا

جب رجہ بہرت پور و اج ی صوابد ید دریافت ہولی

بیچ سواروں سے بعزیمت کہیر کوچ کیا حاجن گھاٹ سے مع

گذیسے گوکل پر آئے اوسے لوٹا پہر براہ جوار کموتہ پر گئے

رلٹین انگریزی وہان کے قلعے کو گہیرے دوندی خان

وہان کے زمیندار کو محصور کیے پڑی تہین آمد امیر باستقدیم

دوندے خان اپنے تدارک کو سمجہکر مولناک قلعہ علیگڈہ

کو لوٹ گئین ا میر کموتے سے کوچ کر کے براہ بسنے نگر وسیحپور

و جلال پور مکانات واقعہ ساحل گنگ بوٹ گہاٹ پر پہنچے دو

ڈیرہ کیا اوسدن تلاش راہ پایاب مین نشتر کوس پہرے

مقصد نپایا ناچار وہان سے چلکر براہ پیجیٹ گڑہ پایاب

تلاش کرنے قمر الدین نگر پر آئے اُسدن بہی تیس کوس پہرے

پر کشتی سے ساحل مراد تک نہپہنچی مایوس ہوکر لوٹے اور

ارادہ کیا کہ سرفراز نگر دہر دورا گہاٹ سے جو بہت دور تہا

عبور دریا کرین اسمین ایک خضر صفت بوڑہے نے وہین پایاب
کا پتا دیا پیر مرد نشان بتا کر غائب ہو گیا امیر نے عبور کا ارادہ کیا
اگرچہ پایاب کے آثار نیارے تھے مگر باعتصام حبل المتین توکل دریا مین
گھوڑے ڈالدیے بلند اقبالی سے دریا پایاب ہو گیا گھوڑون کے تنگ
تنگ تر نہوے لشکر کی بکریان تک نکل گئین پرے جاکر موضع دہتورہ
پر خیمہ کیا دوسرے دن امروہہ مخیم لشکر ہوا وہان سے رات کو کوچ
کر کے چار گھڑی دن چڑہے مرادآباد پہنچکر انگریزی فوج سے
جو وہان تھی مقابلہ و مجادلہ کیا فوج انگریزی بشیتر ماری گئی بقیۃ
السیف بہاگے امیر نے تمام اسیران جیلخانہ چہوڑ دیے سبکو
خرچ دے دیکر رخصت کیا اور بایں لحاظ کہ تاخت تاراج سے اس ملک کے
باشندے گھبرا جاینگے کچہہ کاربراری نہوگی مرادآباد کو نہ لوٹا
رام گنگا اوتر کر رامپور کیطرف کسی گانو پر خیمہ کیا وہان کسی خیرخواہ
مخبر نے خبر دی کہ یہان رتن چند دیوان لکھنؤ کا خزانہ سے

امیر سے ... وزدہ وقبض

اللہ خان قدیمی کو دفینہ نکالنے کو بہیجا ان سرداروں نے
اوہ مخبر کو کہدوایا پہلے امتشہ نفیسہ کمخاب دوشالے کی
پہر روپیے ملے احمد خان نے کہ ایک عالی ہمت سردار تہا
جنس ہمراہیوں کو خواہش سے زائد دیے بقیۃ البدل پینتیس
روپیے امیر کے پاس لے آئے ہرچند مخبر نے کہا کہ روپیونکے
اشرفیاں ہین مگر فیض اللہ خان بنگش وغیرہ نے شام ہوجانے
خیال نکیا کہا نہیں اب یہاں کچہہ نہیں دوسرے دن امیر
انگریزان پر جسمین کئی کمپنیاں تلنگون کی تہین یورش
خندق سے یورش نے کچہہ فائدہ ندیا تب مورچے جمائے
آدہی رات گئے امیر کے ہرکارے جرنیل اسکاٹ صاحب کے ہرکارونکو
جو چٹہیاں لیجاتے تہے پکڑ لائے اون چٹہیون سے دریافت
ہوا کہ جرنیل موصوف بافواج جرار اوسی دن دوپہر تک

آنے والا ہے امیر سے وہان رہنا مناسب نجانا کوچ کرکے بلاد مُلند
کاشی پور پہنچے ڈیرہ کیا صبحکو جرنیل اسکاٹ صاحب منکلف صاحب
سکندر صاحب مالی صاحب باجند پٹالن و سواران ہندوستانی
مرادآباد آئے امیر کو نپایا امیر وہان سے کوچ کرکے مکانات زیر کوہستان
متعلقہ کمایون مین ہوتے ہوئے باج پور آئے اوس بستی کو لوٹا
اور ایک ہفتہ وہان قیام کیا پنڈارے ہمراہی امیر بہلی بہت کیطرف
گئے اس ضلع کی تاراج مین مصروف ہوئے اسکاٹ صاحب مرادآباد
سے کوچ کرکے رامپور آئے نواب نصر اللہ خان رئیس رامپور سے
حال لشکر امیر دریافت کیا کہ باج پور تک پہنچا امیر کاشی پور کو شائد
کو غارت کرتے دھام پور نگینے پر آئے اُسدن کوچ نسب سے اہل
لشکر متفرق ہوگئے تھے امیر تین چار ہزار سواروں سے نجیب آباد
مین آئے وہان سے بہت سامان کرانہ وغیرہ لوٹ کر
کیرت پور پہنچے وہان اہل لشکر مجتمع ہوگیے امیر نسد نانکے

مسلمانون اور ... مین ... سے ... فوج سے ... درانی

الغرض تا ... کی راہ لی اسی حالین جرنیل لیک صاحب با فوج جرار آ ہی
پہنچے اور جنگ قزاولی شروع ہو گئی امیر نے یون ہی شب
تک دشمن کو عاجز کیا آدہی رات گئے مقاتلہ غیر مفید سمجھکر طرح
دی لوٹکر براہ شیر کوٹ افضل گڑہ بد آئے اہل فوج کے جمع ہو جانے
کو کہ کوچ شب سے متفرق ہو گئے تھے وہان ایک مقام کیا
ہنوز بیس ہزار سے جمع ہوے تھے خاص سوار دن اور پنڈارون
مین خانہ جنگی ہو گئی تہی پنڈارے لشکر سے دو کوس علیحدہ
ٹھہرے ہوے تھے اسی حال مین جرنیل اسکاٹ صاحب
کئی پلٹنین سیپی توپخانے لیکر آ پہنچے امیر اتنی ہی جمعیت سے
قصد مقابلہ کیا صف میمنہ کو سرداران جان نثار جمشید خان
محمد سعید خان رحمت خان سے سجایا میسرہ مین باقی محمد خان
شہامت خان کو افریدیون کی ساتہہ جمایا خود بدولت و اقبال

سوا سواروں سے مقدمہ ... یا ہوئے میمنہ
رلاور جمشید خان محمد سعید خان نے حریف پر حملہ کیا
ز میسرہ پر زور دیا آفریدے نہ ٹھہر سکے ہٹے امیر اکون کو
لیکے آفریدیون کے روکنے کو لوٹے امیر ہنوز آ
پہنچے تھے اکون کو غایت تہور سے تاب تاخیر نرہی جمشید
سعید خان دلاوروں کو حملہ آور دیکھکر انہوں نے بھی
یا توپ کے چھرے کی ایک باڑ ایسی پڑی کہ سب کام آے
اور سرداران دلاور نے تلوار و کو خون اعدا سے خوب سیر
لیا آخر دو تین آدمیون سے کشود کار دشوار جانکر یہ بھی
گئے پنڈارے جو لشت فوج حریف پر تھے قابو پاکر
ن لشکر انگریز پر راضی ہوکر رزمگاہ سے ہٹ گئے امیر لو
اس مقام پر آئے جہان اکون کو ٹھہرا گئے تھے ا
پستے دیکھکر سمجھے کہ ... ی فہمائش نے اکون کو نزد

ف جو فریہ

چلے وہان سے مع فیل نشان او

ن پچاس سوارون سے جو وہان کہڑے تہے میدان

حریف فیل نشان اور انبوہ سواران دیکہکر شش قدمی

امیر نے جا بگہڑی وہان توقف کرکے رٹہیر کیطرف کوچ کیا

ہان سے است پور پہنچکر اوس مکان کو تاراج کیا آدہی رات

ہان سے کوچ کرکے ہناکر دوارے کاشی پور ٹانڈے ہوتے

سے پہر مراد آباد آئے اور شب باش ہوسے اوسدن کوہستان

مین پہرنے سے ستر کوس کی منزل ہوئی دوسرے دن

وزیر پور پرکہ سنبہل سے تین کوس ہے فوج کے ڈیرے کروائے

رہٹر ہی دن رہے ترینہ سراے سنبہل وطن قدیم مین تین مین

سوارون سے داخل ہوسے رئیسون اور بزرگون سے

ہر ایک کو لایق شان خلعت و انعام دیئے خود مع سکو وہان

رہے فوج کو حکم دیا کہ نصف شب سے چندوسی کی جانب کوچ کریں خود بعد نماز صبح کے بعد سوار ہوکر چندوسی میں فوج سے ملے زرمعاملہ کے ایصال میں دو تین مقام کئے وہان سے بریلی کے مفتی کو جنسے معرفت سابقہ تھی لکھا کہ منتظر رہو ہم بریلی آتے ہین جرنیل اسکاٹ صاحب اس حال سے مطلع ہوئے مرادآباد سے کوچ کرکے بریلی اور چندوسی کے درمیان آگئے اسی حال مین جاسوس نے خبر دی کہ سکندر صاحب دو ہزار سوارون سے سنبھل مین آئے ہین امیر فتح عزم بریلی کرکے علی پور پر جو سنبھل سے تین کوس ہے آگئے سکندر صاحب نے گھبرا کر کاروان سرا اور تھی خان کے باغ مین جسکی محیط دیوار ہے پناہ لی امیر نے چاہا کہ سکندر صاحب پر یورش کرین اور اقبال سکندری کو حشمت دارا کردین مگر صاحب مذکور کے بدمضمون پیام دینے سے کہ میرے مارنے سے آپکی فتح نہوگی آپکے بھائی پٹھان جو میرے ساتھ ہین مرے

جائینگے اور مولوی علاؤ الدین صاحب کے منع کرنے سے بھی کہ امیر کے
قدیم آشنا تھے یورش سے باز رہے وہان سے کوچ کرکے امروہے سے
دو کوس پر ڈیرہ کیا پنڈارے ہمراہی امیر جو تاخت و تاراج
کی ممانعت سے آزردہ ہو کر بطرف دوآبہ چلے گئے تھے مالی سین
صاحب کے تعاقب سے عاجز ہو کر اس مقام مین آملے مالی سین بھی
دو ہزار سوارون سے متعاقب آئے امیر آمادہ جنگ ہوے
صاحب مذکور تاب مقاومت نیاکر براھیم پور کے احاطے مین محصور ہوے
امیر پیادے اور سوارون کو ایکطرف کرکے پانسو پیادون سے
آمادہ یورش ہوے اس حالمین کچھ پنڈارے سنبھل کی طرف سے
آے انسے ایک اور فرنگی کے آجانے کا حال اہل لشکر نے
سنا سراسیمہ آمادہ گریز ہوے امیر نے بھی ناچار وہان سے
کوچ کیا چاند پور پہنچکر مقیم ہوے صبح کو کہ روز عید تھا وہان
عید کی نماز پڑھی اسمٹ صاحب جو بتعاقب امیر مامور ہوا تھا

امروہے مین آیا دو چار سو آدمی نجا دلشکر امیر کے وہان پہنچے
تھے عرصۂ غارت ہوے مالی سین بہی اگر متامل ہمٹ ہوا امیر نے
تباہی بزم نجاہ سنکر غضبناک ہوکر فرمایا کہ اب ہمین انکا تدارک ضرور
اہل فوج سے کہا تم متامل مقاتل رہو مابدولت دو چار کوس گشت کرکے
اعدا کی پشت پر گرتے ہین اہل فوج نے بجا آوری فرمان پر عہد و پیمان
کیے راتہی کو کوچ ہوا امیر پالکی مین سوتے امروہے سے
تین کوس پر پہنچے تھے وہان آنکھ کہلی دیکہا کہ اہل فوج سے
باقی محمد خان شہامت خان وغیرہ سو سوار ہی رہے امیر سمجہے
کہ انگریزون کے خوف سے چلدیے یا تاخت تاراج مین بہت
نقد و جنس پاکر گہرون مین جا بیٹھے اسی فکر مین تہے کہ فوج
انگریزی امروہے سے نکلکر مقابل آئی اگرچہ فوج انگریزی
امیر کی صولت سے ڈرے ہوے تھے اور لشکر امیر کا متفرق تھا
ہونا جانتے تھے پر امیر نے جمعیت قلیلہ سے افواج کثیرہ

بلہ مناسب نہ جا   دی اسی رات گہاٹ گنگا اترکر
پہنچکر ڈیرا کیا اُسدن بہی ستر کوس کی منزل ہوئی وہانسے
بلہ ہا پور غارت کنان کوتہ پڑاسے مقام کیا دوندے خان
از ضلع شرف ناب ملاقات ہوسے یہان ہمراہیون کی حاضری
ریسوار تھے امیر نے چاہا کہ انگریزون سے جنگ مری کرتے
مین رفیقون سے مشورہ کیا فیض اللہ خان بنگش کے ایما سے
ن آفریدی جمشید خان منور خان عبد اسد خان قدیمی
سب سردارون نے کہا کہ ہم چند رفیق آپکے ہمراہ ہین اگر
ہمین ہلاک کرنا ہے منظور ہے کیجیے اور کوئی مفاد اسس
جنگ مین نہین ورنہ بہرت پور کی راہ لیجیے امیر نے کہا فتح و
شکست قلت وکثرت پر موقوف نہین اور یا ناکہ اسس قلیل
جماعت سے کیا ہوگا پر مین جنگ قرہی مین ماہر ہون اتنے
ہی آدمیون سے اعدا کا قافیہ تنگ کردونگا تمام ملک مین کہین

آرام دونگا تمہاری خوشی یہین سہی بیلن مین بہرت پور
کہ بالون گا تمہین تنخواہ کہان سے دونگا تقاضے کروگے خرچ
مانگوگے فیض اللہ خان نے کہا جبتک بہرت پور رہیگا
تنخواہ یا خرچ نہ مانگیگا مین اقرار نامہ لکہکر سب سے مہرین کروادیتا ہا
امیر راضی ہوے اقرار نامہ لکہوالیا کوچ کیا جوار آے وہان
مہابن کے قریب کوس بہر یہ یہان ہرکارے نے خبر دی کہ
آپکے آنیکا حال سنکر انگریزون نے دو رجمنٹ و رسالہ
بابابسے کے بہیجے ہین امیر مسافت دراز طے کر چکے تہے گہبرا
اور بابا کی تلاش مین گئو گہاٹ کیطرف جمنا کے کنارے
کنارے چلے اسدن بہی ساٹہہ کوس کی منزل ہوئی معبر
مذکور سے ایک کوس پر پہنچے تہے کہ غبار لشکر دور سے معلوم ہوا
ہرکارے نے امیر کے کان مین کہا کہ انگریزی رسد اکبرآباد سے
بہرتپور جاتی ہے چار پلٹن دو ہزار سوار ہمراہ ہین امیر نے

حکمت عملی سے یہ امر مخفی رکھا ہمراہیون سے کہا جاتے ہو یہ غبار
کیسا ہے سب نے کہا ہم نہین جانتے امیر نے کہا متھرا کے باشندے
خوف غارت سے بھاگے جاتے ہین بہت نقد و جنس انکے پاس ہے
اگر ہمت کرو اور انکو لوٹ لو تو مال کثیرہ پاؤ سب نے بخوشی قبول کیا
تھوڑی دور گئے تھے کہ جمعیت راجہ ہاترس سے جو اسطرف دریا
کے پایاب کے ضابطے پر مقیم تھی ایک پلٹن پانسو سوار سے مقابلہ
ہوا انھون نے لشکر کو ٹ نکر امیر سمجھا مگر فرار قرار پر اختیار کیا سوار
بھاگ گئے پیادے سپاہ اور جو لوگ کھانا پکانے یا اور کام مین مشغول
تھے کشتہ و خستہ رہ گئے اثنا مراجعت تمام دریا اوتر کے پیچھے
ہی دیکھا کہ فوج انگریزی مستعد او مسلح ہمراہ ہے امیر کے ہمراہی
گھبرائے امیر نے تسلی دی سمجھایا کہ اب بھاگنے مین بھی جانبر
ہونا محال ہے مین انسے جنگ قراولی کرتا ہون تم نشیب مین ہو کر
فتحپور چلے جاو آخر یونہی ہوا امیر بھی طرح دیکر فتحپور مین لشکر سے

آملے وہان دو چار مقام کیے مہاراج نے امیر کا فتحپور مین آجانا
سنا ملاقات کو آے ایک رات وہان رہکر مع امیر بہرت پور
آگیے اس عرصے مین مہاراج اور جرنیل لیکصاحب سے کئی بار جنگ
قرار دلی ہوئی تہی اسی حالمین جرنیل جونصاحب معہ کنیوں سے
آ ملے گڑہ مالوے سے لیکصاحب کی کمک کو آے شہر کا نظام
دیکہکر لیکصاحب سے کہا تمنے اتنا زمانہ اس خفیف مہم پر ضائع کیا
آخر سبکی راے جرنیلی یورش پر متفق ہوئی اور یہہ قرار پایا
کہ کنیوں سے جرنیل لیکصاحب جانب مغرب آنار دروازے ڈیرا
کرین اور اسی طرف سے یورش کرین جب اہل قلعہ ادہر متوجہ
ہون جرنیل جونصاحب خفیہ جہاڑی سے گزر کر جانب مشرق
کدم کہنڈی کی طرف سے حملہ آور ہون قلعہ فتح کرلین رنجیت سنگہ
راجہ بہرت پور اس قرار داد سے آگاہ ہوے ہر جانب کا بندو
بست کرلیا جوقت افواج انگریزی نے حسب قرار داد مذکور

سے ر   پر   لینیو

اج کے توپخانے والون نے جو زیر شہر پناہ تھے چہرا مارا
بڑا انگڑا انگریزی فوج کا ضایع ہوا جرنیل لیک صاحب کے
اہی خندق سے گزر گئے تھے کچہہ فصیل کے نیچے کچہہ خندق مین
خندق سے ورے گرے کسی قدر جو نیچے بہاگے
حب کے ساتہی خندق تک بہی نہ پہنچے تھے آخر ان ہی
مین کہیت رہے بعضے اُسی جہاڑی کی راہ سے فراری ہوے
مہاراج اسوقت بجمعیت جریدہ متصل پیپل باڑی قریب کدم کہنڈ سے
راجہ بہرت پور کے پاس تہے افواج انگریزی کو منہزم دیکہکر
متعاقب آے بہت سپاہیون کو کشتہ و خستہ ڈالکر لوٹ
گئے اسی حالمین مہاراج کے گنیو والون نے انگریزی توپخانے
پر یورش کرکے کئی توپین انگریزی لے لین مگر مغرور ہو کر
تغافل ہو گئے کاروبار خورش مین مصروف ہوے انگریزی

توپ بچانے والے موقع پاکر آگرے اپنی توپین اور کئی توپین
کینوسے مہاراج کی لیگئے کئی دن کے بعد انگریزونکو معلوم ہوا
کہ ہلکر اور راجہ بھرت پور نے دولت راؤ سیندہیہ سے
موافقت کرلی ہے گھبرائے اور مشورت کو جمع ہوئے آخر یہ
قرار پایا کہ راجہ بھرت پور سے صلح کرلینا اور اسکے تدارک کو
اپنے ملک کی طرف لوٹنا بہتر ہے راجہ بھرت پور نے بھی اس
خیال سے کہ مہاراج و ہلکر کے مصارف دینے مین بہت زیرباری
ہوئی سیندہیہ کے بلانے مین زیادہ تر تنگ حالی ہوگی کچھ
جرمانہ انگریزونکو دیکر قلعہ ڈیک چھڑالیا اور صلح کرلی مہاراج
وامیر کی اعانت نہ کرنے پر عہدنامہ لکھدیا جرنیل لیکصاحب
معہ افواج بھرت پور سے تین کوس پر متہرا کیطرف جا پڑے
اب امیر کٹھیر سے لوٹے اور اس ماجرے سے آگاہ ہوکے
جرنیل لیکصاحب نے قابو پاکر لشکر مہاراج پر شبخون کیا

اگر امیر موقع پر پہنچگئے حریف کو ناکام لوٹا دیا راجہ بہرت پور نے
یہ راز مہاراج پر ظاہر نکیا تہا دونون نے ایک روز صلاح کرکے
امیر کو دولت راؤ کے ملے آنے پر متعین کیا سیگڈہ بہیجا روانگی
اسکے بعد سرجی راو گہاٹیہ سیندہیہ کا سسر قریب بہرتپور
آیا رنجیت سنگہ نے راز کا مخفی رہنا محال سمجہکر مہاراج ہولکر سے
برملا کہدیا کہ مین صاحبان انگریز سے صلح کر چکا ہون اب تمہارا
یہان رہنا بیفائدہ ہے مین تمہارے مصارف نہین دیتا
مہاراج یہ سنکر بدحواس ہوگئے آخر سنبہل کر وہان سے
نکلنے اور سیگڈہ پہنچنے کے فکر مین مشغول ہوے جرنیل
لیکصاحب نے مطلع ہوکر اپنی فوج کو سدراہ کیا اتفاقاً فوج
جرنیل اور سرجی راؤ گہاٹیہ کے ہمراہی پنڈارون مین مجادلہ
ہوا پنڈارے منہزم ہوے ظفر یافتہ تعاقب مین راہ سے
ایک منزل ہٹ گئے مہاراج کو موقع ملا بہ جمعیت جریدہ نکلے

سیل گڈھ پہنچے مہاراج سے ٹہرا یہی بعد لوا فاسے جا ملے
مگر بخشی بہوانی سنگہہ مرتضی خان بنگش بہادر خان وغیرہ
سرداران ہولکر رفاقت چہوڑکر جرنیل لیکصاحب کے ساتہہ ہوے
امیر سیلگڈھ مین سیندہیہ سے مل چکے تہے مہاراج سے ملے یہ واقعہ بہی ہوا
مہاراج و امیر کا باہم کنگاش کرکے انباجی انگلیہ کو
تنگ کرنا مصارف کے لیے روپیہ لینا انگلیہ کے ایما سے
دولت راو کا انگریزونسے ملجانا امیر مہاراج کی موافقت چہوڑنا
ایکدن امیر و مہاراج نے سیل گڈہ مین مشورت کی چاہا کہ کوئی
سبیل حصول زر کی نکالین سپاہ کو مطمئن کرکے انگریزون سے
پہر مقابلہ کرین آخر یہ ٹہری کہ سیندہیہ سے کہین شاید وہ کوئی
تدبیر معقول کر دین غرض اونسے کہا یہ بہی ظاہر کیا کہ ہمارے
پاس بیش بہا جواہر بہت ہین لیکن اندنون یہان

ہمین سینٹہہ جواہر م ایین ا
چاہین میرے ہاتہسے لیجائین امیر سے نے کہا ان باتون
ین نکلتا کوئی چلتا ہوا ڈہب بتاے ہمین پریشانی سے
جواب دیا کہ ابا جی انگلیہ کے پاس لاکہون روپیہ
اگرچہ ہمارا نوکر ہے مگر ہمین نہ دیگا تم اپنے طور پر اوس سے
چاہو تو خود بہی صرف کرو ہمین بہی دو مہاراج نے کہا
امیر ہی لینگے سینٹہہ نے اجازت دی امیر اُٹہے
کے پاس پہنچے اُس سے کہا تم سینٹہہ کے ملازم ہو
دار ہو ہم بہی سینٹہہ کے خیر خواہ ہین اور بے زری سے
تمہین امداد ضرور ہے اس حال مین روپیہ نہ دینا مروت سے
ہے انگلیہ نے صاف انکار کیا امیر نے بہت سمجہایا مغیہ
انا چار یہ کہا کہ جواہر گرو لیکر روپیہ دلوا دو نہ مانا امیر اوٹ
کو ناچار سنایا مہاراج نے مالا ڈانگلیہ کے

بھائی کو بلا کر سمجھایا ایسے بھائی کو سمجھاؤ یہ روپیہ
امیر لاکھہ روپے ملک مانگتے ہین بڑی بات نہین اسکے کہنے سے
انگلیہ نے ایمان کھویا تب تو امیر نے مہاراج سے کہا اگر
دو کچھہ زیور دیکر روپیہ لوں مہاراج راضی ہو گئے امیر تا پہنچے
سوال و جواب ہوئے امیر نے انگلیہ کا ہاتھہ پکڑ کر اٹھا لیا
باتین کرتے اپنے خیمے تک لے آئے اور کہا اگر تمہارے پاس روپیہ
نہین آؤ چند روز میرے خیمے مین رہو انگلیہ کے ہوش اڑ گئے
امیر نے نہ چھوڑا کئی دن اپنے ہان نظر بند رکھا انگلیہ نے ڈر کر
مہاراج کو پیام دیا کہ تم مجھے اپنے پاس بلا لو جو کہو گے مین دونگا
مہاراج نے بلا لیا چھہتر لاکھہ روپے سیندھیہ کے لیے پانچ لاکھہ
اپنے نذرانے کے ٹھہرائے انگلیہ نے دس بارہ لاکھہ کی سبیل وہین
کر دی باقی کے ادا کرنے مین عذر کیا مہاراج نے ڈرایا کہا پھر
امیر کے حوالے کرتا ہون انگلیہ نے گھبرا کر کہا باقی کی سبیل

لوٹے جا کر کر ونگا مہاراج نے یہہ صلاح سنی سیندہیہ امیر و بابو جنیدیہ
کو کچہہ سوارون اور دو پلٹنون سے انگلیہ کے ساتہہ کیا انگلیہ نے
کوٹے آکر اپنا دفینہ نکالا نصف زرمقررہ ادا کیا اندنون پنڈارے
کوٹے مین فساد کر رہے تھے راج رانا ظالم سنگہہ نے امیر کو امدادِ خرچ کے
بعد اس مہم پر مامور کیا امیر جلد تدارک کر کے لوٹ آئے مہاراج و سیندہیہ
پر بے آمدزرِ معاملہ انگلیہ کا دشوار ہوے انگریزون سے لڑنے پر
معاہدہ کر کے وہان سے کوچ کیا عبور گہاٹہہ کر کے مانڈل گڑہ علاقہ میواڑ
مین آئے انگلیہ نے مکاری سے سیندہیہ کو پیام دیا کہ مین تمہارا
نوکر ہون اگرچہ تمنے خلافِ شان سرداری غیرون سے
سیری خواری کروائی لیکن مجہے رنج نہین مین بدل خیرخواہ ہون
آپ ان سکہسرونکا ساتہہ نہ دیجیے انگریزون سے صلح کر لیجیے مناسب
وقت یہی ہے سیندہیہ کو یہ رائے پسند آئی مہاراج کو لکہا
انگلیہ کو چہوڑ دو مہاراج اُندنون ضلع شاہپورہ مین تھے

انہون نے جواب لکھا کہ ہم جبتک اپنے حصے کا روپیہ نہ لینگے
اسے ہرگز نچھوڑینگے سیندہیہ نے انکے حصے کا روپیہ بہیجکر انکو
چھڑا لیا اور مختار الدولہ محمد شاہ خان کے کینوکو کہ نوکر رکھکر مالوے کی تحصیل
پر بہیجا تہا جواب دیا اندنون جرنیل لیک صاحب متہرا مین تہے اور کینو
جو انصاحب کی چہاونی ٹونک اور رامپورے پر سیندہیہ نے بمعرفت
انکلیہ جرنیل صاحب سے صلح کی باقی محمد خان رحمت خان وغیرہ
رسالداران ہمراہی امیر کو اپنے پاس بلالیا امیر باہمارے مہاراج
کوٹے ماندل گڑہ مین سیندہیہ کے پاس آسے جوکہ راز مصلحت
مخفی تہا سیندہیہ نے کئی دن امیر کو لیت ولعل مین رکھکر
رخصت کیا امیر عقل سے ماجرا دریافت کرکے ہلکر کے پاس آئے
بدعہدی سیندہیہ ظاہر کی یہہ مہاراج وہلکر اجمیر آئے چندروز
یہان مقیم رہے یہان سکھون کے وکلا آئے صاحب سنگھ
راجہ پٹیالہ اور رنجیت سنگہ والی لاہور کے پیام لائے کہ تم دونو

سے دو ہمارے ملک میں آباد ہیں ہماری حفاظت میں جو تم

مہاراج دوامیسر کا امرت سر جانا انگریزوں سے مصالحت کرنا

مہاراج دوامیسر نے مشورت کر کے اجمیر سے بعزم پٹیالہ کوچ کیا محمد شاہ خان سے کہ جو کہ سیندھیہ کی سرکار برطرف ہو کر مالوے کی تحصیل میں تھا میر مراد نے سکے موجودہ فوج سے مہاراج کے ساتھ ہو لیے سانبھر کھٹو کھنڈیلہ نارنولی ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ معاملہ لیتے ہوئے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگھ رئیس پٹیالہ سے ملے انہوں نے رئیس مذکور کو اور اوسکی زوجہ میں مخالفت تھی وہ راجہ کا عزل اور اپنے بیٹے کرم سنگھ کا نصب چاہتی تھے مہاراج امیسر نے کہا خوب موقع ملا ایک طرف

مین ہو جاؤن دوسرے کی طرف تم اس صورت
گزارا ہوتا رہیگا اسنے قبول کیا رانی کے طرفدار ہو
مہاراج راجہ کیطرف رہے اسمین جرنیل لیکصاحب
جرامتہرا سے کرنال کے قریب آگئے یہ سنکر دونو سردار
نے راجہ اور رانی سے کچھہ کچھہ سوچکر باہم ملادیا ٹیپالے سے
اس عزم پر نہضت کی کہ رنجیت سنگہہ سے سازش کر کے
انگریزون پر لوٹین اگر سکہہ ساتہہ ندین شاہ
بادشاہ کابل سے ملین شاہ کے ظل حمایت مین معاہ
انتقام لین ستلج اور دوآب اُترکر مہاراج نے نواب
خانکو آگے بہیجدیا کہ یہ پہلے پہنچکر رنجیت سنگہہ سے تقریب
موافقت کرین نواب مذکور نے امرتسر تک سکہون کے
کئی سردارون سے سازش کر کے مہاراج کو لکہا
کہ مینے کئی سردارون کو موافق کرلیا ہے عنقریب

رنجیت سنگھ کو بھی راہ پر لاتا ہون مہاراج نے بہاو بہا سنگ
معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگھ کے پاس بھیجا امیر و مہاراج
حکمران و پریشان بعزم کابل ایک کیطرف چلے جاتے تھے
کہ بہاو بہا سنگ نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب رنجیت سنگھ سے
لکھوا کر بھیجا اُسے پاکر دونو مطمئن ہوئے امرت سر کی جانب چلے
راجہ رنجیت سنگھ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر مین لیجاکر
ٹھہرایا ڈیڑھ مہینے وہان مقیم رہے خرچ نہ رہا تھا تکلیف ہوئی
گھبرا گئے کہ اوس ملک مین بہت ہوتے ہین اہل لشکر کی
خوراک اور گھوڑ ونکا چارا تھا رنجیت سنگھ نے مہاراج سے کہا
قصور والے جو ہمارے خراج گزار ہین اندنون خراج نہین
دیتے اگر اُنہین مستاصل کردو خرچ ہمسے لو مہاراج نے قبول کیا
قصور والے مسلمان تھے اُنہون نے امیر کو پیام دیا کہ
کافرون کے طرفدار ہوکر ہمسے لڑنا آئین اسلام کے خلاف ہے

امیر نے مہاراج سے قصوریون کی سفارش کی مہاراج مناسب
وقت و مطلب سمجھانے لگے قصور کی طرف چلے قریب پہنچے امیر نے
انکار صریح کیا مہاراج لوٹ آئے رنجیت سنگھ کو مطلع کیا اور کہا
ابھی آپ چپ ہو جائیے مین امیر کو سمجھا لونگا اسی حال مین لیکصاحب
کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے اکز زیر قلعہ
خیمہ زن ہوئے آخر سپہ کو وہان چھوڑکر جریدہ فوج سے جالندہر
کے پاس آئے جو کہ صدر کلکتہ سے متواتر چٹھیان بمضمون ہی
تھین کہ امیر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کر لو اور لیکصاحب کو بھی
خوف پیدا ہوا کہ مبادا سکھہ انکا ساتھہ دین مقاومت محال ہو جاے
اسلیے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو اس کام پر بھیجین جو
حکمت عملی سے امیر و مہاراج ہی کو بادی بایم آشتی کرے آخر
ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف لیکصاحب سے رخصت
پاکر اول لشکر امیر مین آئے امیدواری کرکے نوکر ہو گئے

چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بھائی سرکار انگریزی
مین ملازم ہے اگر آپ کہیے مین اوسکے واسطے سے معاملہ مصالحت
طے کر دون امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزونکی طرف سے اسی
کام کو آئے ہو تمہارے حقمین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے
نکلجاؤ شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹھہ بالارام مصاحب و مشیر
مہاراج سے ملے اسکے واسطے سے مہاراج کو مصالحت پر راضی کر کے
جرنیل لیکصاحب کو بشارت دی جرنیل لیکصاحب نے خوش ہو کر اپنے
خزانچی ہرسکھہ رائے سے ایک خط بالارام سیٹھہ کو بھجوایا یہ دونو ہمقوم
اور دوست تھے اسنے اوسے لکھا کہ تم مہاراج کو راضی کر کے یہان
آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری رائے سے کل مقدمات
مصالحت طے ہو جائین سیٹھہ نے وہ خط مہاراج کو دکھایا مہاراج
نے اس کام کو فوز عظیم جانا امیر کے پاس آ کے بات کو چھپا کر امیر سے
کہا رنجیت سنگھہ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین

[illegible] الملک کا لانا ایسا دہان [illegible] ہی خرچ ہمار

نہین کہیے اب کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگھہ وغیرہ

ہمت نہین نہ سہی مین کابل جاتا ہون بہرطور شاہ کو کمک

ہمارے پاس دس پندرہ لاکہہ کے جواہر ہین شاہ کو دونگا باقی

لکہنؤ سے وصول کرکے دینے کا اقرار کرونگا انگریزونکو ہند

کا لونگا مہاراج نے کہا اور جو شاہ نہ آے امیر نے کہا کچہہ پروا

اٹک تک جاکر اپنے ہموطن ہمقوم پٹہانون کو جمع کرونگا لاکہو

یوسف زئی ساتہہ لیکر لوٹونگا ان ملکونکو لوٹونگا اعدا سے انتقام

لونگا یا سر ندر سودا ہے یا انجام حصول مدعا ہے مہاراج

کہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر تمہارا کابل جانا نا[illegible]

پس اب اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے

اسلیے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر بالارام سیٹہہ کو دیکر اس

تہہرا دون متصل کوٹ کانگڑا بہیجون وہان سیٹہہ جوہری

بہت ہین یہ روپیہ لے آئے پہر جو صلاح ٹہیرے کیا جائے
امیر تہ کار سے آگاہ تہے راضی ہو گئے پہر مہاراج نے اپنے
پوشیدہ اپنے سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی
سبنے بالاتفاق کہا اگر امیر کابل گئے اور شاہ کو لائے بہی تو تمہین
کیا فائدہ ہوگا شاہ وہان حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے
تم انگریزون سے صلح کرلو چین سے بیٹھو مہاراج نے جمنا بہاؤ
وغیرہ اپنے مشیر سردارون کی یہ رائے پسندکی سیٹہ کو اسی
حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بہیجدیا وہ اسکی معرفت
سے جرنیل صاحب کے حضور مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال وجواب
ہوئے عہدنامہ لکہا گیا جرنیل لیکصاحب نے لکہدیا کہ چنبل سے پرے
مالوے کے محالات جو مہاراج ہلکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے
پاس بحال رہین اضلاع ملک دکن چنبل سے ورے کے
مضافات راجستان کا معاملہ انگریزی سرکار سے متعلق ہے

اسیر جہرین ہوگئین سیٹہ مہاراج کے پاس لایا مصالح
گردش بیہودا اور بیفائدہ تگ و دو سے گہبراگئے تہے اس
معاملے سے خوش ہوے مگر سمجہے کہ اس مصالحت مین امیر کو
شریک کرنا ضرور ہے ورنہ معاملہ درست نرہیگا اسکے سوا یہ معاملہ
مروت سے دور ہے اسلیے مہاراج نے امیر کے مشیر راے اہمجا
کو بلایا انہین پورا ماجرا سنایا اور کہا اب تم بہائی صاحب کو
سمجہاؤ اسی گہاٹ لاؤ اونکی عالی ہمتی کچہہ کام نہ آئیگی شاہ کابل
وغیرہ سے مطلب براری نہوگی راے مذکور نے امیر کی خدمت
مین ماجرا عرض کیا بمجرد استماع امیر خشمناک ہوے جوش آیا
فرمایا مہاراج نے نقض عہد کیا ہمارا ساتہہ نہ دیا پر کچہہ اندیشہ نہین
اگر فضل الہی شامل حال ہے تنہا کابل جاتا ہون شاہ کو یا مقوم
پٹہانون کو ساتہہ لاتا ہون یہ کہکر سران لشکر کو جمع کیا صلاح لی
سب کی راے عزم امیر سے متفق ہوئی اور بعض ہنگامہ دوست

راج سے جدا ہو امیر سے آملے امیر نے مع تاندہ

شہ راج سے کوچ کیا پانچ فرسنگ پر خیمہ زن ہوے

راج اس حادثے سے ڈرے اُدہر امیر جدا ہو گئے ادہر

واحد خان میر صدر الدین خدا بخش وغیرہ رسالداران لشکر جلد سے

اتفاقاً اُسی دن مسٹر مٹکلف صاحب لشکر جرنیل سے روانہ ہو کر لشکر

مہاراج مین داخل ہوے مسٹر نے جدائی امیر سنکر مہاراج سے

کہا جبتک امیر کی مہر عہدنامے پر نہو ہمین صلح منظور نہین اب تو

مہاراج کے ہوش اُڑے سمجھے بد ست و پا ہو کر بہنسے لیکن

کو یون فریب دیا کہ امیر مصالحت مین متفق ہین صاحبان

یر جو معاملہ دکن و راجستان لیتے ہین اور لشکر امیر کا

اُسی پر ہے اسلیے امیر رنجیدہ ہو گئے آپ یہ نہ لین تو وہ

مہر کر دین مسٹر معاملہ راجستان چہوڑنے پر سر دست الحال

اور معاملہ دکن دینے پر آیندہ سال مین راضی ہو گئے مہاراج

آسیمہ سر امیر کے پاس پہنچے عذر و عجز بیہ لاتے اسیر نے
کہا عہد شکنی ظلم ہے یا نوتوڑنا کم ہمتی سے ہے سرداروں سے
یہ دو نوامر نازیبا ہین مہاراج شرمندہ ہوے خلوت کی ہاتھہ
جوڑکر امیر سے کہا مین اس منصب ریاست پر تمہاری بدولت
پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق مین بہتر ہے آپ
میری دستگیری کرین اسے منظور کرلین امیر نے کہا میری
جوانمردی اس کم ہمتی کو قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت
والحاح پذیرائی چاہی پاے امیر پر سر رکہدیا تا زیست دوستی
والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا عمر بہر یہ مہربانی نہ بہولونگا
ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنونکا کہا نہ مانین مفسدونکی
راے پر نہ چلین مصالحت منظور کرین ایک کرور بیس لاکہہ روپیہ
کے ملک سے جو مجہے ملتا ہے نصف آپ لین منجملہ تیس لاکہہ کا ملک
مین اب دیتا ہون باقی ملک دکن یا اور ملک پاکر دونگا

حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج موئد ہو

مہاراج کو رنجیدہ دیکھے بصفت حال صلح لیکر منظوری لکھتے بجیے امیر ناچار

ہوسے اور مہاراج کے ساتھہ انکے لشکر مین آگئے

مہ دکھا کر کہا اب مہر کر دیجیے امیر نے کہا مین تمہارے

ن تم صلح کر لو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج

ہو گیے امیر رخصت ہو کر اپنے خیمے مین آے ہمت راے

بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکھوا لاؤ

اسے گیا مہاراج نے پرگنہ ٹونک ٹڈاوہ ملک جے پور کوٹہ

او دیپور کے محال امیر کے حصے مین لکھدیے اور مٹکف صاحب

کہا ہم دونو مین کچھہ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامے پر

فی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھہ چلینگے لیکن

بھلے لیکصاحب کا کوچ کرا دو وہ رستہ چھوڑ دین تو ہم اپنے

جائین مسٹر اپنا مدعا حاصل سمجھکر رخصت ہوا لیکصاحب

اپنے ملک کو لوٹے مہاراج مع امیر اپنے ملک کو چلے تو انکے ہمراہ
وغیرہ کل ملک ضلع انگریزون سے چہوڑا مہاراج نے ضلع دوآبہ
مین اکثر اپنی فوج کو برطرف کر دیا کہ باعث وغارت سے تنہا اگر
ہوتا تہا اب نہو سکیگا مین نباہ ہون مواجب لوکار کنجلی دو ہزاران
فوج بیدل ہوکر فتنہ انگیزی کی فکر مین پڑے اُس ملک مین دہوم وغیرہ
فساد مناسب سمجہکر آگے بڑہے جب ضلع ہریانہ مین آئے
رسالداران لشکر احمد خان کریا کانو والے میر محمد دم حیدر آبادی
وامد خان خدا بخش نواب حیات خان صدر الدین سارنگپوری میر
مردان علی وغیرہ متفق ہوکر آمادہ فساد ہوئے مہاراج کو قابو مین
لائے دہرنہ کیا ہر چند مہاراج نے سمجہایا مفسدون نے نہانا دہر
کو سخت کیا مہاراج نے تنگ آکر نکلنے کی تدبیر یہ نکالی کہ خیمے کی
قنات پہاڑکر نکلے گہوڑا پہلے سے ایک جانب منگوالیا تہا
منہا لشکر مین آئے خدمتگارون نے دوڑکر امیر کو خبر دی

ماجرا پوچھا مہاراج نے رو حال
بیا امیر نے غمخواری و دلداری کی کہا آپ نہ گھبرائین
رفع فساد کرتا ہون الغرض مہاراج کو اپنے پاس رکھا
اونکو کہلا بھیجا مہاراج میرے پاس ہین تم لوگ نہ گھبراؤ
تو خیر ہوگا دوسرے دن امیر لشکر مہاراج مین گئے سپاہیون
دریافت کیا کہ تمہاری مرضی کیا ہی جواب ملا کہ مہاراج گنپت راؤ
دیوان اور کہنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو یرغمال مین ہمین
دیدین ہم دیوان سے تنخواہ لینگے کہنڈے راؤ کو اول تک رکہینگے
مہاراج کی منظوری سے امیر نے گنپت راؤ اور کہنڈے راؤ کو
سرداروں کے پاس بھیجدیا مہاراج جب ادہر سے مطمئن
ہوے تو انہین تازہ تشویش یہ پیدا ہوئی کہ امیر سے بالمناصفہ
تقسیم ملک کا وعدہ ہے بیوفائی مین اسکے جان بچانا
منظور نہین اسکے سوا کہنڈے راؤ یرغمال مین سردارون کے

پاس ہے جسوقت امیر سے مخالفت لی امیر اور وہ سردار
متفق ہوکر کہنڈے راؤ کو مسند نشین کردینگے وہ مستحق بھی ہے
مین قید رہونگا یا مارا جاؤنگا پس مناسب حال یہ ہے کہ اول امیر کو
مارڈالون پہر سردارونکو مستمال کرون آخر اس کوتاہ اندیشی سے
بڑی فکر مین پڑا پہلے چاہا کہ تنہا اپنے خیمے مین بلاکر قتل کر دالون
لیکن یہ کام سخت جرات اور شجاعت چاہتا تہا مہاراج لتنے
نتہے آخر ایک خدمتگار کو زہر دینے پر آمادہ کیا پانچہزار روپے
سال کی جاگیر اور بہت مال کا اقرارنامہ لکہدیا خدمتگار حضور امیر مین
حاضر ہوا نوکر رہا موقع نہ پاکر خاسر و پشیمان لوٹا مہاراج کو مایوس کیا
تاہم بداندیشی سے باز نہ آے بعض معتمد امرا سے از رمیان لاے
پوچہا کہ امیر کے خدمتگارون مین کوئی لڑکا بھی ہے معلوم ہوا
خوشحالا نام ایک نوعمر مرہٹہ داخل شاگرد پیشہ ہے مہاراج نے اُسے
بلایا یون بہکایا کہ امیر میرے بہائی ہین اور مجہے تمنے بے حد محبت کی

دن سے امیر و میری جانب سے بدطن
خاطر کر دیا ہے مینے کسی جوگی سے موہنی لی ہے تو
اکہہ امیر کو کہلا دے کہ ہم مین پہر ویسی ہی محبت
ملے میرے دوستدار ہین اس خدمت گزاری کے صلے
تو بہت انعام پائیگا تجھے سونے کے کپڑے پہنائینگے پانچہزار
سے سال کی جاگیر دینگے خوشحالا نے جواب دیا مین اپنی ماں سے
اجازت سے لون تب یہہ کام کرون مہاراج نے منظور کیا خوشحالا
روتا کانپتا امیر کے روبرو آیا کچہہ ماجرا زبان پر لایا امیر نے
مفصل پوچہا عرض کیا امیر حافظ حقیقی کے شکر گزار خدمتگار سے
رضامند ہوے اور فرمایا اب تو جا اور مہاراج سے کہہ کہ میری
ماں نے مجہے اجازت دی موہنی خاک دونگا مین امیر کو کہلا دونگا
خدمتگار گیا حال کہا مہاراج سنکر خوش ہوے ہلاہل کی ایک
پڑیا دی خوشحالا نے لاکر امیر کے سامہنے رکہہ دی امیر خدمتگار

کو آفرین اور ہلکر کو نفرین کرنے لگے پہر اپنی تضیع عمر و محنت پر
افسوس کرتے رہے اسمین ایک جوش آیا غضبناک اوٹھے تنہائی
مین مہاراج کے پاس جا بیٹھے دو چار باتون کے بعد امیر نے
مہاراج سے کہا مجھے ایک حکیم نے مقوی باہ عجیب نسخہ بنا دیا ہے
مین لایا ہون تم اسے کھاؤ بڑے فرے پاؤگے مہاراج نے
کہا مجھے دیجیے مین ضرور کھاؤنگا امیر نے کہا میرے روبرو ابھی کہالو
حکیم نے سب ترکیبین مجھے بتا دی ہین بڑی سریع الاثر دوا ہے
کہا تو دیکھو ہلکر نہ سمجھے بولے لائیے امیر نے پڑیا کھول کر ہاتھ
مین دی اور کہا نوش جان فرمائیے مہاراج نے جو پڑیا کھولی
ہوش جاتے رہے حقیقت امر سمجھکر بہت گھبرائے امیر نے کہا
او احسان فراموش حق ناشناس میری محبت و جانفشانی کے
عوض یہ دشمنی مہاراج حیلہ سازی سخن پردازی مین یگانہ تھے
سنبہلکر بولے بہائی کیا ہے کیا کہتے ہو آپ مفسدون کی چالین

جو لوگ حیل اور ازبیان موافقت ہین اور چاہتے ہین میری آپکی موافقت مخالفت سے بدل جاے وہ بہ فریب ہین تیز ہوش کو کام مین لائیے کاست رست مین قدم فرمایئے مین تو بدل آپکا دوستدار دیار ہون ممنون احسان اور ہرگونہ یاری کا شکرگزار ہون آپکے کرم عمر بھر نہ بہولونگا ہمیشہ موافق رہونگا امیر نے کہا یون کیسے مدام یون ہی منافق رہونگا ظاہر مین محبت باطن مین عداوت برتونگا مہاراج لطائف الحیل سے ٹالتے رہے پر کمال انفعال سے کچہہ بن نہ آئی امیر نے بہت شرمندہ کرکے کہا اس برائی پر بہی ہم بہلائی کرینگے تاامکان تمہارا ساتہہ نچہوڑینگے تم خودبدی کا ثمرہ بدپاؤگے پچتاؤگے پہر دونون نے وہان سے کوچ کیا بڑے ترانے ہوتے ہوے مالپورہ علاقہ جےپور پر آئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا ہے

مہاراج کا پیشکر جانا اپنے متعلقون کو جو ہمہ
سے بلانا راجہ مانسنگھہ والیے جودہپور
ملنا مانسنگھہ و جگت سنگھہ والیان جیپور و جودہپور
دختر بہیم سنگھہ رانائے اودیپور کے بیاہنے پر مناز

ہنگام رونق افروزی امیر و مہاراج ضلع لاہور مین مانسنگھہ
راجہ جودہپور نے رانائے اودے پور کو پیام دیا کہ اپنی لڑکی جو
بہیم سنگھہ میرے چچیرے بہائی سے منسوب تہی مجہے دو
رانا نے قبول کرلیا ہنوز شادی نہوئی تہی کہ دونوکو باہم
رنج ہوگیا بنائے رنج یہ تہی کہ راجہ جودہپور نے کشور سنگھہ نامی
اپنے ایک جاگیردار کو اسکے دیہ جاگیر کہالی راو سے کسی رنج
مین نکالدیا کشور سنگھہ رانا سے قرابت رکہتا تہا اور رانا کے

ہر ان سے کسی نے یہ حال عرض کیا تھا جہیز مین اسلیے بزرگ لود
رانا نے اس معاملے سے آزردہ ہوکر راجہ جگت سنگھہ والیے
پور کو کہلا بھیجا تھا کہ ہمین مانسنگھہ کو بیٹی دینا منظور نہین
آدمی ادہر بھیجدو کہ گہاٹے کا ضابطہ کرلین حریف کو اطراف
نہ دین راجہ جیپور رانا کی بیٹی کے حسن وجمال کا حال سنکر
فریفتہ تھا بہت خوش ہوا جلد خوشحال سنگھہ داروغہ کو
لایق ہمراہ دیکر اس مہم پر بھیجدیا داروغہ نے اودیپور
پہنچکر گہاٹے کا ضابطہ کیا اور ایک تصویر اُس پریوش کی کسی نہایت
فن مصور سے کھنچوا کر اپنے آقا کو بھیجدی راجہ جگت سنگھہ تصویر
دیکھتے ہی عاشق زار ہو گیا اور شادی کر لینے کے خیال خام پکانے
لگا مانسنگھہ اس حال سے مطلع ہوکر جہلایا گھبرایا مہاراجہ دولت راو
سیندہیہ سے کہ ضلع جو دہپور کا صوبہ تھا اعانت خواہ ہوا سیندہیہ
نے کہ اندنون ضلع اودیپور ہی مین تھا داروغہ کو وہان سے

نکالکر گہاٹے سے ضابطہ راجہ جے پور کا اوٹھا دیا لیکن راجہ
جگت سنگہہ بیتاب تہا ضبط نکر سکا تدبیر کرتا رہا جب سیندہیہ
اودیپور سے کوچ کر گیا جگت سنگہہ نے راے رتن لال اپنے
مصاحب کو بہہ ایک جماعت لایق دیگر اودیپور بہیجا مانسنگہہ
سوائی سنگہہ سردار بہو کرن علاقہ جودہپور سے کہ اسکے
اقربا مین تہا صلاح لی یہہ سردار مانسنگہہ کا بدخواہ تہا سنتے چلا
کہ مانسنگہہ کو بہڑکا کر لڑا دو مارا جاے تو اپنی امید بر اسکیگا
مہاراج بڑی بیحرمتی کی بات ہے کہ ایک راج کی منسوبہ دوسرا
راج بیاہ لے آپ بہیجتی نکرین جے پور والون سے لڑین
اپنی منگیتر اور کو نہ دین مانسنگہہ نے مان لیا مع لشکر جودہپور
سے کوچ کیا ایلغار کرتے بیا نگن مین متصل لشکر آ ترے وہان
سے اندراج اپنے بخشی کو کچہہ فوج دیگر شاہ پور سے بہیجا
کہ فوج جے پور کو رد کرے بخشی مذکور پہنچکر جمعیت جیو رسے

من ہوا . پور لوٹ جاؤ . پر آمادہ ہو جاو
رتن لال کہ دانشمند آدمی تہا اسنے اُس جگہہ مجادلہ مناسب
نہ جانا فوج کو سجے پور لوٹا دیا خود بعزم ملاقات مہاراج لشکر آیا
جمالپور سے امیر کو درستی سوال و جواب معاملہ جئپور کے
لیے رخصت کر کے اپنی فوج کو ہر بارے پر کہ وہاں سے ایک منزل ہے
چہوڑ کر لشکر آئے گئے تہے وہاں راجہ مانسنگہہ سے ملے متعلقوں کو
جودہپور سے اپنے پاس بلا لیا اسے رتن لال مہاراج اور
راجہ مانسنگہہ سے ملا بمقتضائے دانائی متحرک سلسلۂ موافقت
ہوا آخر یہہ ٹہیری کہ رانا کی بیٹی سے دونو راجہ دست بردار ہوں
موافقت و محبت بڑہانے کو مانسنگہہ کی بیٹی جگت سنگہہ
بیاہے اور جگت سنگہہ کی بہن مانسنگہہ امیر نے درستی
سوال و جواب معاملہ کر کے لشکر کو جئپور چہوڑا خود ہزار سوار
سے لشکر آئے مہاراج سے ملے مانسنگہہ امیر کی ملاقات کا

مشتاق ہوا مہاراج سے کہا مہاراج نے امیر سے استمزاج کیا
امیر نے جواب دیا کہ اگر میری تعظیم و تکریم بخوبی ہو مین ملنے
پر راضی ہون تمہاری طرح ملنا مجھے منظور نہین کہ ہجوم بضابطگی
مین تمہاری پگڑی ملاقات کے وقت سر سے گر پڑی تعظیم
لایق نہوئی مہاراج سمجھے کہ امیر کی ملاقات اچھے طور پر ہو گی
اسمین میری بیعزتی ہے ٹالگیے مانسنگھ سے کہا ہمراہیان امیر
سرکش پٹھان تنخواہ نہ پانے سے ہمیشہ آمادۂ فساد رہتے
ہین مبادا تمہاری ملاقات کے وقت کوئی شورش برپا
کرین اندنون تمہارا ملنا مناسب نہین اسکے سوا ہم دونون
مغائرت نہین مین تمسے ملا گویا امیر بھی ملے امیر سے کہدیا
کہ تمہاری خوشی کے موافق مانسنگھ کو ملنا منظور نہین
امیر نے کہا مین سلطنت کا ارادہ رکھتا ہون بزور شمشیر
لونگا مہاراج نے رائے رتن لال سے مقدمہ معاملہ جلیوہ

[illegible] ده دس [illegible] بہ تفصیل [illegible] راجہ [illegible] اجازت

نذرانہ مقرر کر کے کہا مین جب ضلع جے پور سے نکلکر کو

نذرانہ لونگا امیر نے کہا تم ایصال زر کو جے پور جاو امیر نے

جے پور آکر قریب شہر ڈیرہ کیا مصاحبان راج بہرہ یاب ملازمت ہو کے

اپنے آقا سے ملنے کے پیام دیے امیر نے کہا اگر استقبال و تعظیم

لاوینگے تو کرین مضائقہ نہین جگت سنگہہ نے پہلے کچھ عذر و انکار کیا

آخر راضی ہو اگہات [illegible] نے تک استقبال کر کے بکمال تعظیم امیر کو

لا امیر نے چند روز قیام کر کے نشان زر کی نجگی کی پرگنہ ٹونک

دو لاکہہ کے عوض ایک سال کو سپرد کار پردازان جے پور کیا ایصال زر کے

اسے ہمت راے کو چہوڑا اس مرتبہ میر اخوندزادہ محمد یاز

خان سے کہ ملازم سرکار جے پور تھے ملے اخوندزادہ موصوف نے

اپنی بیٹی دینا چاہا پیام دیا امیر نے حسب نسب کی تحقیق

کر کے قبول کیا جے پور سے بشکر آئے مہاراج کو ماجرا [illegible]

ملہ سنایا جھیرائے شادی تیاریون مین مصرو
ہوے آخر ایک وقت مسعود مین اُس گوہر درج عفت کو نکا
مین لائے شادی کی محفل آراے سرور ہوے چند روز
متعلقون کو شیرگڑہ پہنچانے کے لیے مہاراج سے رخ
لینے گئے اور صلاح گاہ مہاراج سے کہا کہ بعد وصول معاملہ جے گوبند
کو سیاہ سے جہر اگر مانسنگہ کے شامل حوال رہو کہا سنئے وقت
عزیمت لاہور انگریزون سے اندیشہ نہ کیا تمہارے متعلقون کو جا
دی مہاراج بشرط ترک رفاقت مانسنگہ رتن لال سے نذرانہ مقر
کر چکے تھے گھبرائے اقبال اور صلاح سے پہلو تہی کر کے بولے مین
سیاہ کے ہاتون تنگ ہون میرا ایکدن یہان ٹھیرنا دشوار ہے
اُستے نے بہت سمجھایا بدنامی سے ڈرایا مہاراج کوئی مانتے تھے
آخر مہاراج نے رتن لال سے معاملے کے دس لاکھ کے نشان
لیکر نذرانہ کے دس لاکھ وصول کرنے کو کوٹے کی طرف کوچ

سنے کا عزم کیا کنڈے راؤ کو چھڑانے کے لیے سپاہ کے موجب
دینے مین مصروف ہوے لاکھ روپیے دیگر امیر کو رخصت کیا
امیر نے سران فوج کو کرڈی وغیرہ مین تھے پروانہ برین حکم
بھیجا کہ موضع اباد علاقہ جبیور مین جمع ہو جاؤ ہم آتے ہین اہل لشکر
وہان مجتمع ہوے امیر بھی مع متعلقان وہان پہنچے جے پور
تنخواہ سپاہ کی چٹھیان کر کے لونے دیکھنے پانسے ہوتے ہوے
دھر پور گئے گھاٹے لور جنبل سے عبور کر کے بنجارون کی
کوٹلی قریب شیوپورہ خیمہ زن ہوے مانسنگھ لینے پانسو سوار
پاستہ جانے مہاراج انکے پاس چھوڑ کر فساد اہل فوج
سے امن مین رہین لشکر سے جودھ پور چلے گیے مصلح
سواران مذکور ہر ہارے آسے زر معاملہ جے پور اہل لشکر کو دیکر
کنڈے راؤ کو چھڑا لیا کنیون کو اندور کیطرف روانہ کر دیا کا
پرداران سب جے پور سے جو دیکھا کہ مانسنگھ کے سوار مہاراج

ساتھ مین غلط فہمی سے سمجھے کہ مہاراج اودیپور جاسکتے نہین
راناکی بیٹی کو بزور لیکر ان سے ہمدردی کے متعلق مانسنگہ کے پاس
بھیجدینگے اسلیے بدظن ہوکر میر محمد و میر حیدر آبادی و محمد خان
شیخ خدابخش میر صدرالدین جہانگیر والہ میر مردان علی نواب
جہان خان وغیرہ سرداران فوج مہاراج کو کہ وقت مصالحت مہاراج
والنگریزان آزردہ خاطر ہوگئے تھے اور اپنے مواجب پاکر مہاراج
سے جدا ہو چکے تھے کارپردازان جے پور نے اپنا شریک حال کرلیا
اودہر سوائی سنگہ رئیس پوکہرن اور صورت سنگہ رئیس بیکانیر
موقع پاکر فرط عناد سے مانسنگہ کے درپے ہوے بوسیلے مصلحت
مین مسادات ہوگئی اسمین بتھلدی کمشنان ہے منسوبہ کا چھوڑ
دینا راجپوتون کی مرجات کے خلاف ہے پھر اس صورت مین
کہ ڈکر چھوڑنے کا مطلب صاف ہے آخران دونون نے جگت سنگہ
کو لکہا کہ دہونکل سنگہ مانسنگہ کا بھتیجا ہے موافق ہے اُسکے

معزز رہے — منسوب جود

نے کشتی کا ارادہ کیا مہتاب باسے اور محمد غفور خان کو بستدعا کے

اسکے پاس بھیجا وکلائے مجبور شہو رسے میں امیر سے

ہی عرصے میں منو خان عمر خان جمشید خان وغیرہ آفریدی

ے پورے چھینو کا روپیہ پانے سے آزردہ خاطر ہمت دائے

کے ساتھ ہوئے لشکر میں داخل ہوتے ہی آمادہ فساد ہوئے

الحال ان سپاہیوں نے امیر کو نظر بند کر لیا خیمے میں امیر کے

پلنگ کے گرد جمع ہو بیٹھے امیر نے ہر چند سمجھایا سپاہیوں نے

نہ مانا امیر نے متعلقوں کا سنیر گڈہ پہنچانا اور درستی سوال وجواب

پور بستر سمجھکر حیلہ کیا بیمار بنے بار بار پاخانے جانے لگے

ات پاخانے کی قنات پھاڑکر حیات نامی خدمتگار کے

پڑے پہنکر دیوار عارض کودکر متعلقوں کے خیمے میں آگئے

ت لباس پہنکر امیر کی جگہ آگیا امیر نے متعلقوں کو

پایا میں سوار ہو خود اسپ باد پیما
نکلے دریا سے حملہ سے کہ قریب عسکر پایاب تھا اُتر گئے محمد نور
کو کیل پُرسکوں کو کہ حسب الحکم دیا سے امیر کے یلیغن پیسے وہان کمر
تھے ضابطہ پایاب پہ مقرر کیا خود بدولت بالونہ کی گڑہی
ایک کوس تھی داخل ہوے صبح کو سپاہیون نے حیات کو
متاسف ہوے فتنہ عظیم برپا کیا آپ نے یہ حال سنکر
کہ جو خیر خواہ و نمک حلال ہو بدخواہ نمک حرامون سے علحدہ ہو
ورنہ مفسدون کے ساتھہ اپنی سزا کو پہنچیگا دلاشاہ خان
وغیرہ رامپور سے سردار جو مجبور مفسدون کے شریک حال تھے
لشکر سے باہر خیمہ زن ہوے اکثر لشکر والے اونکے ساتھہ نکل
گئے آفریدیون نے بھی ناچار پیام عجز دیا قرآن مجید پر ہاتھہ رکھکر
دہرنے سے دست بردار ہوے مطیع و مستمال حضور آقا حاضر
آئے امیر مطمئن ہوکر داخل لشکر ہوے سپاہیون کو تسلی دی

متعلقان شیرگڑہی مین رہے آخر میر نے لشکر کو بسرکردگی
احمد خان ہمشیرہ زادہ خود جانب پوری شاہ آباد روانہ کیا
وکلاے جے پور سے مقدمہ معاونت فیصل کرکے جگت سنگہہ سے
دستی کر لینے کے لیے ہمت راے کو انکے ہمراہ کردیا خود بدولت
مع متعلقان وہانسے کوچ کرکے شیرگڑہ آئے راج رانا ظالم سنگہ
سے ملے ڈیڑھ مہینے وہان رہے راے داتارام ہمت راے کا
بیٹا ہنگام نہضت امیر جانب لاہور وطن سے باستعداد ملازمت
اسی سرونج آیا تہا امیر کے شیرگڈہ پہنچنے کی خبر سنکر شیرگڈہ
آکر شرفیاب ملازمت ہوا لالہ بہوانی پرشاد ہمت راے کا بہتیجا
میر منشی امیر رخصت لیکر وطن گیا امیر نے متعلقون کو شیرگڑہ
مین چہوڑکر کوچ کیا کوٹے سے تین کوس ورے خیمہ زن ہوے
اس مقام مین چہنا بہاو سرزادر علاقہ ہلکر امیر سے بمبالغہ ہمت
اعانت خواہ مانسنگہہ ہوا جیت مل منشی راجہ مذکور بہی آیا پیام

امداد جواہر احد وردلیالہ

کی کمک سے پہلوتہی کرکے ہماری مدد کرین ہم بہت روپیہ نقد
اور کئی لاکھہ کا ملک آپکو نذرانہ دین جواب دیا کہ ہم وکلا سے
جگت سنگہہ سے اقرار یاری کرچکے ہین نقض عہد نکرینگے وکیل
جودہپوریوس اونا احمد خان ہمشیرہ زادہ امیر کہ معہ فوج علیحدہ
پورے شاہ آباد مین تہے لاکیری کے گہاٹے کی طرف بلائے گئے
پہر امیر یہان آکر داخل عسکر فیروزی ہوئے اسی مقام مین نادر خان
امام بخش شہامت خان پسر کریم خان پنڈارے مالوے سے آکر
ہمرکاب ہوئے کریم خان اُنہون دولت راؤ سیندہیہ کے
یہان مقید تہا حاضر ہونے سے معذور رہا امیر لاکیری سے کوچ
کرکے ساہبرپر آئے مہاراج ہلکر نے کہ ہر ا سے مین مقیم تہے
سران فوج کے جدا ہوجانے سے یہ اندیشہ کیا کہ مبادا ملتقی ہو دل
ہوکر یہہ جائین کہنڈے راؤ کو مسند پر بٹہائین مجہے جانشینی کل

لو لو ز ہر پلاں لیا مرض سے مرجانا مشہور کردیا

واقعہ سنکر تعزیت کو مہاراج کے پاس جانے کو تھے

ل کا طلب نامہ آیا بدین مضمون کہ تم تنہا جلد یہاں آؤ

ایک مقدمے مین مشورت کرنا ہے غرض ہلکر کی یہ تھی کہ

و تنہا بلاکر دغا سے محسن کشی کرون ورنہ بالمناصفہ تقسیم

وعدہ وفا نکرنے مین انکے ہاتھہ سے بہی جانبری دشوار

امیر نے اہل لشکر کو اطمینان دیکر وہان ٹہرا دیا خود بدولت

ار آدمیون کے ساتھہ ہر ہارے کہ سانبہر سے آٹھہ نو کوس پر ہے

چلے آدہی رات گئے داخل ہرارہ ہوے فرودگاہ لایق بنا

سے مہاراج کے خیمے کے گرد معہ ہمراہیان ٹہرے موقع

غدر و دغا مہاراج کے ہاتھہ نہ آیا ○ دشمن اگر قوی است

نگہبان قوی ترست ؛ امیر نے مہاراج سے ملکر تعزیت کے

بعد کہا کہ بانسنگہ نے تمہارے ساتھہ بڑا احسان کیا ہے

تم اُسکا ساتھہ دو مہاراج نے کہا مین اپنے ہمراہیون سے
مطمئن نہین اور مانسنگھہ کا شریک حال ہوکر اپنے اُن سردارونکے
ہاتھہ سے جو جگت سنگھہ کے جانب دار ہو گئے ہین جانبر ہونگا
آخر گفتگو مہاراج نے پوچہا کہ آپنے قلم نگاہداشت جاری رکہنے
مین کیا قصد کیا ہے آپکا حریف کون ہے اور مواجب کہانسے
دیجیے گا امیر نے کہا مین مخالفین سے ملک لونگا خزانہ لونگا
موجب دونگا خداوند کریم مسبب الاسباب ہے میرے شریک ہونے
کے وقت تمہارے پاس کیا تہا اب کون سی چیز نہین مہاراج
اس تقریر بلیغ سے منفعل ہوکر بولے بہتر ہے ع ہرچہ اندیشید
خوب ست خوش انجام باد امیر نے ترغیب رفاقت مانسنگہ
کو مکرر کیا وہی جواب پایا پہر مہاراج نے کہا تم مانسنگہ کی
یاری کیون نہین کرتے امیر نے کہا اگر مین جگت سنگہ سے
وعدۂ امداد نکرتا اور عدم ایفا پر بدنامی سے نہ ڈرتا تو بے تامل

مانسنگھ کی مدد کو جانا رخصت کرنیکے وقت حسب ایمای مہاراج
لوگون کے دکھانے سنانے کو امیر سے رنجش آمیز گفتگو کی باتیں
مین موافقت پر معاہدہ ہوچکا تھا مہاراج تملق سے سمجھاتے
ہوے پیلوہ امیر کے ساتھ پالکی تک آتے پالکی پکڑ کر سمجھایا
گیے امیر لوٹے کوچ کر کے سانبر آے فوج کو دارام گڑہ
علاقہ جے پور کیطرف روانہ کیا خود بدولت چندے سانبہر مین
مقیم رہے مہاراج نے شاہپورے کیطرف کوچ کیا ضلع میواڑ
مین پہرتے ہوے اندور پہنچے یہ واقعات ۱۲۲۳ ہجری کے ہین
راجہ جگت سنگھہ کا مع امیر جودہپور پر لشکرکشی کرنا
مانسنگھہ کا سر حد جودہپور پر آکر مقابل ہونا
بعض سرداروں کی دغا سے شکست پاکر لوٹنا جگت سنگھہ
کا جودہپور تک تعاقب پہنچنا امیر کا جگت سنگھہ سے

رنجیدہ ہو کر جیپور آجانا نانجی شیوالال کا با فوج کثیر

تدارک کو آنا بمقام مادہو راجپورہ مقابلہ امیر کی

ظفر یابی فوج جیپور کی ہزیمت جگت سنگہہ کی رجعت

رائے چند دیوان راج جے پور نے جگت سنگہہ کو بافسون و فسانہ

فریفتہ کر کے شادی کے لیے اودیپور چلنے اور مانسنگہہ کو مغلوب کرنے پر

آمادہ کر لیا یہہ سوچکر کہ جگت سنگہہ ابہی طفل ناتجربہ کار ہے اسکے

ہان مجہے ہر طرح کا اختیار ہے مانسنگہہ کے عزل اور دہونکل سنگہ

خردسال کے نصب سے جس حال مین کہ رئیس بکانیر و بیوکرن

مجہسے موافق ہین اُس ریاست مین بہی میرا اقتدار ہو جائیگا

اودیپور مین جگت سنگہہ کی شادی ہو جانے سے میواڑ کا

بہی مین مختار ہونگا تینون بڑی ریاستون سے ہر قسم

کے فوائد بہت پاؤنگا چنانچہ راجہ جے پور نے بالشکر عظیم

بعزم جود ہپور نہضت کی کہنڈیلہ علاقہ شیخاواٹی پر آیا فوج
خاص و سرداران علاقہ جے پور و سواے سنگہہ و صورت سنگہہ
و بالاراو سردار سینہیہ سواران حیدرآبادی ہمراہی ملکی
فوج نواب امیرخان بہادر سب تین لاکہہ سوار و پیادہ ہمرکاب
تہے امیر بہی سانبہر سے اپنے لشکر مین آگئے داتارام گڈہ
سے کہ قریب معسکر جے پور تہا سوال و جواب ملاقات ہوے
آخر دونو نامور اسوار ہوے دو کوس وہ آئے اسی قدر یہ گئے
بیچ مین ہاتہیون پر ملاقات ہوئی جگت سنگہہ نے امیر کو اپنے
ساتہہ لیجا کر تکریم و تعظیم اپنے ڈیرے کے پاس اک
بڑے ڈیرے مین اوتارا شب کو رقص و سرود کی محفل مین
بلایا اعزاز و تواضع کے بعد مستدعی امداد ہوا امیر نے
کہا مین تمہاری نوکری تو کرتا نہین ہان اس شرط سے
کہ جنگ و صلح کچہہ میری صلاح لیے بغیر نکرو مین تمہارا شریک

حال ہون جگت سنگہہ نے مان لیا امیر رخصت ہوکر اپنے ڈیرے
مین آے مان سنگہہ بہی ملازمان وسرداران جودہپور سے
ساٹہہ ہزار سوار وپیادہ لیے ہوے پربت سر پر آگیا جگت سنگہہ
نے اس مقام سے کوچ کیا امیر کو کوچ کا حکم دیا جمشید خان
عمر خان کرم علیخان رسالدار جو اسوقت مین امیر پر دہرنا
رکہتے تہے کوچ پر راضی نہوے امیر کو بہی نچہوڑا اس سے
ناچار امیر وہی رسالدارونکو جگت سنگہہ کے ساتہہ کردیا جگت سنگہہ
پربت سر پر پہنچا ہنوز مقابلہ نہوا تہا کہ امیر بہی دہرنے والونکو
راضی کرکے جا پہنچے مقابلہ ہوا اسرجے راو کہاتکیہ جگت سنگہہ
کی طرف سے پیشتر ادہیپور گیا ہوا تہا جب اوسنے پالی وغیرہ
اضلاع جودہپور کو غارت کیا مان سنگہہ نے رسالہ چاندنوی اپنے
دلسوز رفیقون کو کہاتکیہ کے تدارک پر بہیجا عین جنگ مین رئیس
بیکانیر وپہوکرن کے اشارے سے راٹہوڑون نے طرح دی

کہا گیا سے ملگئے مانسنگھہ کو پربت سر مین یہ خبر پہنچی تب
جنگ نرہی دو چار ہزار آدمیون سے جودہپور کو لوٹ گیا
جگت سنگھہ نے فتحیاب ہوکر خیمہ وغیرہ سامان پر قبضہ کیا
ماہی مراتب نقرہ ہودج پالکی خاص سوا رے مانسنگھہ امیر کے
ہاتہہ لگا امیر ڈیما سے جگت سنگھہ متعاقب گئے مقام ملکہری
مین کہ مابین پربت سرو میرتہ ہے ہرکارے نے خبر دی
مانسنگھہ میرتے مین مقیم ہے مگر جلد عازم جودہپور ہے
امیر نے کہا مانسنگھہ رئیس معزز ہے اسکو زیادہ دبانے مین عار
میرد تی ہمیر عار ہوتی ہے جا نے جگت سنگھہ کو لکہا کہ مانسنگھہ
میرتے مین آمادہ کوچ ہے مین یہان تک متعاقب آیا گہوڑے
تہک گئے مین آگے نہین جا سکتا اب کیا صلاح ہے میرے
نزدیک یہ مناسب ہے کہ تم فوج خاص و راجہ بیکانیر و یہوکرن
کے سوا سبکو جدا کرو خرچ کم ہو جودہپور کے بندوبست کو

اتنی فوج کافی ہے پہر یا خود جودہپور جاؤ مجہے معاملہ شادی
کی درستی کو اودیپور بہیجو یا تم اودیپور کا قصد کرو مجہے کچہہ فوج
دیکر مہم جودہپور پر بہیجدو جگت سنگہہ کو یہ صلاح پسند آئی
کہا میں نے جو یہ فوج جمع کی ہی اور روپیہ صرف کرتا ہون کچہہ
تماشے دیکہنا چاہتا ہون تم لوگ ہمارے پاس آجاؤ امیر
لوٹنے بخشی شیولال جو مقدمۃ الجیش چالیس پچاس ہزار آدمی
لیکر بنسل پور تک گیا تہا راہور و نکا زعفرانی پوشاک پہنکر جانبازی
پر آمادہ ہونا سنکر ڈرا اپنے آقا سے کمک خواہ ہوا جگت سنگہہ
نے اسکے حال کہ بخشی کی اعانت پر جانے کو رخصت
کیا امیر تنخواہ طلب سرداروں کے غوغے سے اپنے لشکر مین
نگہرے چالیس پچاس سوار ہمراہی کے ساتہہ چل نکلے اہل لشکر کو
کہلا بہیجا کہ جلد جودہپور آکر ہمسے ملو امیر آدہی رات گئے بنسل پور
پہنچکر میر مخدوم کے ڈیرے مین تب باش ہوئے وہان سے

ساتھ فوج   ہمرہیان امیر

مان سنگھ محصور ہوا جگت سنگھ ضلع مارواڑ مین تہاتے

دہیور پر آیا شہر کا محاصرہ کیا اُسکے باغ مین میر تے

دروازے سے فوج خاص کو اُتارا اور تالاب اکہے راج کی طرف لشکر

امیر نوشنجا و ٹون اور سوائی سنگھ کی فوج کو اور جانب

میرتہ پربت سر مارواڑ کے مکانات پر جگت سنگھ نے

کیا بخشی شیولال کو چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ سے

تحصیل پر مقرر کیا جب شہر جودہپور و چانور و قلعہ سنبانہ کے

سوا مان سنگھ کے قبضے مین کچھہ نرہا آٹھہ دن محصور ہوئے

گذرے بخشی اندراج سنگی شیونا تھہ سنگھہ ہیس کچاون سردار

میرتہ سلطان سنگھہ ٹہاکر نیماج کیسری سنگھہ بختاور سنگھ

انبوہ والا وغیرہ رفیقان مان سنگھہ نے کہا کہ اسوقت مین

حریف زبردست ہے ایک دو دن مین شہر فتح کرلینگے

ہر گونہ نقصان کے ساتھہ ہمتیہ بدنامی رہیگی ہم جگت سنگہہ سے
گرگ آشتی کرتے ہین شاید کچھہ کام نکلے تم قلعے مین جمے رہو
مان سنگہہ نے اس خیال سے کہ مبادا نمانے مین اور راٹہور وکی
طرح یہ بہی دشمن ہوجائین جواب دیا کہ تم جو مناسب سمجھو کرو آخر
سنگی اندراج وغیرہ نے پیام دیا کہ اگر ہم سے کچھہ تعرض نکرو ہم
نکلجائین جگت سنگہہ نے قبول کیا اندراج وغیرہ شہر سے نکلکر منعسل
فوج جگت سنگہہ ڈیرا کیا مانسنگہہ شہر چھوڑکر قلعہ بند ہوا مگت سنگہہ
نے شہر پر قبضہ کرکے قلعے پر مورچے جماے اکثر مکانات شہر کو
گولون سے مسمار کرکے قلعہ کو نقب سے اوڑانا چاہا لیکن قلعے
کے استحکام نے یہ تدبیر چلنے نہ دی نخشے اندراج نے
دو ہزار آدمیون سے کوہستان مگرہ کو اجمیر کی جانب
جاکر آمد و رفت اہل لشکر جے پور قریب تہا بند کی مان سنگہہ نے
غلامی خان کو جو پہلے امیر کیطرف سے وکالتاً مہاراج ہلکر کے

پاس رہتا تھا اور انہون نے کسی معاملے کی گفتگو مین مہاراج
طرف سے ... دہیورا آیا ہوا تھا اسکے پاس بہیجا مہ و
چاہی اسنے صاف انکار کیا اس عرصے مین بابو سنبدہیہ
اناجی انگلیہ جان بتیس فرنگی سرداران علاقہ سنبدہیہ کہ جگت
سنگہہ کے بلائے آئے تھے مالوے سے میرٹے مین آگئے اناجی
کے سوا سب ایمائے جگت سنگہہ تحصیل میرٹہ مین مصروف
ہوئے وہ جو دہیور آکر شیرون مین داخل ہوا دولت راؤ
نے اناجی سے کہدیا تھا کہ امیر خان عالی ہمت آدمی ہی حسین
مین اسکا دخل اچھا نہین تو اُسے اکھاڑ دینا اسلیے اناجی نے
آتے ہی رائے چند دیوان جے پور سے کہا کہ تمنے امیر کو رفیق
بنایا ہے یہ عالی ہمت آدمی فرصت پاکر تمہاری ریاست برباد کریگا
مہاراج ہلکر نے بالسنگہ کا کب ساتہ دیا یا آنکہ اسنے اسکی متعلقون
کو کس وقت مین پناہ دی تھی تم امیر سے احسان کرو کہ ہم

کیا فائدہ پاؤ گے یہ اور ملکر ایک ہین رئیس ہوکر ان اور دیوان
وغیرہ نے جواب دیا کہ امیر خان لڑکے ہین ہمسے عہدہ برآ نہین
ہوسکتے امیر نے یہ ماجرا سنکر ہمت رائے اور مہتاب رائے
کورائے چند دیوان کے پاس بھیجا پیام دیا کہ تم اور انباجی اور
سوائی سنگھہ اپنے کو دانا سمجھتے ہو سوائے سنگھہ نے تو بہت
آدمیون کو تباہ کیا ہے تم یا خود تباہ ہو جاؤ گے یا اس غربی مین
اونکو تباہ کردو گے مگر یاد رکھو زبردست کے سامھنے عقل بیکار ہے
دیوان نے خجل ہوکر کہا کہ مینے وہ بات ہنسی سے کہی تھی رائے
موصوف نے کہا امیر تو بھی دل لگی کی ہے دیوان چپ
ہو رہا انباجی کے آتے ہی امیر کا پانچہزار روپیہ یومیہ بند ہوگیا
ہمراہیان امیر تنخواہ خواہ ہوے دہرنہ دیا امیر نے یومیہ
طلب کیا نہ ملا چندروز ادہر اودہر پھرا ایکماہ مواجب کسیسے
وصول کرنے کو تیار کردیپر وہ اُسے منع کردیا ہمراہیان

امیر نے عذر کیا بعد شدید تقاضا امیر کو کوٹھے سے گرا دیا
اور اوپر سے پتھر مارے ایک پتھر کا زخم زخم تیغ سے زائد ہارے
امیر پر ہوا بڑی تکلیف ہوئی ناچار اسنے فرا سے ہمت راے
اور لالہ مہتاب راے کو دیوان کے پاس بھیجا پیام دیا کہ اسوقت
مین فوج کے دہرنے سے مین بہت تنگ ہون جو کچھ ہو سکے
مجھے دو کہ اس غدر سے امان پاؤن کوئی شنوا بھی نہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہان سے کمال تحمل و استقلال امیر کا ثابت
اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دنیا باآنکہ فانی و نجس ہے بڑی صعوبتون
کے بعد بمشکل سے ہاتھ آتی ہے اور جو غافل مفت پاتے ہین
رائگان اوڑاتے ہین یارب اہل اسلام قدر کافی سے
زائد دنیا نہ چاہین اور جسے بخواہش زائد ملے تیری رضا
مین صرف کرے — انباجی جواسمداپنے سرزوری کا م
مین مصروف تھا سنتے ہی یہانتک دیوان کو بہکایا کہ

امیر کا ولی دشمن بنایا امیر تنگ ہو کر جلد بے معسکر سے کوچ
کرکے بسواری پالکی معہ فوج جنبل پور کی جانب سے جے پور ایک
منزل پہ آئے راجہ جگت سنگھ نے لالہ دہناب رائے کو بھیجا
کہ دلجمعی امیر کرکے لوٹالاوے کہدیا کہ انکے لوٹکر آتے ہی خرچ کا بندوبست
ہو جائیگا امیر نے اس مقام سے شقہ خاص بطلب مختار الدولہ
محمد شاہ خان کہ دو کنیون سے تحصیل ضلع مالوہ مین مصروف
تھے بھیجا پرگنہ ٹونک انکو جاگیر لکھدیا میان منور خان برادر خرد
محل کلان کو سرونج کا عامل کیا فوج کو وہین چھوڑ کر تین سو
سوارون سے زخم کے سبب پالکی مین جودہپور لوٹ آئے
معسکر جگت سنگھ سے دو کوس پر ڈیرا کیا مگر دہرنے
والون سے مفر نہ ملا جب دہرنے والون نے سختی مفید نہ سمجھی
رامپوریہ اور آفریدی دونون گروہون نے اپنے درد دکی آمد
دہرنے پر مقرر کرکے پیچھا چھوڑا یہ کہلایا کہ جو کچھ پاؤ گے

بالمناصفہ ... یہہ ہوا رہو کر راجہ سے ملے
پیچھے جگت سنگہ نے اپنے ڈیرے کے پاس ایک راوٹی امیر کے
لیے کھڑی کروائی جسطرح پہلے تراخیمہ نصب ہوا تھا رقص و سرود اسباب
خوشی ظاہر تھے اب اسطرح سے کچھہ تھا امیر راوٹی مین آ سے ہمراہیان
سے کہا دیکھو تمہاری عنایت سے ہم اس درجے کو پہنچے سامعین منفعل
ہوسے بولے ہم دہرنے سے دست بردار ہوتے ہین ہتک عزت
سرکار ہمکو گوارا نہین جب تک کوئی آمدنہ دیکھینگے ہم تنخواہ طلب
نہ کرینگے اب ہمارا جینا مرنا سب آپکی خوشی کی ساتھہ ہے امیر نے
انکا ہے ہمت راسے کی زبانی رامچند دیوان وغیرہ کو کہلا بہیجا
اندنون کچھہ تہوڑا ہی روپیہ ہو تو دفع الوقتی ہو جاے
انہون نے نہ سنا بدفعات امیر کی طرفسے یہی پیام بہیجا ایک دن
چار پانسو روپیہ ہی مانگے کمبختون نے جواب تک نہ دیا ایک روز
و شب ہمراہیان کو فاقہ ہوا امیر کو بات کا پاس تہا کہتے تہے

بیان لوٹ انداز ... مین درانداز

مین تا امکان نقض عہد نکرونگا انتقام و جزا خداوند کریم کے اختیار

مین ہے اتفاقاً یہہ معاملہ مانسنگہہ نے سنا اسنے غلامی خان کو

رقعۂ خاص دیکر ایلچی کیا پیام دیا کہ مہاراج ہلکر جگت سنگہہ سوائی سنگہہ

وغیرہ کے ہاتہون جو میری خرابی ہوئی اور ہو رہی ہے آپ پر

مخفی نہین ملک میرے قبضے سے نکل گیا حریف نے قلعے پر مورچے

جمائے ہین اگر اسوقت مین آپ کوئی سلوک دوستانہ میرے ساتہہ

کرین مین ہمیشہ ممنون احسان رہونگا امیر پہلے انکار کر چکے تھے

اب آزردگی مانع انکار ہوئی چاہا کہ جگت سنگہہ کو ترک دیوین

حاسدون سے عہد ... جگت سنگہہ کے ساتہہ ہرگز ... کرے

جماعہ دار مانسنگہہ نامی کو اپنی طرف سے مانسنگہہ ... کے پاس

بہیجا پوچہا کہ اسوقت ہم ساتہہ دینے پر تم کیا عوض کروگے

والے مارواڑ سخت مضطر تہا اسس پیام سے خوش ہوا اسنے

اپنے ہاتھ سے امیر کو لکھا کہ چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ ماہوار
حق اعانت سوائے تنخواہ کمیدانون دیا کرونگا اور سالانہ چار لاکھ
روپیہ آمدنی کی جاگیر باورچی خانے کے مصارف کے لیے دیکر تانبے
کے پتر پر سند کھدوا دونگا امیر نے یہ رقعہ اپنے پاس رکھا کہلا
بھیجا کہ اچھا اب مین یہان سے علحدہ ہوتا ہون جو کرونگا تم دیکھ
لوگے تم سنگی اندراج کو جو کوہستان مکرہ مین اجمیر کی طرف
ہے لکھ بھیجو کہ فلان شخص آتا ہے اسے رفاقت مین لے راجہ نے
قبول کیا سنگی کو لکھ بھیجا اتفاقاً سرجی راو گھاٹکیہ دولت راو سیندھیہ
کا سسر جسکو انباجی کے نفاق سے جگت سنگھ برطرف کر چکا
تھا اپنی فوج سیواڑ مین چھوڑ کر سوال و جواب کے لیے یہان
آیا یہ شخص انباجی کا دشمن جان تھا اسے سیندھیہ کے دشمن [illegible]
کو دوست جانکر اپنی رفاقت مین لیا اور اسکی مدد سے [illegible] سے
جگت سنگھ کے ڈیرے [illegible] گھر سے ہو کے کہلا بھیجا کہ [illegible]

حق معاہدہ ادا کر چکا اسوقت تک مدا مین مجہسے تقصیر و تقاعد نہوا
تمنے نقض عہد مین کوشش کی بیمروتی کی داد تہی خبردار اب تمسے
مجہے کچہہ سرکار نہین نہ پیمان درمیان اور یہہ جو تم میری جان کے
دشمن ہوگئے ہو بفضل آلہی میرا کچہہ نہین کر سکتے اگر کچہہ حوصلہ
ہو اسوقت مین تین سو آدمیون سے تمہارے لشکر مین ہون
تمہارے ساتہہ تین لاکہہ آدمی ہین آؤ حوصلے نکالو دیکہو کتنے ہو
ورلوہین پیلا جگت سنگہ یہ بات سنکر گہبرایا برسر عذر آیا خوشحال سنگ
داروغہ کو بہیجکر سمجہایا بلایا اسنے اسکا کہنا معتبر نہ جانا نہ مانا اتفاق
سے جبرا کوچ کرکے اپنے لشکر مین سنبل پور آئے ندی کے
کنارے ڈیرہ ہوا اُس رات دریا نے طغیانی کی معسکر امیر مین
کمر کمر سے زائد پانی ہوگیا اہل لشکر کا بہت سامان دریا برد ہوا
کئی لشکری بہی غرق ہوے بارے کچہہ سامان اور باقی آدمی
بلندیون پر چڑہ گئے طوفان سے بچے امیر معہ فوج کوچ کرکے وہان سے

زمین اسے ا... ن لوٹو تا جو لوا ... نہ ... ا معاملہ

دوسرے دن صبح کو وہان سے کوچ ہوا راستے مین گانوون
سے بیس ہزار روپیے معاملے کے لیے ہر دندے سے
پاس جو میرتے سے سات آٹھہ کوس ہے آئے وہان
مقام کیا بابو سیندھیہ سے جو قریب ہے مقیم تھا متحرک سلسلہ
موافقت ہوئے اسنے قبول کیا شریک امیر ہو جانے کا وعدہ
کیا سنگی اندراج بھی بحکم آقا معہ دو ہزار سوار آملا شیولال
چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ فوج سے کر سمت بالی
متعین ہوئے تھے دس کوس پر لشکر امیر سے آگیا انبا جی
انگلیہ نے بابو سیندھیہ اور جان بتیس کو لکھا کہ تدارک
امیر بخشی کا ساتھہ دو بابو سیندھیہ امیر سے غائبانہ ملگیا
تھا اور اسے سنگی اندراج نے بھی تسلی دیگر امیر کا جانبدار
کر لیا تھا مگر مقدمہ درست نہوتے سے ملاقات کی ضرورت

ہوئی سیندھیہ نے مشورت دری امیرلوں بلایا

پانسو سواروں سے سیندھیہ کے پاس نگئے مگر کہا یہ

وقت ہے ریاست جودھپور سہل ہی ہاتھ آتی ہے

نے اظہار مرغوبی کے ساتھ بخیال تقسیم ملک کہ غنیمہ

ہوگا کچھ روگردانی کی امیر سمجھگئے بولے اور تقسیم ملک دو یوں

ہوگی کہ یا تم انتظام وتصرف کرو ہمیں مصارف ضروری دو یا

تمہیں بلکہ تمہیں ریاست کرنا ہم سپاہی ہیں ہمیں تو

روپیہ چاہیے ملک سے مطلب نہیں سیندھیہ یہ سنکر دا

شاد ہوگیا بولا تمسے اور مانسنگہ سے معاملہ کیونکر ٹھہرا ہے امیر نے

ظاہر کیا سیندھیہ نے کہا میں تو لڑائی لاکھہ زائد نذر کا

امیر کو بہر طور اسکا شریک حال کر لینا تھا کہا ہم اس سے بھی

کم لینگے سیندھیہ خوش ہوا درستے معاہدہ ہوگئی یہ قرار پایا

کہ صبح بالاتفاق یہاں سے کوچ کر کے شیر لاپ سے مقابلہ

ن یہ خبر دالت ... ہر ... ون سے ... ت ... بہیجا لی رہے جید
غیرہ مفسد آگاہ ہوے گہبراے انباجی نے سوہے سنگہ کو بلا کر
... یہر دونو سانڈنی پر سوار ہوکر صبح سے پہلے بابو سیندہیہ کے
یاس آگئے انباجی مکار آدمی تہا جو گیا پیر سے مکر کر بولا تم ہمین چہوڑ
نیا چہوڑتے ہین جوگی ہوتے ہین دولت راؤ سیندھیہ
کی سرزنش کا جواب تم دیا سوائی سنگہہ نے کہا روپیہ جس قدر
تمہین چاہیے ہمسے لو اور ہمارا ساتہ نچہوڑو بابو سیندھیہ
دولت راؤ سیندھیہ کے اعتراض سے ڈرکر تازہ عہد و پیمان سے
یہر گیا امیر صبح کو یہ حال سنکر معہ سنگی اندراج وغیرہ سیندھیہ
کے پاس آئے پوچہا کل کے عہد و پیمان بیجان کا کیا حال ہے سیندھیہ
نے کہا ناچار ہون کیا کرون انباجی اور سوائی سنگہہ آمدا میر
چہپ گئے تہے سیندھیہ نے سمجہایا کہا تم امیر کی جانب سے
... رہو وہ دغا کر ... گے امیر نے باتین کرنے مین سنگی اندراج

کو مخاطب کر کے یہ حکایت نقل کی کہ کسی مصرفہ گو احمق نے ایک
ظریف دانا سے کہا کہ بنی آدم مین دھن اور مقعد برابر سے شمار
برابر ہین ظریف دانا نے کہا نہین بلکہ دھن کم ہین مقاعد زائد
کہا کیونکر کہا جس دھن سے جھوٹ بات نکلے عقلا اوس دھن
کو بھی مقعد و نین گنتے ہین سنینہ یہ سنگہ سخت منفعل ہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کاش یہ مقولہ ہر آدمی کے پیش نظر رہتا خصوصا
اتباع جو ناقل کے زیادہ مستحق ہین مع القصہ سب نے وہان سے
اٹھکر سنگی کے ہمراہیون سے کہا تم مین سے جو مرد ہو میرا
ساتھہ دے اور جو ساتھہ نہ دے اپنی راہ لے مین ہر حال
مین مان سنگہ کا معاون ہون تم میرے شریک حال ہو یا نہ ہو
سنگی نے کہا مین کوہستان سے اور لشکر جمع کر لاتا ہون
اسپر یہ سنگہ نا چار اپنے لشکر مین آ گئے ٹھاکر شیونا تہہ سنگہ
کچاون والا کہ فہمیدہ آدمی تہا اور کئی سردار اور پانسو سوار

ساتہ لیکر [illegible] سے جدا ہوا امیر سے آملا سلطان سنگہ
چنداج والا کیسری سنگہ آسوپ والا بختاور سنگہ اہنوے والا یہ سب
راتہور اپنے اپنے خیالات کی خامی سے شریک امیر ہوئے امیر معہ
سنہ ٹہاکر شیوناتہ سنگہ وہان سے کوچ کرکے پشکر آئے
سرجے راؤ گہاٹکیہ نے میواڑ سے اپنے ہمراہی سوار و نکو اور بہیر سنگہ
کو جو اس سے متعلق تہے بلایا تہا وہ پشکر مین آملے نجنے شیولال
متعاقب تہے گوبند گڑہ پر جو پشکر سے دس کوس ہے آگیا دوسرے
دن امیر ہرمارے کی راہ سے ہرسولی علاقہ کشنگڑہ مین آئے
ہرسولی سے کوچ کرکے دو کوس چلے تہے کہ فوج متعاقب نے
سحر کے وقت آلیا قراولی جنگ ہونے لگی امیر نے بہیرا سنگہ
کے کینیو کو کہ طاقت جنگ نرکہتا تہا بہیر کے ساتہ کرکے حکم دیا کہ تم
کوچ کرکے علاقہ کشنگڈہ مین پہنچکر ٹہیرو خود معہ پشکر فوجی
اثر و سواران ہمراہی شیوناتہ سنگہ و سرجے راؤ گہاٹکیہ

جنگ قزاقی کرتے چار کوس آگے بڑہے علاقہ سبجے پورے
ایک گانو پر پہنچے فوج متعاقب غالب تہی اسیر مغلوب پانی برستا تہا
گہوڑے کیچڑ مین دہسے جاتے تہے امیر ٹہر گیے تدبیر کار سوچنے لگے
اسمین ہرکارے نے خبر دی کہ بہیر والے بہی مینہ کی شدت سے لگے
نجا سکے یہان سے دو کوس پر پڑے ہین امیر گہبرا ے ہرکارے سے
کہا تو جلد جا بہیر والونکو حکم سُنا کہ بہر طور جلد علاقہ کشنگڑہ مین
جا پہنچو بہیر والون سے ڈیرون وغیرہ سامان کے تر ہونے سے
بہزار خرابی وتکلیف کوچ کیا دو بر نجی تو پین امیر کے ساتہہ تہین
امیر نے دو چار گولے متعاقبین پر مار کر اُنہین بہی بہیر والون کے
پاس بہیجدیا خود گہوڑے پر سوار ہو کر دشمنون پر حملے کرنے کی
فکر مین اِدہر اُدہر پہرے کثرت آب وخلاب بے موقع دیکہ کر رک
گئے حریف بہی تو پون کے سر ہونے سے رُکے کیچڑ بہی
پیشقدمی کی مانع ہوئی بخشنے اخوندزادہ محمد آیاز خان بہادر

امیر کے لشکر کو امیر کے پاس بہیجا کہا ہمین قسے کچہہ غرض نہین
سمجہ سکے کہ تم علاقہ جےپور سے نکلجاؤ امیر نے باقتضاے وقت
قبول کیا بہزار تکلیف و دشواری کوچ کر کے نیکاہ مین کہ وہان
سے چہہ کوس تہی داخل ہوے علاقہ کشنگڈہ مین مقام ہوا بارش
کے سبب خیمے نشت ہو سکے وہ رات بڑی صعوبتون مین گذری
صبح کو معہ کنپوے ہیرا سنگہہ وغیرہ کوچ کر کے تودری علاقہ جے پور
پر آے فوج متعاقب بہاگی پر پڑی امیر وہان سے مع جمیع ہمرہیان
نہضت کر کے اپنی عملداری علاقہ ٹونک مین آے فوج کو وہان
کہین ٹہراکر خود بدولت معہ جمعیت معدودہ محمد شاہ خان مختار الدولہ
بہادر کی ملاقات کو گئے کہ حسب الطلب باکنپوے لعل سنگہہ
و مہتاب خان مالوے سے آکر ٹونک مین عمل دخل کر کے جہلاے علاقہ
جےپور مین مقیم تہے مختار الدولہ کو وقایع سنا کے کنپوون کے
افسرونکو بلا کر کہا کہ ابتک تم بے خدمت تنخواہ پاتے رہے ہو

اپنے وقت پر کام آنے کے لیے تمہین نوکر رکھا اور اب تک پرورش کیا اب وقت ہے نمک حلال ہو دکھلا جانفشانی دو حسن خدمت کی عوض دو بالا ہے اعلم پاؤ گے اور جو بیدل ہو کر جان چراؤ صاف کہدو کرین تمہین جواب دون اور فوج جمع کرلون سننے بالاتفاق عرض کی ہم جان نثاری کو حاضر ہین آداے حق نمک مین مل کوشش کرینگے امیر مطمئن ہوے محمد شاہ خان کو حکم دیا کہ تم صبح کو دو توپخانو ساتھ لیکر راتولی علاقہ ٹونک کی طرف آؤ ہم بھی معہ فوج خاص کل تمسے آملینگے مختار الدولہ مخلص خیر خواہ نے بسر وچشم قبول کیا امیر شبا شب اپنے لشکر مین داخل ہوے صبح کو نہضت کرکے بامنی ندی کے کنارے پر کہ راتولی سے ڈیڑھ کوس ہے مختار الدولہ سے آملے ایک مقام کرکے کل افواج کے ساتھ وہان سے کوچ کیا تو مدی علاقہ جے پور متصل مادہو راج پورہ مخیم ہوے یہان سے دو کوس پر فوج جے پور پڑی تھی صبح کو امیر نے سبقت کی کوس

سبے پودا آمادہ ہوکر مقابل ہوے

پ و تفنگ سے جنگ ہوئی مگر اُسدن بارش سے مقدمہ طے ہوا

ورات ہوگئی اسیلیے آدہ کوس ہٹکر مسلح و ہوشیار رات

ری حریف بہی مقام کو لوٹ گیے صبح کو ہر یئے نماز کے بعد

حقیقی سے فتح و ظفر مانگ کر لشکر کو بڑہایا کنبوے لال سنگہ

معراضراب کلان اپنے فیل نشان کے سامہنے جمایا خود بدولت

ران خاص سے کنبو اور توپخانے کے پیچہے صف آرا ہوے

یکو سلداران آفریدی و رامپوریہ و کنبوے مہتاب خان

اور میسرہ کو جمعیت شیوناتہ سنگہ کچیاون والا وغیرہ

راٹہوروں اور فوج سرجے راؤ و کنبوے ہیرا سنگہ سے آراستہ کیا

توپ چلنے لگی سواران رامپوریہ و آفریدی مع کنبوے مہتاب

خان یورش کی ہنوز مراد کو نہ پہنچے تہے کہ مرزا صابر بیگ کی پلٹن

انہون نے توپوں سے جہڑا مارا بہت جوانمرد کام آے ثابت

قدم بہی کچہرکے سبب جلد نہ بڑہ سکی تب ہو یہ بجہلہ

پچاس آدمی میدان کے گرہون مین چہپ رہے امیر معشوقہ

ہاتہی سے اترے بتوہ نام گہوڑے پر بیٹہے آواز بلند کنبووالونکو حکم دیا

کہ جنسی کی بڑی توپون سے دشمنون کی بہیر پر گولے مارو خود بدولت

واقبال حملہ آور سے کالے شیونا تہہ سنگہ سے جبر راو وغیرہ کو حکم دیکے

کہ میرے ساتہہ آؤ اگرچہ میدان دلدل سے مانع حملہ تہا مگر امیر بکمال

قوت خداداد و دلیری اسپ سبک خرام باد رفتار کو اٹہائے ہوے

چلے جاتے تہے تائیدات غیبی سے جنسی کی بڑی توپون کے گولے

دشمنون کی بہیر مین پڑے اور دشمن بیتاب ہوے گہبرا سے

اسی حال مین امیر قریب جا پہنچے اشعار

سپہدار رستم توان گیو جنگ ہزبر تناور دلاور نہنگ

نہ آب وخلاب دہوا سے رکا نہ جہرے کی بارش سے خائف

وہ اسپ تنومند صرصر روش ہوا برق کی طرح گرم دوش

رفیقون سے کوئی تھا ہمرکاب   کہ از جوہر مرد اقبال تاب

فقیر محمد ولی خیر خواہ   قوی پنجہ خان تہور پناہ

جو دیکہا سپہدار نہوے یار   کہا اسنے اے سرور نامدار

ٹہر جا کہ آجائین باقی رفیق   نہین جان پر اپنی کیون تو شفیق

خدا تیرا حافظ ہے اسکے سوا   نہین کوئی ظاہر نگہبان ترا

کہا مرد حق گو نے اے دوستدار   ہمارا نگہبان ہے پروردگار

وہی بس ہے حافظ رفیق کریم   موید ہو گر اسکا فضل عمیم

تو تنہا ہین سب دشمنونکو ہون بس   ہون برق مین یہ عدو خار و خس

یہ سنکر ملازم قوی دل ہوا   تہور مین آقا کے شامل ہوا

مقابل نجانا مناسب جو تھا   دلاور سوی پشت اعدا گیا

گروہون مین جو میدان کے تھے نہان   جوانان کینہ نے مہتاب خان

سپہبد کو تنہا دوان دیکہ کر   ہوے ساتہ آقا کے مثل ظفر

جو مرزا کی پلٹن پر آسے امیر   جہپٹ آیا مرزا بہی مانند تیر

لیا پیچھلے مرزا نے ... / خدا نے بچایا دلاور ...

پڑا تیغ کین کھینچکر پھر حریف / سمجھا قوی سے نہ جیسے

زیادہ نے میرے کو بے سید ہا کیا / عدو کوستان بڑا ڈہاہی

لراہو کے مجروح مرزا ادہر / گرے اوسکی پلٹن پہ جوں گولہ

پلٹن مین بے دیکھا کر افسر گرا / ہمین بہی دلاور نے آہی لیا

ڈرے پر غضبناک لڑتے رہے / امیر اسمین مانند برق آپڑ

کیا حملہ گلے پہ جسطرح شیر / زبردست کتنے کیے دم مین زیر

بہت کشتہ و خستہ رن مین ہوے / جو باقی رہے وہ فراری ہوے

ہوے پنجہ غم مین دشمن اسیر / خوشی سے لیے جوم دست امیر

القصہ امیر نے اُس پلٹن پر ظفر پا کر ٹہاکر شیو ناتہہ سنگہہ کے ہمراہیون سے جو قریب تہے باواز بلند کہا کہ مین تمہارے لیے یہ جانفشانیان کرون تم کہڑے تماشا دیکہو کیا راٹہور دن کے ہان اسیکو جوانمردی و مروت کہتے ہین اس طعنے سے وہ بہی

بڑہ امیر ساتھ ہی فوج پر حملہ کیا ہوگا

ین سکو ہزیمت دی کہ خیرات مسیح نامی عیسائی جسکے ساتھ دو

چار توپین تہین نواب شہامت خان واصد خان

بنگ سواران کہہوا ہہ ایک میدان مین جمع ہوے تھے

سوا ایک چہوٹے گانو مین تھے جو دونو لشکر وسے

سط مین تہا یہ دریافت کرکے امیر نے کہا کہ اس گانو پر حملہ

نا چاہیے فتح و شکست اسی پر موقوف ہے یہ سنتے ہی کنیو

سوارون نے حملہ کیا اور دیکر دشمنون کو گانو سے نکال دیا

امیر سے کہا کہ اب آپ حملہ کرین امیر نے فرمایا بیش قدمی

بندازہ عقل چاہیے ورنہ ایک قدم ہٹجانے مین ظفر مبدل

جاتی ہے اتفاقا وہ لوگ امیر کو آمادہ حملہ دیکہکر خود بخود

م ہوے محمد عمر خان رامپوری نے ایک سو سوار سے

تعاقب کی اجازت چاہی جوانمرد نے فرمان پاکے

سے پہلے حملہ کیا فرار ی رک کر لوٹے اب کیا ہمارے ہتیار
کہلواتے ہو کیون اتنا دباتے ہو لوٹ جاؤ ورنہ پشیمان ہوگے
خان مذکور لوٹا اسنے حکم دیا کہ فتح و ظفر کی نوبتین بجین منصوبہ
سامان اعدا جمع کرین ساتہہ توپین سات ہاتہی بہت خیمے ڈیرے
بیشمار اسپ و شتر اسیر و ہمراہیان اسکے ہاتہہ آئے اجیر
اسی جگہہ مقام کیا مرزا صابر بیگ کپتان کو میدان سے اٹہوایا
زخم کا علاج ہونے کا حکم دیا سنگی اندراج کو ماجری لکہکر
لکہا کہ مین حق معاہدہ ادا کرچکا اور اتبک کچہہ عوض نہین لیا اب مجہے
خرچ کی تکلیف ہے سپاہ کو تنخواہ دینا ہے عنقریب جنگ مسنگہ سے
مقابلے مین کام لینا ہے کچہہ روپیہ مجہے دو اور مجہسے آملو ہرکارہ
نے خبر دی کہ فوج مخالف ہزیمت پاکر جے پور گئے ہمراہیا
سماگنا نیر پڑے ہین شہر والے شہر مین داخل ہوئے
یہ سمجہکر کہ اسوقت بین شہر کو تاراج . لوٹینگے بہت

وہنس پانگلے کوچ کیا جے پور سے پانچ کوس سانگانیر سے دو کوس پر آگئے جگت سنگھ کی بہن نے عزم امیر دریافت کرکے دستور لگے ہو نت باظہار کمال عجز اپنا دوپٹہ امیر کے پاس بھیجا اور کہا اس وقت میں یہان کوئی مرد میرا نگہبان نہین ہین جیسی جگت سنگھ کی بہن ہون یون ہی آپکی بنتی ہون میری آبرو کا پاس آپکو چاہیے کچھ نذرانہ لیکر اسوقت مین شہر کو نہ لوٹیے عالی ہمت نے مان لیا کہا اچھا مینے نذرانہ بھی معاف کیا مین اب مردون کے مقابلے کو جاتا ہون تم میری بہن ہو مطمئن رہو ازان بعد کوچ کرکے معظم آباد ہوتے ہوے سانبھر آئے لوٹا پھر سنگی اندراج سے ملنے کو جو روپیہ کی سبیل کرنے کشن گڈہ آیا تھا علاقہ کشن گڈہ مین آے اُسیدن یہ فرحت اثر خبر سامعہ افروز ہوئی کہ دوسرے محل یعنے دختر اخوند زادہ سے آدہی رات گیے صاحبزادہ متولد ہوا امیر نے دوگانہ شکر ادا کرکے خوشی کرنے کا حکم دیا

خوشی کی نوبتین بجنے اور مبارکبادی سر ہوئے لگین مژدہ
سرور و صلاے خرمی سنکر ارباب نشاط نے ہجوم کیا مبارک
سلامت کا غل پڑا مؤلف امیر نامہ نے او بختور باد مادۂ تاریخ
لکھا ہے — القصہ امیر رسوم تہنیت و شادی سے فارغ ہوکر
پانسو سوارون کے ساتھہ کشن گڈھ آے بختے وغیرہ راٹھورون
سے ملے روپیہ وصول ہوا سپاہ کو تنخواہ و انعام دیکر بلند
بہت کچھہ دیا مساکین فقرا مالامال ہو گئے وہان بھی ایکدن بات
شادی تولد فرزند مین رقص و سرود کی محفل کی سیر بختے اندرجی
وغیرہ راٹھورون سے کہا کہ مجھے جگت سنگھہ سے لڑنا ضرور ہے
مانسنگھہ کا پورا عوض لیے بغیر آرام سے بیٹھنا میری عالی ہمتی
سے دور ہے میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ تم مع جمعیت
سرجی راو وکنیوے مختار الدولہ وغیرہ بربت سہ ہوتے ناگور چلے
مین سواران خاص کے ساتھہ براہ راست جودھپور پہنچون وہ

سب صلاح مانگکر روانہ ہوسے امیر پہنچکر آے وہان سے
بہرپرہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو اجمیر آے مستعد نیاز
ہوکر لوٹ گئے اسی رات خواب دیکہا کہ میرے لشکر کے قریب
ایک اور لشکر پڑا ہے امیر نے دریافت کیا کے لشکر کے خیمے
کہڑے ہین کسی نے کہا خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کا لشکر بفضل خدا
تمہاری مدد کو آیا ہے فرط نشاط سے امیر کی آنکہ کہلی ہنستے اٹہے
ہمراہیون کو بشارت سنائی سب شاد ہوسے امیر نے ہمراہیون
کے دل بڑہاے آپ اس مہم سے مطمئن ہوسے کوچ کیا مقامات
جودہپور سے جگت سنگہ کے تہانے اوٹہاتے اپنے تہانے
بٹہاتے میرتے پہنچے سنگی اندراج وغیرہ راٹہور بہی یون ہی
میرتے سے سات کوس پرناگور کے رستے پہنچے سنگی نے
تہانون کے تغیر کے سوا اپنے ملک کے زمینداروں کو یہ بہی
حکم دیا کہ جے پور والے پرجہان قابو پاؤ ناک کان کاٹ لو

غالباً ایسا ہوا بھی اب ہا یکبند دجگت سنگہ متردد ہوے باہم کہا
کہ پٹہانون سے عہدہ برائی دشوار ہے اپنی عمدہ فوج شکست پاکر
بیدل ہوگئی امیر مظفر کا جی بڑہگیا راٹہور جو شریک ہین النسا سیف نہین
بابو سیند ہیہ ابھی پہر گیا تہا صلاح وقت یہی ہے کہ آبرو بچائین
جے پور کو لوٹین انباجی انگلیہ سوائی سنگہ وغیرہ نے یہ حال دریافت
کرکے دل بڑہایا تاکید پیمان اعانت سے تسلی دی جگت سنگہ نے
نہ مانا بعزم جے پور کوچ کرکے ناگور آئے وہان سوائی سنگہ نے کہا
تم تو چلے مینے تمہاری خاطر اپنونکو بیگانہ و دشمن کرلیا مجہسے کس لئے
سپید کرتے ہو جگت سنگہ نے تسلی دی کہا سیند ہیہ جان تبت وغیرہ
سردارونکو تمہارے پاس چہوڑتا ہون ناگور سخت جگہ ہے اپنے کام
مین لگے رہو شیخاواٹی مین فوج کو چہوڑ مین بہی آتا ہون یون
ہی سبکو مطمئن کرکے ناگور سے جو بیس کوس ہے نکلو آتے بخشی امرا جی
نے امیر کو لکہا یہ وقت ہے دشمن کو جانے نہ دو انتقام لو امیر سوار ہ فوج سے

ستلزه جلت سے یان وسمہ پر جلت سلے
میمین نہایت خوفناک تہا بہت ڈرا رات کو ایک معتمد بہیجکر بانسنگہ
رون کے جمعدار کو بلایا کہا اپنے آقا سے اجازت لیکر میری
بات سن جا جمعدار اجازت لیکر حاضر ہوا راجہ نے کہا مینے امیر سے
بدعہدی کرکے بہت پشیمانی و پریشانی پائی امیر زیادہ مجہے پریشان
و پشیمان پسند نکرین میرے تعاقب سے باز رہین یہی مضمون
ایک خاص رقعے مین لکہدیا کہ مینے جیسا کیا ویسا پایا تمنے اپنی مروت
و فتوت سے فائدہ لیا اب بخشی سے حاصل کیا امیر نے اس خیال سے
کہ بیہ بڑا رئیس ہے اسکو ممنون رکہنا انسب ہے کہلا بہیجا اچہا مینے
درگذر کی بہ تعجیل چلے جاؤ راجہ نے باتفاق رای چند دیوان اور
اناجی انگلیہ کی فوج ہمراہی سے بہر رات رہے کوچ کردیا یہ خبر
سنکر بخشی انداج وغیرہ راٹہوروں نے بہی نقارہ بجا کر
بارادہ کوچ امیر کو کہلا بہیجا چونکہ امیر کو اسوقت بمقتضای

زمانہ بربادے راجہ مذکور منظورہ تھی معرفت خدمتگاردن
عذر علیہ خواب کا کہلا بھیجا اور باقی شب اسی حیلہ مین تمام کی
اور خبر کے ہرکارون سے خفیہ سمجھا دیا کہ صبح جب سنگی اندراج
وغیرہ میرے پاس آدین تو تم آکر عرض کرنا کہ راجہ جگت سنگہ
شبا شب کوچ کرکے دس کوس گیا غرض جب صبح کو بخشی اندراج
وغیرہ سرداران راٹھور بصلاح کوچ امیر کے پاس آئے تو ہرکارون
نے حاضر ہوکر اسکے راز شبینہ برملا کہا کہ وہ دس کوس چلا
گیا اوسوقت امیر نے بخشی مذکور سے کہا کہ اب راجہ کے تعاقب سے
کچھ فائدہ نہین فاصلہ بہت ہوگیا کسی اور تدبیر کا رنبد ہونا
چاہیے بخشی نے کہا سواران جرار لینے اوسکے تعاقب پر مقرر کرد
امیر نے بپاس خاطر اوسکے ایک جماعت سواران بنڈارہ کو
تعاقب کا حکم دیا وہ جاکر اسباب پس ماندہ لشکر جودہپور کو غارت
کرلائے انجام کار امیر بہمراہی بخشی اندراج وغیرہ کوچ کرکے

میر سے وہان مذکور لو راجہ مسئلہ پا

جودہپور کو روانہ کیا اور خود بسبب دہرنے سپاہ کے میرتہہ مین توقف کیا جب بخشی جودہپور پہنچا راجہ نے اوسکو عمدہ خلعت عنایت کیا اور عہدۂ دیوانی سے سرفرازی بخشی اور امیر کی طلب مین خریطہ بہیجا جب امیر قریب جودہپور آسے تو راجہ نے استقبال کرکے بہت تعظیم وتکریم کی باغ مین اوتارا اور سامان رقص وعشرت آمادہ کرکے امیر کو مسند پر اپنے برابر بٹہایا اور مشکوری وممنونی احسان امیر کے ظاہر کرکے کلید ہاے قلعہ جودہپور دست بستہ روبرو رکہدین اور بکمال عجز کہا کہ یہ ریاست محض آپکے طفیل سے بچی ہی اسکا شکریہ کس زبان سے ادا کرون کہ بجز اس اور کوئی مقام میرے قبضہ مین نرہا تہا امیر نے بخوبی تسلی خاطر فرماکر کہا مینے یہ کلید ہاے قلعہ اپنے جانب سے تمکو دین راجہ مطمئن خوشحال اپنے مقام کو گیا اور امیر دہیرن

باغ مین قیام پذیر رہے یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۴ ہجری مین وقوع

دہرنہ افغانونکا اور تنگ کرنا امیر کو بیماری مین اور بفہمایش مالسنگہ کے دہرنہ دور ہونا اور جانا امیر کا ناگور کو بصلاح راجہ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہانکی راجہ کا اور فتح ناگور اور فرار ہونا کلسنگہ اور راجہ بیکانیر کا وہان سے

غرض امیر نے راجہ مانسنگہ سے ملکر چند سے بنا بر اصلاح مقدمات ریاست کے وہین مقام کیا ایکدن امیر حالت بیماری مین حسب عادت مع افغانان آفریدی وغیرہ شہر مین اندرون قلعہ ملاقات کو گئے تہے افغانو نے وقت پاکر امیر پر دہرنہ دیا اور اسقدر تنگ کیا کہ زندگی امیر پر تلخ ہوئی ہر چند افغان رامپوریہ وغیرہ نے قلعہ پر جاکر آفریدیونکو فہمایش کی کہ اپنے آقا کو بیماری مین

ن لری سے بعید ہے یہین افریدیو

مانا بلکہ رامپوریون سے نوبت بہ خانہ جنگی پہنچی اور آفریدی شمل

تہ خان وغیرہ رامپوریون کے ہاتہ سے مارے گیے تاہم آفریدی

اوپر ہو سے باز نہ آے اور دروازہ مکان کو بند کرکے کنارہ امیر کے

بسبب کینہ پر کمر آمادہ قتل ہوے یہ حال دیکھکر راجہ مان سنگہ

نے سقف خانہ توڑکر آفریدیون کو تخویف و تہدید کی اور لاکہہ روپیہ

دیکر ادہکا دہرنہ اوٹھوایا اور امیر نے اس نزاع جان ستان سے

رہائی پائی پہر جمشید خان اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان

او منور خان آفریدی تنخواہ لیکر لشکر امیر سے جدا ہوکر میرٹہ

چلے گئے اسی حالین راجہ مان سنگہ نے امیر سے کہا کہ ہرچند [illegible] کے

بے نہایت احسانات مدۃ العمر فراموش نکرونگا لیکن سوائی جے سنگہ

متہو نے ناگور مین راجہ دہونکل کو صدر نشین اپنا کرکے بارادہ [illegible]

جودہپور کی ریاست مین خلل اندازی سے باز نہین آتا جبتک اوسکا

کچھ تدارک نکیا جاویگا اطمینان نہی حاصل ہوگا [illegible] کا
مسبب الاسباب ہے جب اوسنے اتنی درستی کردی وہ بہر نوع مطمئن
کرسکتا ہے اس بات سے راجہ کے دلمین قرار آیا اور سات ہے
چار لاکہہ روپیہ ماہواری فوج خاص امیر کی اور چند پرگنہ حاصل چار لاکہہ
روپیہ کی جاگیر مصارف صاحبزادہ بلند اقبال وزیرالدولہ بہادر کی
اور اٹھارہ لاکہہ روپیہ سالانہ نوکری کمپنی مختارالدولہ کا اور جاگیر ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ کی واسطے ادر سرداروں اور کارگذاروں کے مثل اخوندزادہ محمد
آیاز خان بہادر و غلامی خان وکیل اور راے ہمت راے اور
مرزا حاجی بیگ کے مقرر کرکے تحریر کردی اسوقت امیر نے بہمراہی
پانسو سواران جرار جودہپور سے ایک منزل کوچ کرکے ناگور کیطرف
ڈیرہ کیا باقی سپاہ کہ واسطے وصول تنخواہ کے جودہپور مین
رہ گئی تھی اکثر اونمین سے دوسرے کوچ مین آملے اسیطرح باقی
لشکر مقام کریال تک کہ ناگور سے ایک منزل ہے آملا اور سواران

ختیمسا آبادی وغیرہ جو ہمراہی ہلکر سے جدا ہو کر راجہ جگت سنگھ
کے شامل ہو گئے تھے اس عمل میں آکر میر سے مل گئے چنانچہ
بستہ ہزار سے جمعیت زیادہ ہوگئی غرض امیر کے کنپ بیا سنگھ
اور کنپ مہتاب خان کو جو زیر ایالت مختار الدولہ نواب محمد شاہ
خان کے تھے اور بعد فتح تیولعل بخشی جےپور کے ضلع میرٹھ
میں اقامت گزین تھے واسطے تنبیہ اور گوشمالی زمینداران
سرکش علاقہ جودہپور کے کہ اپنے آقا سے بغاوت اختیار کی تھی
اور دیپردہ سوائی سنگھ سے سازش رکھتے تھے نامزد فرمایا
اور کرنیل موہن سنگھ کو کہ انہیں دنوں گھر سے آکر شرفیاب
ملازمت امیر کا ہوا تھا معہ پلٹن ڈیوڑھی خاص وغیرہ سپاہ
متفرقہ کے باتفاق محمد غفور خان خویش اخوندزادہ محمد آیاز خان
واسطے تحصیل علاقہ کوروار متعلقہ جودہپور کے روانہ کیا
اور مرزا حاجی بیگ کو بحکمت عملی واسطے دام گستری کے

کہ سوار یکہ دانشمند مقرر عمدہ تہا بطور وکالت گفتگو کو نزد سوائی سنگھ

رئیس پوکہرن ناگور مین روانہ فرماکر محرک سلسلۂ اتحاد ہوئے او کہلا

بہیجا کہ باوجود اسقدر ہمارے سلوک کے مانسنگہ نے ایسے تنگ وقت دہرنے

مین شرط دوستی ادا کی اور امداد خرچ سے باز رہا اگر تمہاری صلاح ہو

تو ہم بعوض اس بے پروائی اوسکی کے دہوکل سنگہ کو صدر نشین

جودہپور کرکے مانسنگہ کے اخراج پر کمرہمت باندہون بعد ازان نامدار

خان نامی جماعہ دار کو ناگور مین بابو سینہ کے پاس کہلا بہیجا کہ مجکو تمسے

ایک امر مین مشورت ضرور ہے لہذا آپکو مجہسے ایکبار آکر ملجانا ضرور ہے

چونکہ اوسوقت بابو سینہ سوائی سنگہ سے بابت طلب تنخواہ کے

رنجیدہ تہا وکیل امیر کو جواب دیا کہ موضع کہوا ضین جو مابین ناگور

و امیر کے ہے وہان آکر ملا جب ادہر سے امیر وہان آوینگے مین

بہی فی الفور آجاونگا القصہ جب نامدار خان ہمنے آکر امیر سے یہ جواب

کہا تو امیر ایکہزار سوار ہمراہ لیکر موضع کہوان پر آئے اور وقت

ملاقات بابو سیندھیہ سے کہا کہ سلوک سوائی سنگھ کا راجہ
جگت سنگھ سے سب پر ظاہر ہے اسیطرح تمہارا نفع بھی اوسی ہونا
معلوم ہے مقتضاے دانائی اسوقت مین یہ ہے کہ راجہ بلانسنگھ سے
موافق ہوکر ملک جودہپور سے نکل چلین اگر تمکو ضرورت خرچ کی ہے
تو مین سب خرچ تمہاری سپاہ کا کرادونگا بابو سیندھیہ نے جواب
دیا کہ اگر تم تحریر اس بات کی کردو کہ جو ملک و مال تمہاری ہاتھ آوے
نصفی اوسکا مع اداے تنخواہ سپاہ مجکو دوگی تو حسب راے
تمہاری مجکو تعمیل مین کسیطرحکا دریغ نہین امیر نے اوسکی
طرز تقریر سے جان لیا کہ یہ اب پاؤن پیلاتا ہے کوتاہ فہمی سے
اسطرح نہ مانیگا بحکمت عملی یہ تدبیر کی کہ اوسکے نامی سرداران
سپاہ کو مثل منیر خان اور خدابخش خان اور دارا خان
اور دیندار خان فیض اللہ خان بھرچ وغیرہ قریب ہزار سوار کے
جو بابو سیندھیہ سے بابتہ طلب تنخواہ کے ناگور مین ملکدر

خاطر تہی متفق کرکے اشارہ کیا کہ بابو سیندھیہ سے طلب تنخواہ
مین تنگی کرین چنانچہ افغانون نے باشارہ امیر واسطے تنخواہ کے
نہایت تنگ کیا اور آمد و رفت اطخانہ اور خدمت گارونکی اوسکی پاس
موقوف کی جب زندگی اوسپر تلخ ہوئی تو اوسنے بطور جنگ زرگری
بظاہر اپنے فوج سے مسلح ہوکر ادن سردارون سے کہا کہ سیندھیہ
یہان مجہسے ملنے آیا تہا تمہین اسوقت اسکی گرفتاری مناسب نہین
سردارون سے کہا ہم بہر طور اپنی تنخواہ لین گے اور بے نشان دہی
زر تنخواہ کے رہائی سیندھیہ غیر متصور ہے اوسوقت امیر دو تین
خدمتگارون کی ہمراہ سیندھیہ کے پاس گئے اور کہا فہمایش افغانون
کی بے سبیل زر محال ہے اور حال بے استعدادی ہمارا تمہارا
بہی مخفی نہین مجکو تمہاری گرفتاری سے سخت رنج و ندامت ہے
اس امر مین کیا تدبیر کیجاوے سیندھیہ نے کہا اب مین ان
افغانون کے ہاتہہ سے نہایت تنگ و حیران ہون تم جسطرح

میری خلاصی لروامیر ا نخواه

نیاہے اور سوائی سنگہ سے کسقدر لیناہے سیندھیہ نکہ

لاکہ تنخواہ دینی اور اسیقدر سوائی سنگہ سے لینی ہے امیرنے

طکوچ کرجانے تمہارے کے مع لشکر ملک جودہپور سے

مین ذمہ داری اوسے تنخواہ ان افغانون کی کرتاہون سیندھیہ نے

اس امر کا کرکے کہا جان تیس فرنگی جو یہان ہمارے

شامل ہے بدون تدبیر خرچ وہ کسطرح یہان سے جاویگا امیرنے

پوچہا اوسکی تنخواہ کسقدر ہے کہا لاکہ روپیہ امیرنے کہامین برات

لا روپیہ باتیہ اوسکی تنخواہ کے موضع آشوب علاقہ جودہپور

سے دیتاہون وہان بے تکلف جاکر وصول کرلے غرضکہ بوہ

ہیہ اس تدبیر سے امیر کا احسانمند ہوکر جانطلبت

فہمایش کو اپنی سمجہیں کہ ناگور سے پانچ کوس پر موضع

سونڈوہ ہین مقیم تہا گیا فرنگی نے سوائی سنگہ کو ناگور سے

وہان بلواکر اس امر سے مطلع کیا اور کہا اگر امیر بصورت عدم حصول
زر علاقہ آشوب سے ادا اوسکی اپنے ذمہ کرین اور یہان انگریزی
خاطر مطمئن کردین تو البتہ مجکو قبول ہے امیر نے اس بات مین حصول
مدعا اپنا سمجھکر چند سوارون سے فہمایش کو جان بلبیت کے
موضع سونڈوہ مین سیندہیہ کے پاس جاکر بہر نوع اوسکا
اطمینان کردیا اور بابت تنخواہ افغانان ہمراہی سیندہیہ اپنے
سردارون کی ذمہ داری کرادی بعد تسلی اور طمانیت اون
لوگون کے موضع کہریال مین کہ لشکرگاہ تہا لوٹ آسے اور بابعد
سیندہیہ اور جان بلبیت ہمراہ اپنے افواج کے حسب القرار
بطرف آشوب جاکر ساٹھ ہزار روپیہ وہان کی تحصیل سے اور بیس
ہزار روپیہ دیہات گرد و نواح سے لیکر جانب اجمیر شریف کے
روانہ ہوسے اور سرجی راو کہاٹکیہ معہ کمنیو ہیرا سنگہ کے کہ جودہپور
مین امیر سے رخصت ہوا تہا اجمیر شریف مین سیندہیہ سے آملا

میر با تدبیر میدان حریفون سے خالی کرلیا تو باقی فوج
سواران سپندیہ کہ بامید وصول تنخواہ کے لشکر امیر مین
تہے کوچ کرکے موضع سوندہ وہ پرپانچ کوس کے فاصلہ
کمیندان لعل سنگہ اور مہتاب خان متعلقہ مختار الدولہ کو اور
فیل موہن سنگہ اور محمد غفور خان کو کہ جا بجا ضلع جودہپور مین
نامزد تہے بلاکر اپنے شامل کیا اور اس عرصے مین مرزا حاجی بیگ
وکیل امیر بہی سوائی سنگہ کے پاس سے لوٹ کر امیر کے روبرو
آیا اور عرض کی کہ چالیس ہزار روپیہ سوائی سنگہ نے دینا منظور
کیا ہین امیر نے یہ جواب سنکر مقتضاے مصلحت وقت
کہ اوس فریبی کو دام تدبیر مین لانا چاہتا تہا وکیل مذکور کو دوبارہ
اوسکے پاس روانہ کیا اور یہ کہلا بہیجا کہ مجکو تمہارا قول و قرار
قبول و منظور ہے لیکن تفصیل اقساط و تقرری میعاد معین کر دینا
ضرور ہے سوائی سنگہ نے یہ بات وکیل امیر سے سنکر کہا

کہ جس روز امیر سے میری ملاقات ہو عرصۂ تیرہ دنین تیرہ
لاکہہ روپیہ دونگا اور ستائیس لاکہہ روپیہ بروقت نکال دینے مانسنگ
کے جو دہپور سے اور دہوکل سنگہ کو اوسکی جگہہ مسند نشین کرنے
کے دونگا اور کہا اگر نواب محمد شاہ خان امیر کی طرف سے میری تسلی
کر دین تو مین امیر سے ملنے کو چلون غرض امیر نے یہ بات منظور
کرکے مختار الدولہ کو سوائی سنگہ کے پاس جانے کا حکم دیا مختار الدولہ
حسب الاجازت سوائی سنگہ سے ملکر امیر کی خدمت مین لوٹ
آئے اور عرض کی کہ سوائی سنگہ اپنی تسلی اور جمع خاطر کو مجہسے
قسم چاہتا ہے اسمین آپکی کیا مرضی ہے امیر نے فرمایا اسباب مین
مجہسے استفسار کی کیا حاجت تہی جو امر موجب نمک حلالی اور درستی
لشکر اسلام کا ہو بلا تاخیر عمل مین لانا بجا تہا ہرچند بباعث اوسکی
دغابازی کے کہ ترقیات امیر کا بدخواہ اور مخرب ریاست تہا فریب
و دغا سے اوسکا قتل عین صواب تہا لیکن چونکہ مختار الدولہ نے

یہ امر بطور مسئلہ درایت یہ تھا او اسلی توقعات بستر ہالہ
واسطے خیر خواہی امیر اسلام اور درستی لشکر مسلمین کے خون ایک کافر
بدخواہ مفسد کا فریب و دغا سے روا و درست ہے غرضکہ مختار الدولہ نے
اوسکو مطمئن کرکے واسطے ملاقات امیر کے مقام حضرت سلطان التارکین
کہ مابین ناگور اور سوندوہ ہے راضی کیا چنانچہ سوائی سنگھ بہ بندش
بجمع خاطر قریب دو ہزار سوار سے وہان آیا اور اسطرف سے مختار الدولہ نے
جاکر امیر کی جانب سے گفتگوے اصلاح امر کی اور سوگند سے اپنی کلام
مؤکد کیا لیکن چونکہ بے موجودی امیر کے اوسکو دغدغہ خاطر تھا
اور طمانیت کلیہ مفقود بنابران مختار الدولہ نے باستبداد امیر کو بلوایا
امیر نے وہان جاکر اوس سے کہا کہ اگر تم اپنے وفاے عہد اور ایفاے
قرارداد مین ہمسے سچے رہوگے اور خلاف اتحاد عمل مین نہ لاؤگے
تو جملہ عہد و پیمان میرا تمسے درست و بجا ہے ورنہ در صورت خلاف
و اختلاف محض تمسے اوسکا ظہور مین اویگا سوائی سنگھ نے

بہ بات سنگہ باظہار آشتی و مصالحت اپنی جماعت سے منفصل
لشکر امیر کے ڈیرہ کیا لیکن چونکہ دل اوسکا غبار فریب سے صاف
نہوا تہا امیر کو مطمئن کرکے فریب دینا چاہا اوسوقت وکیل لال سنگہ
کہ ہمراہ امیر حاضر تہا احوال ملاقات امیر سے ساتھہ سوائی سنگہ کے
اور ڈیرہ کرنا اوسکا قریب قیام گاہ امیر کے دیکہکر اپنے راجہ کو خفیہ
تحریر بہیجی کہ یہان اسبے سوائی سنگہ سے رابطۂ اتحاد محکم کرلیا
ارادہ مسند نشانی دہونکل سنگہ کا صدارت جودہپور پر کیا ہے
آپکو مطلع کرتا ہون راجہ جودہپور کہ دانشمند اور امیر کی جانب سے مطمئن
تہا جواب مین وکیل کو لکہہ بہیجا کہ امیر کی جو مرضی ہو عمل مین لاوین
تم فقط اونکی ہر حال سے ہمکو اطلاع دیتے رہو اس عرصہ مین چونکہ
سوائی سنگہ کے دلمین فریب و دغا تہی باوجود قسم اور اقرار محبت
کے اوسنے خفیہ چار آدمی مقرر کئے اور ہر ایک کو سوسو اشرفیین
دیکر ایک ایک گانو جاگیر دینے کا وعدہ کرکے کہا تم لشکر امیر مین

پہنچے ہی شامل ہوا اور مع ... قتل کرو وہ چار دن
دو ... اس کام کے ہو کر آئے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر
اخوندزادہ محمد نیاز خان کے ایک ڈیرہ مین کہ متصل امیر کے واسطے
فرود مسافران نوکری طلب کھڑا ہوا کرتا تھا اقامت گزین ہوے
اتفاقاً ایک رفیق صادق راجہ مان سنگہ کا کہ بظاہر شامل سوائی سنگہ
ہو گیا تھا اس راز سے مطلع ہو کر راجہ مان سنگہ کو اطلاع پرداز ہوا راجہ
موصوف نے یہ مقدمہ شرح بتفصیل نام و قوم و وطن اون چار ونکے
امیر کو جلد تر اطلاع دی اور فرودگاہ اونکی بھی لشکر امیر مین درمیان
خیمہ اخوندزادہ کے لکھہ بھیجی امیر بعد اطلاع اس راز زیر شب کو تنہا مع
دو دستہ خدمتگار اور ایک مشعلچی کے پیش قبض بغل مین لیے ہوے
تنہا اخوندزادہ کے خیمہ مین آئے رومال سے منہ لپیٹ کر ہمراہیونکو
باہر چھوڑ کر تنہا خیمہ مین مین گھسے اور اون چار ونکو آہستہ
... بیٹھہ گئے اور آہستہ اونسے ... ہم کو آ

کہا تدبیر ہے اونہون سے ایک اجنبی آدمی دیکھکر کہا تم نوکری کو
آئے ہین اور کچھہ ہمارا یہان کام نہین امیر نے کہا تم نوکری کو
نہین آئے ہو بلکہ بتقریب واسطے قتل امیر کے آئے ہو وہ بولے
صاحب کیا بات ہے ہمکو کیا تم برباد کیا چاہتے ہو کہ اس بات کا
الزام رکہکر نوکری سے باز رکہو امیر نے کہا تمہارا اخفا بیجا ہے مجہے
بہی سوائی سنگہہ نے اوسی کام کو بہیجا ہے اور تمہارا حال مجہسے
کہدیا ہے کہ سو اشرفیین نقد ہر ایک کو دیکر ایک ایک گانو جاگیری
بعد برآمد کار تمکو دینا کیا ہے پہر تمہارا نام و نشان مجکو بتا کر مجہکو
بہی سو اشرفیین دی ہین چنانچہ تمہارے یہہ نام ہین اور سوائی
سنگہہ نے کہدیا ہے کہ باتفاق تمہارے اس کام کو پورا کرون
لہذا مشورت کو تمہارے پاس اسی وقت مین آیا ہون
وہ یہہ سنکر چپ ہو رہے امیر نے بفراست جان لیا کہ خاموشی
دلیل رضا ہے اونسے آہستہ کہا کہ یہان سے الگ چلکر اپنی

تدبیر مجھسے کہو اور مین بھی اپنے قرارداد سے تمکو مطلع کرون وہ
چارون امیر کے ساتھہ خیمہ سے نکلکر روانہ ہوئے خدمتگار مشعلچی
بھی کہ باہر کو پوشیدہ کھڑے تھے امیر کے اشارہ پر پیچھے سے چلے
ہوئے لوگون نے انکو دیکھکر امیر سے پوچھا یہ کون ہین امیر نے
کہا یہ میرے رفقا ہین اسی کام کے انجام کو ساتھہ لایا ہون غرض
لشکر سے باہر آکر ایکطرف بیٹھے امیر نے کہا تدبیر قتل کی تمنے کیا
سوچی ہے ہر ایک نے جدا جدا اپنا منصوبہ بیان کیا امیر نے جب انکا
بیان اونکی زبانی سن لیا تو مشعلچی کو کہا مشعل روشن کرے پھر تیغ
رومال کہولکر خدمتگارونکو قریب بلاکر اون چارون سے کہا کہ ای
فریب تم جس سے دغا کرنے آئے ہو وہ مین ہون اب کہو مجھسے
دغا کروگے چونکہ حمایت الٰہی شامل حال امیر اکرم ہمیشہ ہوتی
امیر کی اس تقریر سے وہ کانپنے لگے اور نادم و پشیمان ہوکر
امیر کے قدمون مین گر پڑے امیر نے اونمین سے ایک کو

رخصت دی کہ جاکر سوائی سنگہ سے یہ حال بعینہ کہدے اور
تین کو اخوندزادہ صاحب کے پاس مقید کیا اور کہا ہعقدر غفلت
کرنا اور میرے خون کے تشنہ دشمنونکو اپنے پاس رکہنا تمہاری
دانائی اور مروت سے بعید ہے اونہون نے عذر لاعلمی پیش کیا
امیر وہان سے اپنے خیمہ مین آئے اور سوچے کہ سوائی سنگہ باوجود
قسم اور اقرار کے فکر دغا در خون ریزی مین ہے اسکا کام تمام
کرنا اب لازم پڑا چنانچہ ایکدن چند سواران نامی سے اوسکی پاس
گئے اور کہا کہ تمنے جو تیرہ لاکہ روپیہ دینے کا اقرار باقتضائے تیرہ دنکے
کیا تہا اب وہ چند اوسکے گذرے ایک حبہ وصول نہوا لہذا تمہارا
معاہدہ اور مصالحہ ہمسے لوٹ گیا اب فقط اسواسطے آیا ہون کہ
تمکو مطلع کردون اور جہان تم کہونا گور یا اور مقام پر تمکو پہنچا دون
اوسنے کلمات تملق اور زمانہ سازی کے بہت سے کہے بہر امیر
لوٹ کر اپنے مقام گاہ مین آئے اور بگڑ کر اوسکے سر لے دغا

ولہ سید شاہ خانلو اور رسے ہمت راے لوا باس
ای سنگہ کو بہ تقریب عطاے سلاح اور بہانہ رخصت کرنیکے
کو یہان لے آوین غرض اونہون نے جاکر اوس سے ایسی تقریر
ب وشیرین کی کہ اوسے امیر سے ملنے کو ہمراہ لے آے اس
ف امیر نے لشکر مین یہ تجویز کر رکہی تہی کہ چند روز پیشتر سے
ہ کی قواعد لیا کرتے اور جب اوسکے آنے کا دن معین ہوا
تو ایک بڑا خیمہ لشکر مین باہم ملاقات کو نصب کرایا اور دو طرف
اتواپ چہرہ بہر کر آڑ مین قناتون کے کہڑی کین اور لشکر کے شہدون سے
کہا جب سوائی سنگہ مع رفقا اسمین آکر بیٹھے اور تم آواز بانسلی کا
سنو تو طنابین خیمہ یک لخت کاٹ دینا کہ خیمہ اون لوگون پر گر پڑے
اور گولندازون سے فرمایا کہ جب تم بانسلی سنو اور خیمہ گرتا دیکہو
تو چہرے کی توپون سے متواتر فیر کرنا اور مردمان فوج کو جو واسطے
اوسکی سلامی کے قریب خیمہ ملاقات کہڑا کیا تہا اون کو یہ حکم دیا

کہ جب اوپ سر ہو تو جو ہمراہی صوائی سنگہ کا باہر و

نکلے پہتال تہریح کرنا کوئی لشکر سے جان برنہو غرض جب سوائی سنگہ

مختار الدولہ محمد شاہ خان اور رہے ہمت راے کی ہمراہ لشکر مین

امیر سے ملنے آیا تو قریب ایکہزار سوار و پیادہ جرار کے اوسکی ساتہ تہے

امیر کے سردارون نے اوسکو مع اوسکے مصاحبین کے خیمہ مین

لاکر بیٹھایا اور باقی سوار و پیادہ ہمراہی اوسکی پیش خیمہ کہڑے ہوے

اوسنے آکر جب امیر کو خیمہ مین نہ پایا دریافت کیا مختار الدولہ نے کہا

نہاکر لباس زیب تن فرماتے ہین اب آے یہ کہکر اوٹہ کہڑے ہوے

اور کہا مین زود تر اونکو لاتا ہون باہر نکلکر امیر کے پاس آے

ہمت راے دیوان امیر کہ خیمہ مین تہا اونکے جانے بعد وہ بہی خیمہ

باہر آیا کہ عطریان کی درستی کراون مجرد باہر آجانے دونو سردارون

امیر کے نے نوازنے بانسلی بجائی شہدون نے طنابین کاٹ

دین خیمہ اونپر گرا خیمہ کے گرتے ہی جہرہ تو پونکا قناتون کی آڑ سے

اون اجل رسیدونکی پرستش کو بہیجا باہر والونکا کام سپاہ
امیر نے تمام کیا امیر کا دخل ناگور مین ہوگیا غنیمت سب نے تہہ ہاتہ آئی
ہر شخص مرفہ حال ہوا اور دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر وغیرہ اونکے
جو ناگور مین تہے خائف و ہراسان ہو کر بطرف بیکانیر ویوکہرن
چلے گئے امیر نے نقارہ فتح بلند آوازہ کرکے بخوبی وہان دخل کیا
اور بعد چند ایام کے پلٹنین متعلقہ مختار الدولہ محمد شاہ خان اور
اوتیل بہوہن سنگہ اور محمد عبد الغفور خانصاحب کو وہان مقرر
کرکے خود بدولت عازم جودہپور ہوئے اور وہان بخوبی راجہ
مان سنگہ سے ملکر قلعہ اور شہر ناگور کو اوسکے کاربردازونکے سپرد
کیا راجہ مذکور نے نہایت ممنون و مشکور احسان امیر ہوکر اندر
محلونکے قلعہ مین امیر کو اوتارا اور بابتہ ادائے تینتیس لاکہہ روپیہ
کے جو بعد فتح ناگور او رقتل سوائی سنگہ اور اخراج دہونکل سنگہ
کے امیر سے کہا تہا نصفی نقد واسطے خرچ سپاہ کے دیا اور

بابقی نا اقرار مہلت مدت قلیلہ کرکے امیر کو خوشنود کیا اس عرصہ

مین مانسنگہ کے ایک رفیق نے اوسی کہ چٹہی اس مضمون کی لکہی کہ اب

جودہپور اور تمام علاقہ مارواڑ مین امیر کا دخل ہوگیا ہے ظاہر یہ بات

تمہاری شرف زوال پر ہے اور تمام اس ملک مین دور اسلام ہوجاویگا

اتفاقا وہ تحریر امیر کے ہاتہ آئی اوسکا مضمون سے مطلع ہوکر سنگہی

اندراج بخشی سے باوجود ناسازی خاطر مبارک رخصت ہوکر شہر سے

باہر راسے کے باغمین مقام کیا مانسنگہ یہ سنکر پریشان ہوا جانا

امیر آزردہ خاطر ہوگئے ہین کہ بے ملاقات شہر سے باہر اوٹہہ گئے

اپنے ہمراہ بخشی اندراج وغیرہ مصاحبونکو لیکر امیر کے پاس

آیا اور معذرت چاہی اور کہا اگر کوئی امر خلاف مرضی مبارک

مجہسے سرزد ہوا ہو بلا تکلف بیان فرماوین کہ جسمین آپکی رضامندی

ہو عمل مین لاون ہرچند اول امیر نے عذر کیا کہ مین آزردہ خاطر

تمسے کسی وجہ سے نہین ہون لیکن جبکہ راجہ نے ازحد اصرار کیا

تو اسنے دہ چہی ہندی کی بیتیس کی راجہ سنے اوسکو دیکہکر
لکہا بعنایت آپکی ہیرا اور ایکا مقدمہ واحد ہے یہ ممکن نہین کہ غرض
اگر یونکی تحریر و تقریر سے آئینہ مصادقت باہمی زنگ نفاق سے مکدر ہو
اوسوقت اسنے اقرار نامہ پنیتیس ۳۵ لاکہہ روپیہ کا جو راجہ سنے
تحریر کر دیا تہا اور قریب بنصف وصول اور باقی سے بوعدہ مدت قلیل
حاصل ہونے والی تہی روبرو راجہ سکے نکالکر چاک کر ڈالا اور وہان سے
کوچ پر آمادہ ہوے راجہ سنے ہر چند رہنے پر مبالغہ کیا اسنے نہ مانا
لکہا اگر تمہاری مرضی ہو تو مبلغان باقی لینے اقرار کے مجکو بہیجدینا
لاچار راجہ رخصت ہوکر شہر مین آیا اور امیر سنے لعل سنگہ سمر ولی
کمیدو کو بخطاب راجہ بہادر سرفراز فرماکر اوسکو بہمراہی مختار الدولہ
واسطے تحصیل ضلع بیکانیر کے رخصت فرمایا اور مومن سنگہ کو
خطاب کرنیلی سے سرفراز فرماکر واسطے بند و بست تعلقات
جاگیر درینہ اتباع سعر بلندی صاحبزادہ وزیر محمد خان کے

بطرف ضلع گوروار علاقہ جودہپور معین فرمایا اور خود بدولت
و اقبال عازم جانب جےپور ہوئے غرض امیر معہ فوج خاص شہر سانبہر
مین آئے تو واسطے حصول زر معاملہ کے راجہ جےپور سے رفو دہی کو
کی جگت سنگہ راجہ جےپور نے دینارام بوہرہ کہ معتمد خاص اوسکا تھا
گفتگو سے درستی معاملہ کو امیر کی طرف روانہ کیا جب چند روز گفتگو
کی لیت و لعل مین گذری اور صورت سرانجام کار نظر نہ آئی تو ایک رات امیر
بطور گشت جریدہ آدمی کو بوہرہ مذکور کے ڈیرہ پر آکر کہلا بھیجا کہ مجکو
امیر نے ایک ضرورت کیواسطے تمہارے پاس بھیجا ہے بوہرہ
نے اندر بلوا بھیجا با کمال تعظیم مسند پر بٹھایا عرض کی حکام
ذوی الاقتدار کو اسطرح شب مین تنہا آنا مناسب نہین بد خواہون
سے زمانہ خالی نہین مبادا کوئی مفسد بے دولت قصد بد خواہی
کرے امیر نے فرمایا مین تمکو دوست جانکر بے تکلف آگیا ہون
چاہتا ہون اسوقت بالمواجہ ہم تم تصفیہ مقدمہ کرلین اوسنے

امیر معقد رائے ہمت ار در

العفور خانصاحب کو واسطے سرانجام زر معاملہ کے ہمراہ بوہرہ لطیف

کیا اور برات تنخواہ سپاہ کی اوس جاگداد پر تحریر

خود بدولت معہ افواج فیروزی عازم گشنگر ہوے اور

اخوندزادہ محمد ایاز خان کو معاونکے رسالہ کے واسطے ہمراہی کرنیل

موھن سنگہ کے ضلع کوروار علاقہ جودھپور کی جانب رخصت دی

محالات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر خانصاحب کا جاکر بندوبست

مقال ان دنون جسونت راؤ ہلکر کوٹہ ہوکر بھان پورہ

مین آکر درستے سامان لشکر مین مصروف تہا اور بباعث خوشی تولد

فرزند ملہار راو نامی کے عیش و عشرت مین بسر کرتا تہا لیکن بباعث

فساد اور شورش جماعت بھیلونکے کہ بباعث جھاڑی اور

پہاڑون دشوار گذار کے بے خوف و فکر تہے اور مقام چاندور سے

زوجہ کاشی راؤ ہولکر کو اپنے قابو مین لاکر براہ شرارت

مشہور کر رکھا تہا کہ اس اپنی سے جو کاشی راو کا اثر کا ہوا ہے اوسکو ہم صدر نشین جماعت ہولکر ونکا کرینگے کہ مالک اور سزاوار بالاستحقاق وہ ہے جسونت راو ہولکر کو نہایت تردد اوسکی بیتابی تہی بنا بران بصلاح بعضے کوتہ اندیشون کے جمنا بہاؤ کو اپنے مشیر خاص سے کہا کہ نے الحان بہیلون سے جمعیت فراہم کرکے سر پر شورش اوٹہا رکہا ہے اور رو جہ کاشی راو کو اپنے قابو مین لاکر ارادہ فاسد بربادی ریاست کا رکہتے ہین اب میرے نزدیک صلاح وقت یہ ہے کہ تم فوج کثیر ہمراہ لیکر بہیلون کے تدارک کو اوسطرف روانہ ہو اور کاشی راؤ ہولکر کو قلعہ کاسہ سے بطریق نظربند اپنے ہمراہ رکہکر وقت مقابلہ او مقاتلہ بہیلونکے کسی ایسی تدبیر سے کہ میری بدنامی نہو اوسکا کام تمام کرو کہ خاطر تردد سے مطمئن ہو لہذا جمنا بہاؤ با لشکر فراوان تدارک بہیلون کو روانہ ہوا اور حسب صلاح کاشی راو بن تکوجی ہولکر کہ ہولکر کو بین

الغرض شرافت و نجابت سے سرداری تہا قلعہ کا سنہ سے ہمراہ
لیکر طرف کوہستان بہیلونکے پہنچا اور وہان اپنی فوج والون سے
کہا کہ تم آخر شب کو پوشیدہ باہر نکلکر بندوقین خالی سر کرنا کہ
لشکر مین تہلکہ شب خون کا پڑے چنانچہ ادن لوگون سے
حسب الایما آخر شب کو اسیطرح کیا جسنا بہاؤ نے موقع پاکر کاشی
راؤ پر باڑ ماری اور مشہور کر دیا کہ بہیلونکے شب خون مین کاشی راؤ
مارا گیا بعد ازان بہیلونکو واجبی گوشمالی دیکر متفرق کر دیا اور
لوٹ کر اپنے آقا جسونت راؤ ہولکر کے پاس آیا اوسکو حصول
مقصود سے کہ دشمن متفرق ہوے اور مدعی ریاست مارا گیا
ست اور شادمانی نہایت حاصل ہوئی لیکن اس بات سے
خبر نہا کہ فریب و دغا کا انجام وبال و حرمانی ہے
بد لردی مشو ایمن ز آفات ٭ کہ واجب شد بہر کاری مکافات
گئے ایام اس خوشی اور اطمنان . بیر کذرے تہے کہ عارضہ

جنون جسونت راو ہولکر کی طبیعت پر غالب ہوا اور جنون تا حد
گرمی پیدا کرکے اپنا رنگ دکہایا آہ و زاری اور جامہ دری اور وحشت
زیادہ ہوئی ہر چند علاج اور اعمال کام مین آئے مفید نہوئے
چونکہ یہ مرض بطور مکافات اوس فعل کے تہا جو اول کہنڈے راو
اور تانیا کاشے راو سے ظہور مین آیا تہا اثر پذیر دوا اور اعمال کا
کسطرح ہوتا غرض روز بروز اوسکا جنون زائد اور معاملہ ریاست
ابتر ہوتا گیا اور اوسکے سرداروں مین سے کوئی لائق صدر نشینی
نتہا لڑکا ایک سالہ اوسکا عدم وجود مین برابر تہا لہذا اوسکے
اہلکارون نے بربادی ریاست اور مرض بُس سے امیر مجستہ
تدبیر کو مطلع کیا اور مستدعی ہوئے کہ زود تر اگر بند و بست اُس
ریاست کا کردین امیر یہ ماجرا سنکر مشوش ہوئے اپنا جانا
ہولکر کے پاس مناسب دیکہا چونکہ لشکر ہمراہ لیجانے مین
درنگ و تاخیر ہوتی تہی بنا بر آن ہمراہ سواران جرار کے کشن گڈھ

کوچ کیا اور لشکر وہین چہوڑ کر براہ ٹونک واندر گڑہ بعرصہ
دو روز شیر گڈہ مین پہنچے اور جو سوار ہمراہی سے بسبب درازی
کوچ کے رہگئے تہے ایکدو روز بعد وہان سعادت یاب ملازمت ہوے
غرض امیر نے شیر گڈہ مین چار پانچ روز مقام کرکے مع صاحبزادہ
وزیر الدولہ محمد وزیر خان بہادر کے وہان سے کوچ کیا اور
لشکر ہلکر مین کہ قریب بہان پورہ مقیم تہا پہنچے اور جسونت راؤ
ہلکر کو حالت دیوانگی مین دیکہکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر
ہوے بعد ازان عزار روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر
ہولکر نے امیر سے آکر عرض کی کہ ہمارے آقا کا یہ حال ہے
اور اوسکا فرزند ملہار راؤ طفل شیر خوار ہے اب اس ریاستکا
بندوبست فقط آپکی ذات سے متعلق ہے اسمین پہلو تہی نفرماوین
امیر نے فرمایا اگر مین متوجہ بندوبست اس ریاست پر ہون تو موجب
بدنامی میرا ہے سزاوار یہ ہے کہ تم سب سردار متفق

ہوکر انتظام امور مختاری سے کرو اور اپنے اہلکاران قدیمہ سے

ہر باب میں مشورہ لیا کرو جب وہ سب اس بات پر راضی ہوے

تب اسے نے دہرا جیلہ ہولکر کو قید سے نکلوا کر شامل لوہار ام اور

توپخانہ بنا بر انتظام پلٹن و توپخانہ وغیرہ کے مقرر کیا او میان

متھوا و صدر الدین اور انو جیل کو مختاری پائیگاھون کی دی

اور کاروبار پرگنات کا بالا رام سیٹھ اور جمنا بہادر کے سپرد کیا

ور انعمبا جوک کو اہلکار ریاست اور گنپت راؤ کو دیوان اسطرح

اپت کو بخشی فرما کر جملہ مقدمات ملکی و فوجی ان لوگون کے سپرد

کرے اور محمد عبد الغفور خان کو خطاب نواب افتخار الدولہ سے

سرفرازی بخش کر اپنے اور ہلکر دونون کی طرف سے مختار کار

اور مدار المہام مقرر کیا اور سب سردارون سے کہدیا کہ ہر کام میں

ریاست کے موافق راے افتخار الدولہ کے عمل میں لایا کریں او محمد جمشید خانکو

بخطاب نصیر الدولہ شجاعت جنگ اور راجن پنڈارہ کو بخطاب نواب

اختیار الدولہ — جنگ اور شہامت خان پسر کریم خان کو خطاب

نواب سرفراز الدولہ اور باقی سرداران فوج کو بھی حسب مرتبت خطاب

و منصب سے ممتاز و معزز فرمایا چونکہ اس عرصہ مین افواج فیروزی

امواج امیر دریا دل کے حسب الطلب کشن گڈہ سے آکر سعادت یاب

دولت ہمرکابی کے ہوگئے تھے امیر نے مع لشکر و سواران

پنڈارہ بعزم مہم ناگپور کوچ کیا اور کریم خان وغیرہ سرداران پنڈارہ

سیندیہ شاہی سنے کہ اون دنو دولت راو سیندیہ کی قید

مین تھے چونکہ رفیق امیر شفیق نہو سکے لہذا اپنے سوارونکو باتفاق

شہامت خان و نامدار خان وغیرہ فرزندان و عزیزان اپنے کے

خدمت سعیت امیر مین بھجا یہ وقایع سنہ ایکہزار دوسو تئیس ہجری کے ہین

عزیمت امیر بمہم ناگور اور جانا رائے سین علاقہ

بھوپال مین وہان ملنا وزیر محمد خان مختار کار

بھوپال سے اور رخصت کرنا جماعت پنڈارون کو
ہمراہی سے بسبب برسات کے پھر برسات
موضع گدہ کوٹہ مین پورا کرنا و اطراف سے زر
معاملہ لینا پھر وہان سے جبل پور لوٹنا و بہت
غنیمت لیکر فوج ناگپور کو شکست دینا اور محاربہ
صدق علیخان سے اور مدد کو آنا افواج انگریزی
اور سپاہ حیدر آباد کا اور لوٹنا امیر کا وہانسے
بسبب دھن افغانون کی لشکر ہولکر مین
جب امیر نے مع چالیس ہزار سوار و پیادہ کے فوج خاص سے
سوائے جماعت سواران پنڈارہ اور پٹھان متعلقہ ڈیوڑھی وغیرہ کے
بھان پورہ سے کوچ کرکے براہ سارنگپور و شجاعلپور وغیرہ

علاقہ ملوہ سے رائسین علاقہ بہوپال مین پہنچے تو وزیر محمد خان
مختار کار بہوپال نے بسبب معرفت سابقہ کے آکر ملاقات کی اور
امیر نے بباعث آجانے موسم برسات کے مہم ناگپور دور صلاح
دولت سے جانکر راجن اور قادر بخش اور شہامت خان اور دوست
محمد خان اور امام بخش وغیرہ سرداران پنڈارہ کو کہ بہان پورہ سے
ہارب ہوئے تہے مع اونکی جمعیت کے رخصت کیا اور فرمایا
بعد گذر جانے برسات کے پہر سب آجانا پہر خود بدولت و اقبال نے
فوج خاص کے کوچ کر کے بہلسے سے زر معاملہ لیتے ہوے
راہ ساگر موضع دیوری کورجہا مر پہنچے اور وہان سے
پانسو سوار جرار ہمراہ لیکر جریدہ مقام جانول ناتہہ پرگنہ ناگپور سے
۳ کوس پر کنارے نربدا کے تہا پہنچے اور وہان کی سپاہ
کہ قریب چار سو بندوقچیون کے تہے مقابلہ کیا اور اونکو شکست
شہر کا محاصرہ کر لیا اور مشہور کیا کہ مین بخشی فوج امیر کا ہون

واسطے حصول زر معاملہ کے آتا ہون اور اونکو اس مغالطہ مین رکہکر منتظر
آنے اپنی بقیہ فوج کے رہے اونہون نے جماعت قلیلہ دیکہکر چانا
اچار پانچ ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر چلے جاوینگے کہ اس عرصہ مین
تمام فوج امیر کی آگئی اور امیر نے بزور اسی ہزار روپیہ معاملہ کا
لیکر قریب گڈہ کوٹہ کے آکر مقام کیا وہانکا رئیس راجہ مردن سنگہ
وغیرہ راجے اطراف کے آکر حاضر لشکر امیر مین ہوے اور بقیہ
موسم برسات وہان بسر کیا اور چونکہ امیر اکثر شب کو دریافت
حال لشکر کے واسطے تنہا ایکدو خدمتگار سے فوج مین پہرا کرتے
تہے بنابر عادت معہود کے ایک شب خیمۂ خاص سے نکلکر لشکر
مین پہرے پہر واسطے دریافت حال لشکر راجہ مردن سنگہ رئیس
گڈہ کوٹہ کے کہ ایک کوس لشکر امیر سے تہا پار دریا کے
قصد کیا جب کنارۂ دریا پر پہنچے دو لوٹ شکرون کے لوگونکو کنارے
پر بیٹہا پایا کہ بباعث عدم دریافت مقام پایاب کے ۲ و تر

نہ سکتے تہی امیر نے کنارہ دریا پر کچہہ توقف فرماکر فراست سے
جا ے گذر پایاب دریافت کیا اور اول خود پار جاکر لوگون سے کہا
کہ اوسی راہ سے اوتر جاؤ غرض راجہ مرزبنگ کے لشکر مین اوسکے
ڈیرے کے پاس جاکر ایک خدمتگار راجہ کو کہا کہ مین امیر کیطرف
سے کچہہ ضروری بات کہنے آیا ہون اپنے راجہ کو مطلع کردے وہ
خدمتگار امیر کو پہچانتا تہا دوڑ کر راجہ کو مطلع کیا کہ امیر بنفس نفیس اس
شب تاریک مین عبور دریا کرکے جریدہ آے ہین راجہ اوسوقت
بعد غسل کے کہانا کہانے پر آمادہ تہا یہ سنکر استقبال کو نکل آیا اور
امیر کو لیجاکر مسند پر بٹہایا اور واسطے رقص وسرود کے عرض
کی امیر نے اوسوقت انعقاد مجلس عشرت سے انکار کیا بعد ایک
ساعت کے وہان سے اوٹہے ہر چند راجہ نے پالکی اور اردلی
ہمراہ لیجانے کو عرض کی امیر نے منظور نفرماکر اوسیطرح جریدہ
پیادہ لوٹ کر ڈیرہ خاص مین پہنچے اور بعد چند روز کے امیر نے

راجہ مردن سنگہ وغیرہ امرا کو رخصت کیا اور صاحبزادہ وزیر الدولہ
بہادر کو مع متعلقونکے چند روز گڈہ کوٹہ مین ہمراہ رکہکر ہمراہ سید
علی شاہ کے بطرف شیرگڈہ روانہ فرمایا اور خود بدولت نے
مع لشکر وہان سے کوچ کرکے دریاے جہابن سے اوتر کر اوس
پار قیام فرمایا اور جماعت ناگپور کو کہ وہان بحفاظت گہاٹ کے
مامور تہی گوشمال دیکر اوٹہادیا اور دو تین روز مین ایک ... کے
شہر جبل پور سے پہنچے چونکہ بوج رگہو جی گہوسلہ والی جبل پور کے
قریب آٹہہ ہزار سوار و پیادہ اور چار ضرب توپ کے بسرداری
نابہا گہاٹ کہ وہان واسطے روکنے لشکر حریف کے مقیم تہے
اونکی گوشمالی کو جریدہ سوارون سے عزیمت فرمائی جب اونکے
لشکر سے قریب پہنچے تو نابہا ندکور خبر پاکر گہاٹہ کوہ مین کہ
مقام محفوظ بفاصلہ ہفت کروہ تہا جا کر پناہ گزین ہوا امیر نے وہان
تہانہ بٹہا کر تین کوس پر ڈیرہ کیا اور محمد سعید خان عسکر خان

جمشید خان دار اشاہ خان نواب شہامت خان مرزا امیر بیگ وغیرہ سرداران سپاہ کو واسطے تعاقب بہاگ کہاٹکہ کے مقرر فرماکر خود وہین مقیم رہے اودہر یہ سرداران مذکور بتدارک بہاگنے والون کے نزدیک کوہ پہنچکر ایک پہر تک لڑے آخروہ مخالفین تاب جنگ نہ لاکر گریزان ہوے اور امراے لشکر فیروزی نے بہت گہوڑے اور اونٹ اور چودہ ضرب توپین غنیمت مین پاکر دوسرے دن امیر کی درگاہ سے آکر شامل ہوے اور بہیر والے بہی جو کچہ پیچہے رہ گئے تہے اسی دن آملے تب امیر مع کل لشکر کے کوچ فرماکر دل جبل پور ہوے وہان غنیمت بے نہایت حاصل کی اور تہانے شہر وغیرہ مین مقرر کئے لیکن بباعث وہر نے افغانون کے ایک ماہ تک وہان اتفاق مقام کا ہوا اور اس عرصہ مین فوج ہزار سوار و پیادہ ناگپور کی مع جماعت سکہان و توپخانہ الہ آبادی صمد قلیخان نامی سردار کے مقابلہ کو مقام

سری نگر پر بہ دستور جس بل پور سے تہا آنے جہیجے اور شاہ جہان
وکیل امیر اول سے ناگپور گیا ہوا تہا اور ایک حصہ ملک ناگپور اور ملک
سیندھیہ کا گہوسلہ مذکور سے بشرط دوستی اور امداد امیر کے
ساتہہ گہوسلہ کے بنام امیر مقرر کرا لایا تہا اگرچہ شامل لشکر فیروزی اثر کا
ہو ہر چند امیر کو اس جہت سے لڑائی منظور نہ تہی کہ صلح باہم بہ تقسیم
ملک ہو گئی ہے لیکن جماعت افغان کہ باعث خود پسندی کے چند ان
مطیع حکم نہ تہی جبکہ آمادہ جنگ ہوئے بنا چاری امیر کو بہی اوسکی
لڑائی پر ضرور ہوئی اور بہیر وغیرہ کو باافسری مرزا امیر بیگ نامی
ایک شخص کے پس پشت روانہ گڈہ کوٹہ کا کیا اور خود بجماعت جریدہ
مقابلہ کو تیار ہوئے ادہر سری نگر پر جا کر یا بخر زادونکا محاصرہ کیا ہر چند وہ
بناوین کوہستان و دریا وغیرہ سے تہے لیکن بمحاصرہ سخت
تنگ آکر معرفت جمشید خان نامی ایک سردار امیر کے امان خواہ
ہوئے اور گفتگو سے مصالحت درمیان مین ڈالی جمشید خان نے

اوسوقت مین بسبب موافقت اکثر جماعت افغانون کے ساتھہ اپنے
قابو پاکر امیر نے کہا کہ اگر معاملہ ناگپور کا بوساطت میرے انجام
دیا جاوے تو بہتر ورنہ ہمکو علحدہ کرکے ارادہ مقابلہ کا کرین بنا
جاری امیر نے انفصال مقدمہ ناگپور کا بپاس خاطر خان مذکور تیرہ
لاکہہ روپیہ پر کرکے برادر خورد صدق علیخان اور دو ساہوکار معتمد اور
ایک گسائین مالدار کو اونمین سے بطور یرغمال اپنے ہمراہ لیکر وہان
سے معاودت فرمائی اور جبل پور مین آکر سترہ مقام کیے مقارن
اس حال کے صدق علیخان او بہاگ گیا اوسنے راجہ ناگپور اور نظام
علیخان والی حیدر آباد اور حاکم کڑپا کانور وغیرہ سے استدعای
اعانت کرکے اور ساٹھہ ہزار فوج جدید سوار و پیادہ کے اپنی
کمک پر بلالی امیر اونکے اس فریب سے غافل اور اون لوگون کے
یرغمال لانے پر خاطر جمع تھے اور لوٹنا چاہتے تھے کہ جمشید خان
وغیرہ آفریدیونکو یہ خیال ہوا کہ امیر نے زر معاملہ مخفی وصول کرکے

ارادہ کوچ کا کیا ہے اور زر تنخواہ سپاہ کا ابھی دیا انکو منظور نہین لہذا واسطے وصول کرنے تنخواہ سپاہ کے دہرنہ دیکر امیر کو نہایت تنگ کیا اور باوجودیکہ فوج ناگپور نے متواتر آکر جبل پور سے ایک منزل پر ڈیرہ کیا تاہم اونہون نے نزاع فیما بین سے پہلو تہی کی اور آمد فوج حریفکو یون قرار دیا کہ امیر نے اونسے دربردہ مصالحت کرکے ہمارے نکالنے کو اونہین بلوایا ہے آخر الامر بہزار جد و کد ایک جماعت افغانون نے طوعا و کرہا رضا واسطے کوچ کے دی اور اکثر آزردہ ہوکر جدا ہو گئے اور سواران پنڈارہ بہی کہ حسب الطلب امیر آئے تہے اوسوقت تک شامل حال امیر کے نہو سکے پائی کہ بسبب درازی راہ اونکو تاخیر ہوئی امیر نے لاچار ہوکر یہ سوچا کہ بالفعل اکثر سپاہ واسطے طلب تنخواہ کے آزردہ خاطر ہے جنگ مین موافقت سے پہلو تہی کرینگے اور جو بظاہر ہمراہ ہین وہ بہی بیدل ہو رہے ہین اور سواران پنڈارہ بہی ہنوز

نہین آسے ہین اب مناسب وقت یہ ہے کہ علاقہ بہوپال مین چلکر
سواران پنڈارہ اور وزیر محمد خان کو ہمراہ متفق کرکے وہان فوج
ناگپور سے لڑون بنابرآن جبل پور سے کوچ کرکے دریا اوتر کر
زیر دامن کوہ قریب گہاٹہ کے مقام کیا اور فوج حریف بہی کوچ
بفاصلہ تین کوس کے آپہنچی چونکہ وہ زمین ناہموار اور جہاڑی
بہت رکہتی تہی لہذا وہان جنگ مناسب نہ جانکر امیر نے سپاہ سے
کہ قریب آٹہ ہزار سوار اور ایک پلٹن کے ہمرکاب تہی فرمایا کہ حریف سر پر
آگیا اور یہان میدان جنگ نہین تم سب شبا شب بہیر کو گہاٹہ سے
اوتار کر صبح کو بندوبست سے کوچ کرو اور مقام تیگہڑ مین کہ میدان
وسیع لایق صف آرائی کے ہے دشمنون سے مقابل ہو
مگر اون کوتہ اندیشون نے نہ مانا اور کوچ پر راضی نہوسے لاچار
امیر نے صبح کو بہیر گہاٹہ سے اوتار کر پانچہزار سوار اور دو سو پیادہ
ہمراہ لیکر افغانون کی فہمایش مین مشغول ہوے اور نیز بہیر سے

عبور کیا ہے سے نہ کیا تھا کہ دشمنوں نے آراستہ ہو کر صف باندھی اور مقابلہ کو قریب امیر کے آپہنچے اور توپیں مارنے لگے افغانان ہمراہی نے یہ معاملہ دیکھا کج فہمی سے توہمات باطلہ کو فروغ دیا اور یوں گمان باطل کیا کہ توپیں فقط ہماری چشم نمائی کو سر ہوتی ہیں کہ باشارہ امیر ہمکو یہاں سے نکالا چاہتے ہیں اسی سوچ میں تھے کہ فوج حریف قریب آپہنچی اور توپ و بندوق کی باڑ پڑنے لگی امیر معائنہ اس حال سے غضبناک ہو کر بولے کہ لو یہ ثمرہ تمہاری کوتاہ فہمی اور نزاع وہمی کا ہے اب تیری سازش اونسے تمکو خوب معلوم ہوگئی اور اس تنگ وقت میں کہ اجل دامن گیر اور ننگ گریبان کش تھی تب اپنی بدگمانی سے نادم و پشیمان ہوے اور چار و ناچار جنگ پر آمادگی کے اتفاق سے صف بندی کے وقت فیلشتان نے لشکر امیر میں شوخی اور مستی اسقدر کی کہ فیلبان کے قابو سے خارج ہو کر اپنے لشکر والونکو کشتہ اور زخمی کرنے لگا ہر چند سواروں نے نیزہ و سنان سے

وہ ... ن بر رسی نہ آیا امیر کے یہ امر بتقدیر

تائید بخت حریف کے جانکر صبر فرمایا اور بعد فاتحہ ظفر صف میمنہ پر جمشید

اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان اور منور خان وغیرہ رسالہ

آفریدی کو مقرر فرمایا اور میسرہ عمر خان اور دار اشاہ خان اور سرور خان

محمد سعید خان وغیرہ ناموران رامپور کے سپرد کی اور سواران یکہ

اور پیادہ ہاے ہمراہی الف بیگ وغیرہ کو اپنی ہمراہ مقدمہ

لشکر مین ٹہرا کرکے لڑائی شروع کی جو نالہاے عمیق سد راہ

تھے تدبیر یورش موافق نہ پڑی اور جوہر شجاعت عیان نہوا اسی

عرصہ مین سواران پنجابی فوج حریف کے پا پیادہ ہوکر ایک بڑے

نالے مین آبیٹھے اور باڑ بندوقون کی فوج میسرہ پر مارنے

امیر قابو پاکر فی الفور اپنے سواران میسرہ مین آگئے اور

خدمتگار کو حکم دیا کہ یورش ان سوارونکے نالے کیطرف

اکے حریف کو دست برد سے باز رکہے خدمتگار نمکورنے

دلیرانہ میدان مین اکثر سوارونکو داد دی اور خورد و بزرگ کا
دل بڑہایا سوارونکی رگ شجاعت جوش مین آئی یکبارگی متفق
ہوکر اوس نالہ کی طرف حملہ کیا کچہہ دیر تیغ آزمائی رہی فوج
دشمن اکثر مقتول اور باقی فراری ہوے دلیرونے تعاقب
پیچہوڑا لشکر بدخواہ مین جاکر داد شجاعت دی اسیحال مین
امیر نے تنہا گہوڑا دوڑاکر دلاوران آفریدی کو مقام
میمنہ سے حریف پر حکم یورش دیا وہ مثل برق تپان
قلب دشمن پر جا پڑے اور طعن و ضرب سے بخار فاسد دشمنو
کے سر سے نکال دیے اس معاملہ کے معائنہ سے دس بارہ
ہزار دشمن کہ مسلح اور آمادہ ایک جانب کہڑے ہوے تہے
اپنی فوج کو مغلوب اور دلیران امیر کو غالب دیکہکر جلوریز
امیر پر حملہ آور ہوے اتفاقاً اوسوقت پہر فیل نشان
شوخی کر کے لوٹا اور اپنی فوج مین تہلکہ برپا کرنے لگا

اسوجہ سے جب لوگ غنیم تزلزل پڑا دشمنون نے قابو پاکر نالہ سے اوتر فوج
امیر مین آپہونچے دلیران فوج ظفر موج کہ ہنگامہ فیل سے متفرق ہو گیے
تہے سواران حریف کے آجانے سے مضطرب ہو کر بیجنگ آوارہ دشت فرار
ہوے فقط پچاس سوار جماعت یکہ سے اور ستر پیادے ہمراہی الف بیگ
کے اوس تنگ وقت مین شامل حال امیر کے رہے اور دلیرانہ اونکی کثرت سے بے
پرواہ ہو کر آگے بڑہے اور نیزہ جانستان سے اکثر ونکو خاک مذلت پر گرایا
لیکن جب طعن و ضرب انپر بے نہایت ہوئی تو چند سے جان بحق اور اکثر
مجروح ہو کر عرصہ نام و ننگ سے یکسو ہوے فقط چہہ سات سوار مثل جمشید خان
والہ داد خان اور علی محمد خان وغیرہ رفاقت امیر مین رہ گئے اوس ہنگامہ مین کہ نمونہ
محشر تہا کثرت انبوہ سے ایکدوسر پر گرتا تہا ایک سوار حریف نے جمشید خان پر نیزہ اوٹہا
کر حملہ کیا اور زور سے سینہ جمشید خانکو خستہ کیا مگر اوس دلاور نے باستقامت تمام دوسکے
نیزہ کو ہاتہہ سے پکڑ کر اپنے سینہ سے نکالا اسیحالین ایک اور زرہ پوشنے
امیر پر نیزہ سے حملہ کیا مگر امیر دلاور نے چستی

کرکے اوسے پہلے اپنا برچھا اوسکے مارا لیکن نیزہ امیر کا اوسکی
زرہ مین پہنسکر دست تہور سرشت سے گر پڑا اسیر نے اوسکا
نیزہ پکڑکر کہینچ لیا اور دشمنون پر حملہ آور ہوکر اکثر دنکو کشتہ اور خستہ
کیا اور بباعث متفرق ہوجانے اون پانچ سوارونکے بہی اسی مقام
صبر گذار بین حفاظت الٰہی پر قوی دل ہوکر تنہا تہوڑی دور ہمراہ سواران
حریف کے چلے پہر قابو پاکر کہ کثرت انبوہ سے دشمن خویش و بیگانہ
کو نہ پہچانتے تہے جدا ہوے القصہ امیر نے اپنے متفرق لوگون کو
کہ سراسیمہ تہے جمع کرکے دل بڑہایا اور پہر حریف پر حملہ آور ہوے
اور اونکو ہٹاکر جو توپین گہاٹ مین رکہی تہین قابو مین کرلین اور
عبور گہاٹ کرکے شامل پہر ہوکر کنارہ دریا جہاں پر قریب تیجگین
کے ڈیرہ کیا اور سرداران آفریدی اور رامپوری جب لشکر
حریف مین سے لوٹے تو بسبب برہمی جنگ اور تفرقہ سپاہ کے
استقامگاہ پر آے اور وہ فیل نشان کہ بدمستی سے نہ ھٹا

. . ه‌ له شار تہسے نہ ں رہین مہلے اور ا

میں تردد مردانہ کرکے حافظ کریم اللہ خان اور عظیم خان
گرم علیخان اور نواب بہسندخان اور محمود خان وغیرہ سرداران
سے گوہر جان کو نشانہ فونگ کرکے مجروح اور مقتول ہوے
ت رکشتہ اور زخمیون فوج حریف کا بہت زیادہ تہا آخر امیر
لاور بنجیال فراہم کرتے جماعت پنڈارہ اور ہمراہ لیے وزیر محمد خان
رکار بہوپال کے تیجگڑھ سے اوٹہکر براہ دیوری کو رچہامر متصل
ایور علاقہ بہوپال کے ساحل نربدا پر پہنچے وہانسے باتفاق وزیر
خان کہ بہوپال سے آکر شامل حال امیر دلاور کے ہوے تہے
فقط جماعت سواران جانباز اور دو ضرب توپ کے بعد عبور
بدا براہ دیگر احمال واثقال چہوڑکر ایک منزل طرف لشکر دشمن
کوچ کیا اس منزل مین سواران پنڈارہ بہی آملے غرضکہ
ج خاص امیر دلاور وجماعت وزیر محمد خان اور سواران

پنداره همگی قریب ستر اسی هزار سوار و پیاده کے هو گئے پهر
ایکمنزل اور بڑهکر پنڈارونکو اشاره کیا که اول جاکر فوج ناگپور کا محاصره
کرین وه حسب ارشاد کاربند هوے پهر امیر نے بهی بعد ایکدو روز کے
لشکر دشمن سے تین کوس پر جاکر باراده جنگ مقام کیا وزیر محمد خان نے
که مرد کار آزموده و جنگ دیده تها امیر سے کها آج مقابله کرنا میری
صلاح نہین قرائن حال لشکر حریف سے یون واضح هوتا هے که یه
لوگ خائف و هراسان هین شاید یه کلتک بسبب غلبه هراس کے خود
کوچ کر جاوینگے ورنه همکو بهر حال اختیار جنگ باقی هے امیر نے
کها مین بهر حال خداوند کریم کی کارسازی پر متوکل هون مجکو بهر طور
انسے مقابله منظور هے جب امیر نے توقف روا نه رکها تو وزیر
محمد خان نے پشت فوج حریف سے که میدان وسیع تها واسطے
مقابله کے صلاح دی لیکن امیر نے موافق مانسنگه جماعه دار
هرکاروان کی صلاح کے که اوسنے برخلاف اسکے ظاهر کیا تها

کارند بطور بیش ردے فوج حریف سے لڑائی شروع کی اور
حبشیخان اور فقیر محمد خان اور قطب الدین خان اور محمد سعید
خان اور خدابخش خان وغیرہ سردارونکو بطرف میمنہ مقرر فرمایا
صف میسرہ کو سرداران رامپوری اور افغانان قوم سڑاند سے
استحکام دیا کہ نامی سردار اونکی مثل عمر خان اور داراشاہخان کے
تھے اور وزیر محمد خان کو مع اونکی جماعت اور شہامت خان وغیرہ
چند رسالہ دارونکی مع ہزار پیادہ کے چپہ تو پون سے مقدمہ الجیش کیا
اور خود بدولت فوج خاص ہمراہ لیکر بسواری فیل قلبگاہ مین کھڑے
ہوے اور سواران پنڈارہ کو واسطے انسداد راہ گریز کے پشت فوج
حریف پر نامزد کیا ادہر سے صدق علیخان اور سکھارام اور نانا بہا
گہانکیہ مختار فوج ناگپور نے قلعہ کو پس پشت اور نالہاے عمیق پیش رو
سد راہ مقرر کرکے جماعت پیادگان کو ساتھہ پینسٹھہ ضرب توپ
مع فرقہ سکھان و نور خان پنجابی و دیگر راجہاے ضلع خود میمنہ

اور میسرہ مین مسلح قایم کیا اور قلبگاہ مین فوج خاص مرشون کی
ہمراہ لیکر آمادہ جنگ ہوا اول سکھون نے آڑ سے نالہ وغار کے بندوقین
مارنا شروع کین اور امیر کی طرف سے ایک توپ فیر کے وقت پہٹ
گئی اور دوسری توپ صدمہ گولہ حریف سے چرخ سے گر پڑی
اور جمشید خان وغیرہ سردارون نے جو جرأت حریف معائنہ
کرکے حملہ رستمانہ کیا تو بسبب کثرت نالہ وغار و راہ ناہموار دشمن
کے قریب تک پہنچے تہے کہ متواتر توپون کے چہرے پڑنے سے
خستہ ومجروح ہوکر لوٹ آئے اور فقیر محمد خان رسالدار سخت زخمی
ہوکر گہوڑے سے گرے اور اسیطرح جب میسرہ کے رامپوری سردارون نے
حملہ پر گہوڑے اوٹہائے تو بباعث خرابی راہ ناہموار ادہر
چہرے توپون کے بڑہنے کا قابو نہ پایا اور پیچہے کو لوٹے مگر فقیر محمد
خان مقدمہ مین بجال خود اپنے مقام پر قایم رہے اوسوقت
امیر سواری فیل سے خانہ زین مین آئے اور پچاس سے اکرا اوسوقت

رفاقت گزین تھے دشمن پر حملہ کیا اور جب تک کنارہ نالہ پہنچین
شدت صدمات جبرۂ اتواپ سے وہ سب متفرق ہوئے اوسوقت میر
سعیداسد نامی وکیل کوٹہ نے کہ تنہا ہمرکاب رہگیا تھا عرض کی کہ یکہ تازی
سے عقدۂ جنگ وانہین ہوتا سعی تہا بے سود جان عزیز کو رائگان کرنا
ہے صلاح دولت معاودت مین ہے امیر اونکی عرض سے عنان
کش ہو کر تدبیر سوچتے تھے کہ ایک گولہ پیام اجل وکیل موصوف کا
لایا اور بالاے زین سے فرش زمین پر مردہ گرایا اور متصل اوسکے
دوسرے گولہ نے اسپ خاصہ امیر کا کام کیا چونکہ فضل آلہی شامل
حال تھا کچھ آسیب بدن مبارک کو نہ پہنچا حسب تقدیر قریب دو صد دلاوران
پادخاصہ کے وہان آنکلے اور اپنے آقا کو تنہا دیکھکر گھوڑے
پر سوار کیا اور دشمنون کو جو نالہ سے وار بڑہ آئے تھے دبا کر ہٹا دیا
ہر چند امیر نے اوس روز تن تنہا حملہ رستمانہ پیہم کیے اور چند حریفونکو
اور خستہ کیا لیکن چونکہ اس یکہ تازی مین خوف جان امیر کا تھا

لہذا محمد سعید خان وغیرہ ہوا خواہون سنے بمبالغہ تمام باگ بگر کر میدان
سے لوٹایا اور موضع ہیرا اوپر علاقہ بھوپال مین کہ بنگاہ ومقام گاہ تہا
آکر ایک ہفتہ وہان مقیم رہے اور فقیر محمد خان رسالدار کہ باعث زخم
سخت کے میدان مین رہگئے تہے اور حریف اونکے ظاہر حال سے مردہ
سمجہکر اوٹہا لے گئے اور علاج جراحت بخوبی کیا بعد کو صحت سے
آکر شامل لشکر فیروزی کے ہوے القصہ امیر سنے مغلوب حریف
کے فقط محاصرہ پر منحصر رکہکر پہر مع جماعت سواران خاص در
لشکر پنڈارہ اونکے معاودت فرماکر دشمن کا ایسا محاصرہ فرمایا کہ وہ
بجان تنگ ہوے اور پنڈارون سنے تمام ملک ناگپور کی لوٹ
وغارت شروع کی اور ایک ہفتہ ایسا سخت محاصرہ کیا کہ سکہارام
سنے جان بری اوس تہلکہ سے محال جانکر رگہوجی راجہ ناگپور سے
استعانت کی اور کنپ کپتان کلوس صاحب اور فوج پیشوا کو
پونان سے اور فوج نظام علیخان والی حیدرآباد کو کہ زیر ایالت

سجان نامی ایک سردار سکت ہے اور ایک کنپ انگریزی بنیدیلکہنڈ
سے اپنی کمک اور جان بری کو بلوایا اور دولت راو سیندہیہ نے
بہی آجہب سے کہ قیام گاہ اوسکا تہا ایک کنپ اپنا امداد ناگپوریون کو
بہیجا اتفاقاً اسی ایام مین بائیصاحبہ زوجہ ہولکر نے دہرمان نام اپنے
جیلیہ سے کہ بباعث علالت مزاج ہولکر کے مختار کار ہوکر امیر اور افسرونکو
موافق اپنا کر لیا تہا اور بائیصاحبہ کو بطور نظربند کرکے اپنا مطیع کیا
چاہتا تہا نہایت تنگ آکر خطوط متواترہ ہولکہ بہ قسم طلب امیر مین
بہیجا اور لکہا اگر تمکو بقا اس ریاست کا اور پاس میرے ننگ وناموس
کا منظور ہے تو جسطرح ہو اپنے ضروریات ترک کرکے ادہر روانہ ہو امیر نے
لکہا کہ امداد حریف کو ہر طرف سے فوج پر فوج چلی آتی ہے اور
اُدہر تین کہ مدار آسایش ہمارہ آہ یہ فساد برپا ہوا اب وہان نہ جانے مین
نقصان عظیم دہرمان جیلیہ سے متصور ہے لہذا فراغ ناگپور سے دست
بردار ہوکر ہمراہ پوریہ آتے اور وہان سے بہیہ وغیرہ کو پہرا

مرزا امیر بیگ نامی ایک معتمد کے براہ السبین سارنگپور کیطرف روانہ فرماکر خود بدولت جریدہ سواروں سے ہمراہ وزیر محمد خان کے بھوپال آئے پہر وہان سے براہ بھیلسہ سرونج پہنچے اور بہیر کو مع اعمال واثقال جدا کرنیمین یہ منظور تہا کہ جو یہ افواج کمک صدق صیخان کو ہرطرف سے آئے ہین درپے میرے ہونگے اور بہیر وغیرہ انکی تردد ات شبانہ روزی سے محفوظ رہینگے اور ہنوز امیر سرونج مین تہے کہ کنیب کلوس صاحب مع بقیہ فوج ناگپور تعاقب مین ایک منزل سرونج سے موضع بہونراسہ پر آپہنچا امیر نے وہان سے شباشب روانہ ہوکر سارنگپور مین کہ مقام کا دلشکر فیروزی اثر تہا داخل ہوئے اور کلوس صاحب نے مع ہمراہیون کے سرونج مین آکر اپنا عمل کیا اور منور خان عامل سرونج پر جو لٹیری کے جنگل مین مع ہمراہیون کے پناہ جو تہا شبخون ڈالکر اکثر لوگونکو مقتول و مجروح کیا اور چونکہ امیر بمقتضاے مصلحت وقت حریف کے قابو سے نکل گئے تہے

لهذا ... س صاحب نے براہ فریب یہ جنگ میں ا... ر ... سے سیتاکہان
نامی سردار فوج حیدرآباد کیطرف سے امیر کو خط لکہا خلاصہ مضمون اوسکا
یہ تہا کہ رزمگاہ سے روگردانی آئین مردانگی سے بعید ہے امیر نے
ملاحظہ خط فرماکر کمال فراست اور مہارت سے اوسمین فریب حریف
معلوم کیا اور براہ دوراندیشی جواب لکہا کہ تم ابہی اپنے ملک سے بہت
دور نہین آئے اور تگ ودو مین کچہہ تکلیف نہین دیکہی مین چاہتا ہون
کہ تمہاری جفاکشی دیکہون اور جا سو حیران و پریشان پہر آون اور
پہر موقع دیکہکر جوہر مردی آشکار کرون غرضکہ بعد ملاحظہ جواب ...
کلوس صاحب وغیرہ تعاقب سے دست بردار ہوکر مع اپنی فوج کے
واپس چلے گئے اور امیر سارنگپور سے کوچ کرکے دو تین دن مین
موضع ساوری علاقہ میواڑ مین آئے وہان بابو سیندہیہ سردار
دولت راو نے کہ جاد مین دو تین منزل مع اپنے کٹک کے
مقام کاہ امیر سے تہا آکر ملاقات کی اور امیر سے ... استفسار ارادہ

کیا کہ کس غرض سے یہان توجہ فرمائی ہے امیر نے طلب
بائیصاحبہ اور تدارک دہرمان جیلیہ سبب حرکت بیان کیا اور فرمایا اب
تم اپنے ارادے سے مجکو آگاہ کرو بابو سیندھیہ نے کہا مجکو
تمسے کچھہ پرخاش نہین فقط یہ چاہتا ہون کہ تم ہمارے علاقہ سے
کوچ کر جاؤ امیر وہان سے کوچ کرکے موضع جمیرپور پرگنہ قریب چیتوڑ کے
مقام کیا اور لشکر ہولکر کے قریب جا پہنچے بہ واقعہ سنہ یکہزار دو سو ۱۲ مین ہوا

داستان محاصرہ کرنا امیر کا دہرمان جیلیہ کو اور موافق کرنا جملہ افسران سپاہ ہولکر کا ساتھہ اپنے اور مارا جانا دہرمان کا تدابیر امیر سے پہر کوچ کرنا امیر کا شامل فوج ہولکر طرف کانکرولی علاقہ میواڑ

جب امیر ساتھہ فوج خاص اور سواران پنڈارہ کے موضع جمیرپور پہ

علاقہ میوار سے کہ مقام راجہ بیدن سنگہ کا تہا پہنچے تو نواب
افتخار الدولہ عبد الغفور خان کہ اونکو دہرمان حیلہ سے نکلوا دیا تہا
شرفیاب خدمت ہوے اور حال نمکحرامی حیلہ مذکور مفصل بیان کیا
تب امیر نے تمام سردارونکو بلاکر کہا کہ اسوقت مین کہ خزانہ موجود
نہین اور حال ریاست کا فساد دہرمان سے ابتر ہو رہا ہے جسکو
میری رفاقت اور فقر و فاقہ منظور ہو وہ ساتھہ دے اور جسکو
زن و فرزند اور عیش و آرام مطلوب ہو وہ یہین سے بخوشی رخصت
ہو جاوے یہہ سنکر اول محمد سعید خان نامی ایک سردار کہ ساکن
افضل گڈہ کا تہا بولا کہ ہم اسوقت مین آپ سے جدا ہونا ننگ
افغانی سے بعید جانتے ہین اب ہمارے رنج و راحت وابستہ
آپکے ساتھہ ہے ہمکو رفاقت اور محنت مین کچہہ عذر نہین یہہ اور
سردارون نے بہی اونکی یہہ بات سنکر متفق اللفظ والمعنی
ہوکر جواب دیا اور سر نو عہد رفاقت محکم کرکے فاتحہ خیر پڑہی

امیرنے بقیہ لشکر حمیرپور مین چہوڑ کر محب اللہ خان لنگ کو واسطے
طلب کمک مختار الدولہ کے جو مارواڑ مین تہا روانہ کیا اور میر صدر الدین
کو واسطے فہمایش دہرمان جہیلہ کے رخصت کیا اور خود مع اپنے
سوارون اور پنڈارون کے جاکر فوج ہولکر کا محاصرہ کر کے
راہ رسد وغیرہ کی بند کی اور یہان تک تنگ کیا کہ وہ کہانے پینے
سے عاجز ہوے اور پنڈارون نے باوجود محاصرے کے
مواضع گرد و پیش کی غارت شروع کی اور مشیہ اونٹ اور بیل
لشکر ہولکر کے پکڑ کر لانے لگے آخر دہرمان نے تنگ آکر امیر سے
کہلا بہیجا کہ تم یہان کس غرض سے آے ہو امیر نے کہا مین
صرف سری ہولکر کی علالت سنکر دیکہنے آیا ہون کہ ملکر اپنی
خاطر محبت ذخائر کو تسلی دون اوسنے جواب مین کہلا بہیجا کہ
حالت مرض مین کسیکی ملاقات ہولکر سے نہو گی امیر نے معلوم
کیا کہ فہمایش اوسکی بسہولت نہو گی اور محاصرہ سخت کر کے

توپ و ... ت ... رع ی وہ ... ام جب نہایت تنگ ہوا تو بہادیو
مقام محفوظ تہا جانا چاہا بنابران پہر رات رہے کوچ کیا اور کمپونکا
باندہ کر سوارون اور بہیر وغیرہ کو درمیان لیکر روانہ ہوا امیر نے
بنا اگر یہ بہانپورہ پہنچ گیا تو پہر اسکا تدارک دشوار ہوگا لہذا آمادہ ہو کر اوسکا
حصرہ کیا اور سدراہ ہو کر توپ و تفنگ سے اوسکو گوشمالی دی چنانچہ
وہ سختی محاصرہ سے بہزار خرابی اوسدن تین کوس چلا اور اوسدن
بخشی لشکر ہولکر دو ہزار سوار سے رفاقت دہرمان سے جدا ہو کر شامل
لشکر امیر کے ہوا اور چونکہ دہرمان نمکحرام نے اپنے لشکر والونسے
کہدیا تہا کہ آنا امیر کا فقط بارادہ متصرف ہونے ریاست اور محلات
ہولکر کے ہے لہذا مردمان لشکر اوس سے موافق ہو کر امیر سے
برخاش جو ہوے تہے ورنہ کسیکو اوسکی رفاقت منظور نہ تہی جب
اونہون نے کسا با نام بخشی لشکر کو کہ مرد معتمد تہا امیر سے موافق
ہوتے دیکہا تو باہم گفتگو کی کہ اگر امیر بارادہ فاسد آئے ہوتے

نوبختی کہ ریاست ہولکر کا خیرخواہ ہے اونکے ساتھہ کیون ہوجاتا یہہ

وہ سب باہم مشورت کرکے باتفاق بائی صاحبہ زوجہ ہولکر کے پاس

آئے اور عرض پرداز ہوئے کہ آپ بے اندیشہ ہوکر ہمسے واجبی امر

ظاہر کردین کہ آنا امیر کا یہان بارادہ خود ہوا ہے یا حسب اشارہ

آپکے بلوائے ہوئے ہین یہ سنکر ہرچند بائیصاحبہ نظربند تہین مگر دل

قوی کرکے بولین کہ خود مینے امیر کو کہ بجائے میرے فرزند کے ہے

اِسواسطے تدارک دہرمان کے بلوایا ہے اور اوس نمکحرام نے

جو تمکو فریب دیا ہے وہ بالکل غلط اور باطل ہے الغرض سپاہ وفادار

ہولکر نے بائیصاحبہ سے یہ سنتے ہی دہرمان کو جا گہیرا اور اوسکو اور سوبہارام

داروغہ توپخانہ کو پکڑ کر مشکین باندہ کر روبرو بائیصاحبہ کے حاضر کیا

اور عرض کی کہ یہ دو نو نمکحرام مقید حاضر ہین بندوبست ہمارے خرچ کا

فرماکر جو سزا انکو چاہین دین ہرچند اوسوقت بائیصاحبہ کے پاس

کچہہ نتہا مگر براہ دانائی فرمایا کہ کلکو تدبیر تمہارے خرچ کی کردیجاویگی

اور پھر ان نمکحراموں کو بھی اپنے پاس قید رکھے رہا اور اوسیوقت آدھی
رات کو اپنا وکیل امیر کے پاس بھیجا اور شرط کی قید دونوں نمکحراموں کا
پکڑ دو واسطے بندوبست خرچ سپاہ کے جو اقرار کیا تھا اشارہ فرمایا امیر
یہ خبر سنکر خوش ہوے اور سرداران سپاہ کو جمع کر کے کہا کہ بعنایت
الٰہی دو نو نمکحرام بے محنت مشقت کے پکڑے گئے مگر پچاس ہزار روپیہ
واسطے خرچ سپاہ ہولکر کے بالفعل دینا ضرور ہے کہ بی اسکے کسیطرح اونکی
فہمایش ممکن نہیں سب نے عرض کی کہ جان و مال ہمارا سرکار پر تصدق
ہے کسیطرح ہمارا حال آپ سے پوشیدہ نہیں امیر نے کہا یہ کام
ضروری ہے اور یہ آسان اسکی تدبیر ہے کہ فی سوار دو دو روپیہ
اسیوقت تجویز کردو پس سب نے اس بات پر راضی ہوکر اوسیوقت
ساٹھہ ہزار روپیے جمع کر دیے اور جسکے پاس نہ تھا اوسنے شرم
سے کچھہ بیچ کر دیا امیر نے اوسمیں سے کچھہ واسطے سپاہ کے
رکھکر باقی کو بائیصاحبہ کے پاس بھجدیا بائیصاحبہ نے مدد خرچ

سپاہ کو دیکر اون دونون ٹکڑون کو امیر خان کے پاس بھجوا دیا امیرخان

اونھین مردمان ہولکر سے جو اوسکو مقید لائے تھے جزا سے ٹکڑا ہی مین

مروا ڈالا اور خاطر جمع ہوکر ہولکر سے ملے من بعد بائیصاحب دلجمعی فرماکر

انتظام ریاست مین مشغول ہوئی اور پرگنات جاودہ اور سنجیت اور تال اور

وغیرہ جاگیر صاحبزادہ وزیر الدولہ مین بائیصاحب سے لیکر واسطے بندوبست کے

سپرد نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خانکے کی بہ طرف میواڑ کے

کوچ کیا دولت راو سیندھیہ نے یہ حال ریاست ہولکر کا سنا اور

توجہ امیر سے بطرف میواڑ خیال کیا کہ جیسے سابق کمپنو اپنا جنگ ناگپور مین

بمقام جاوڑہ امیر سے لڑنے کو روانہ کیا تھا مبادا وہ اب مجھسے عوض

اوسکا لین لہذا اندیشہ مند ہوکر اجمیر سے کوچ کرکے گوالیار کے قلعہ

کو کہ مقام استوار تھا چلا گیا امیر نے بھی پنڈارونکو رخصت کرکے

مع فوج خاص اور فوج ہولکر کے بکوچ متواتر آکر قریب موضع کانکرولی

کے ڈیرہ کیا درین کرنیل موہن سنگھ اور اخوندزادہ محمد آیاز خان

مع کمپو اور رسالے کے جو برکنات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال پر تہے بنزاع
باہمی علاقہ جود ہیپور سے اگر شرفیاب ملازمت امیر کے ہوے اور مؤلف
امیر نامہ فارسی بہی وہین بہمراہی کرنیل موہن سنگہ آکر داخل فوج ظفر
موج ہوا اور چونکہ از روے دیدار صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر الدولہ
بہادر کی زیادہ تہی شقہ اونکی طلب مین روانہ کیا کہ شیرگڈہ سے آکر اپنے
دیدار سے امیر کو خوشوقت کرین اور راجہ بہادر لعل سنگہ کو مع کمپو بطرف
اودے پور رخصت کیا بہر بعد چند روز اپنی فوج کو شامل فوج ہولکر
چہوڑکر جریدہ اودے پور کو گئے اس عرصے مین صاحبزادہ موصوف
الصدر بہی راجہ کوٹہ سے دو ہاتہی مع ساز نقرہ پیشکش لیتے
ہوے اودیپور مین باہر سے جاملے یہ واقعہ سنہ ایکہزار دوسو چہبیس ۲۶ مین ہوا

ملاقات امیر کی راجہ بہیم سین والے اودیپور سے اور مقرر کرنا نوکری ایک کمپنی کی اور حصہ چہار آنہ

تحصیل ملک میواڑ سے اور فتح کرنا قلعہ دہولہ کا بعد محاصرہ کے اور دہرنا افغانونکا پہر کوچ کرنا بطرف جیپور و فیصلہ وہانکے معاملہ کا پہر محاصرہ کرنا قلعہ لاوہ کا

جب امیر نے رانا بہیم سین راجہ اودے پور سے ملاقات کی تو اوس سے واسطے بندوبست اوسکے ملک کے فرمایا کہ اگر نوکری ایک کمپنو کی مع چہار آنہ تحصیل ملک میواڑ کی دینا مقرر کرو تو انتظام اور محافظت تمہارے ملک کی کہ ورود ہر فوج سے خراب ہوتا ہے میرے ذمہ ہے رانا نے یہہ غنیمت جانا اور امیر سے واسطے استحکام رسوم برادری کے پگڑی بدلی اور چہار آنہ تحصیل ملک مع نوکری ایک کمپنی کے امیر کو دینا مقرر کی امیر نے اوسکی ہرطرح دلجمعی کرکے صلاح دی کہ جب تک تمہاری لڑکی زندہ ہے جہگڑا اوسکی نسبت کا راجہ مانسنگہ سے

دور ہوگا بہتر ہے کہ تم اوسکو کسی حیلے سے مار ڈالو کہ رفاہ عالم حاصل ہو ورنہ مین بزور اوسکی شادی مان سنگہ سے کردونگا رانا نے کہا مجکو اوس سے شادی ہرگز منظور نہین اور بزور تمہاری شادی کرنیمین زوال ابرو میرا ہے لیکن اگر اقرار محکم کرو کہ موضع کہالی راؤ مان سنگہ سے دلوادوگے تو مین بعد تمہارے چلے جانے کے تدبیر سے نامی نہوا اپنی لڑکیکا کام تمام کرونگا امیر نے اوس شرط قبول کیا اور بعد روانگی امیر کے رانا نے اپنی لڑکیکو کہانے مین زہر دیا اتفاقاً وہ کارگر نہوا لڑکی جب اس حال سے واقف ہوئی باپ سے کہلا بہیجا کہ جب میری جہت سے تمہارے ملک مین خرابی ہے تو آپ کچہہ تردد نکرین مین خود اپنی فکر کرتی ہون ۔

وہ ہوکر لباس وعطر سے آراستہ ہو جام زہر پی لیا اور مرد آنہ اہی ملک عدم ہوئی امیر نے یہہ سنکر جو اقرار دلانے ضلع کارانا سے کیا تہا اسباب من انتوپ را وکمیل

جودہپور سے کہ ہمرکاب تہا گفتگو کی اور کہا چونکہ راجہ جودہپور
میرے کمپو کے رہنے سے اپنے ملک مین ناراض ہے تو اگر تم
دس لاکہہ روپیہ نقد سالانہ مجکو دیا کرو تو مین اپنی سپاہ کو ملک
جودہپور سے طلب کرون وکیل نے فرمودہ امیر کا قبول کیا اور
حسب الحکم امیر کے نواب مختار الدولہ مع اپنے کمپ جودہپور سے
روانہ ہوکر علاقہ جے پور مین آے اور کرنیل موہن سنگہہ اور
محمد آیاز خان کہ جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال کے بندوبست کو
علاقہ جودہپور مین تہی مع کمپ و رسالہ کے مواضعات جاگیر کو
سپرد اہالیان راج کرکے براہ کشن گڈہ بوندی پہنچے اور ایشن سنگہہ
راجہ بوندی واسطے سرکوبی اوسکے ایک قریب بلونت سنگہہ نامی کے
کہ قلعہ میوان بزور لیکر مصدر فساد اوس ملک مین تہا نوکری مقرر
کرائی اور نواب جمشید خان عامل نمایندہ ہوکر امیر کیطرف سے
واسطے انتظام ملک میواڑ کے مقرر ہوئی اور رایضا

بطرف بہاپورہ روانہ ہوئین اور امیر نے قلعہ ڈہولہ علاقہ شاہپورہ
کو محاصرہ کر کے چار ماہ مین مفتوح کیا اور انہین دنون سواران یکہ
موخیل نے واسطے طلب تنخواہ کے فساد برپا کر کے پیش دروازہ قلعہ
ڈہولہ کہ جبکہ امیر مع متعلقون کے مقیم تھے دھنا دیا اور کسیطرح نہایت سے
راضی نہوے امیر نے اونکے دباؤ کے لیے راجہ بہادر کو مع کمنٹ بلوایا
اوسنے عذر نوکری رانا کا پیش کر کے حضوری سے پہلوتہی کی امیر کو
یہہ عذر بیجا اوسکا ناپسند ہوا رانا کو لکھکر اوسکو نوکری اوس ملک سے
موقوف کرایا اور راجہ بہادر لاچار ہو کر ضلع جے پور مین نواب
مختار الدولہ کے پاس چلا گیا امیر بسبب ہمراہی متعلقون کے
باوجودیکہ ایک پلٹن ڈیوڑہی کی اور چند نامی سردار مثل جمشید خان اور
محمد سعید خان اور غلام حیدر خان اطاعت آقا مین اور مخالف
اہل دھنا تھے مگر اسنے مفسدونکی دلشکنی زور دہی سے
مناسب نجانی اور تنہا سمجہانے گئے اون کوتہ اندیشون نے

تنہا پاکر امیر کو نظر بند کیا امیر نے بنا چاری صاحبزادہ بلند اقبال کو
مع متعلقان وغیرہ روانہ ٹونک فرمایا اور خود اوسی حالت دمر نظین
کشن گڈھ آے اور تاراجی اوس ضلع سے ستر ہزار روپیہ زر معاملہ
راجہ کشن گڈہ سے لیا پہر راجہ شاہپورہ وغیرہ سے معاملہ لیتے ہوے
سمیدی ضلع بوندی مین پہنچے وہان سے کمنپ کرنیل موھن سنگہ
اور رسالا خوندزادہ محمد آیاز خانکو کہ نوکری راجہ بوندی سے موقوف
ہو گئے تہے ہمرکاب لیکر اور کچہہ زر معاملہ راجہ بوندی سے بہی وصول
کر کے ضلع جیپور مین قریب توڈری اور چاند سین کے پہنچے اور راجہ
اونیارہ اور ایسردہ سے معاملہ لیکر نوائی پر مقام کیا اور بارادہ محاصرہ
جے پور کے شقہ طلب نواب مختار الدولہ کو کہ مع کمنپ موضع ہندون
وغیرہ مین انتظام تہانجات کرتے تہے روانہ کر کے خود با فوج خاص
اور کمنپ موھن سنگہ کے چاکسو پر پہنچے اور وہین معرفت میگہ سنگہ
وغیرہ کار پردازان جے پور سے زر معاملہ بارہ لاکہہ پر فیصلہ فرمایا

اور میرا چند سیتہ علاقہ کمنیب مختار الدولہ سے نشان زر حاصل کیا
اور جب وہ ذمہ دار ایصال زر ہو گیا تو بجمع خاطر علاقہ جیپور سے
کوچ فرما کر سرحد کشن گڈہ پر ڈیرہ کیا اور مختار الدولہ کہ حسب الطلب
روانہ ہوسے تہے حال فیصلہ جیپور سنکر باتفاق راو جی بہوج دیوان
معزول جیپور کے جانب نول گڈہ اور کہتیری سے کوچ کر گئے ان دنون
حسب اتفاق منافقت باہمی جیپور سے مبکہ سنگہ مختار کار معزول ہو کر
اپنے مقام کو گیا اور مقدمہ جیپور کا خراب ہوا اسکے بہ حال دیکہکر
صاحبزادہ وزیر الدولہ بہادر کو معہ متعلقون کے ٹونک سے نبیر گڈہ
کو روانہ کیا اور خود کشن گڈہ سے موضع بجا ریر علاقہ جیپور سے
قریب جوی بانڈی کے ڈیرہ کیا اور نواب مختار الدولہ بہی بعد
فتح قلعہ نول گڈہ اور وصول معاملہ کہتیری وغیرہ کے حسب الطلب
آکر قریب لشکر مقیم ہوے اور چونکہ دہرنہ سپاہ کو قریب آٹہ
مہینے کے ہو گیا تہا ہنڈوین دس لاکہہ روپیہ کی جو بالنگ

بابتہ جائداد جو پدر کے بہیجی ہین بہر دولاید بر دجبہ ہایات
کیا اور جب امیر اس تردد سے خلاص ہوکر کمپ مختار الدولہ مین
گئے تو سلامی خوشی مین اسقدر توپین بلند آوازہ ہوئین کہ جیپور
والے وہ غوغا سنکر تمام شب فکر و تردد مین رہے اور صبح کو خبر
رہائی امیر کے دہرنے سے سنکر دینارام بوہرہ کو واسطے درستی سوال
وجواب کے امیر کے پاس بہیجا اور جب امیر نے اوس سے لیت ولعل پایا
تو سانگانیر پر آکر جیپور والونکو زور ملک گیری دکہایا اور رہائی سپاہ
کو بس پا کر کے دینارام بوہرہ کے باغمین قریب شہر ڈیرہ فرمایا
اہلکاران راج خوفناک ہوئے اور بر سر معاملہ آکر معرفت دینارام
کے کہ رکاب دولت مین حاضر تہا دس لاکہہ روپیہ دینا قبول
کیا امیر نے اومین سے چہہ لاکہہ روپیہ تنخواہ کمپ مختار الدولہ مین
دی اور تنخواہ جمشید خان اور داراشاہ خان اور شیر محمد خان
وغیرہ کو جو شامل دمرنہ والونکے نہوئے تہے ذمہ داری مختار الدولہ

رو ن سے توپ مو وہ تلادہ جیو ریراے
اور چونکہ امیر کا ارادہ اول دن یورش کا تہا مگر مختار الدولہ بخیال اسکے
کہ بدرخشی سے جب مکان غلت ہو گیا تو وصول کچہہ نہوگا مانع ہوے
پہر امیر نے فوج خاص کو بسرداری دار اشاہخان کے واسطے تحصیل
ملک میوات بہیجا اور خود بہ دولت دو ہزار سواران بکہ سے وہین رہے
اور جمشید خان وغیرہ آفریدی بہی واسطے حصول تنخواہ حاضر حضور رہے
غرضکہ مختار الدولہ نے لادہ کا محاصرہ سخت کرکے دو تین بار یورش
کی مگر استحکام حصار و عمق خندق سے کاربراری نہوئی اور مدت
محاصرہ دراز ہوئی سے عرصے مین راے داتارام جو واسطے
سبیل زر تنخواہ کمپنی مختار الدولہ اور اہل دہرنے کے جود ہپور گیا
تہا فائز المرام ہوکر لوٹ آیا اور متصل اسکے خبر وفات راجہ جسونت راو
ہولکر کی گوش زد امیر کے ہوئی لالہ بساون لعل مولف امیرنامہ فارسی نے
کہ اون دنون کمپنی راجہ موجی سنگہ کے کاروبار کو حضور مین جا نا

قطعهٔ تاریخ فارسی وفات راجه [illegible] کہا ہے

رگھو جسونت بہادر هو للر — کہ نیاید صفت او بسخن

چون ز دنیا بجز افسوس ندید — چشم پوشید ازین جای محن

مردم چشم جهان پوشید — جامهٔ رنگ سیه زین شیون

پی تاریخ وفاتش شادان — کرده از چشم اشارت با من

گفت تاریخ بعینه فی الحال — بجنان رفت بیک چشم زدن

اور چونکہ انہیں ایام مین کریم خان پنڈارہ فوج دولت راؤ سیندھیہ سے شکست پاکر دو سو سوارون سے امیر کے پاس پناہ خواہ ہوا بعد دریافت اوسکی خبر کے دولت راؤ سیندھیہ بعد انا ظالم سنگھ اور اہلیہ ہولکر نے بمقدمہ اوسکی روانگی مین قید کرکے امیر کو لکھا مگر امیر نے پناہ گزین کا پکڑا دینا جوانمردی سے بعید جانکر تحریر دنکے جواب مین لکھا کہ اب جو کریم خان ہمارے پاس آئے اس سے کسیطرح کا فساد برپا نہوگا

ہرچند صلاح حیرجو
دیکے پکڑ دینے مین تھی لیکن امیر نے برخلاف سکے
ملکر ہمراہ رکھا اور حسب وصول زر معاملہ جے پور مین تاخیر
تو جمشید خان وغیرہ امرا نے مختار الدولہ کو کہ ضامن وصول
زر تنخواہ اونکی کے جائداد آمدنی جیپور سے ہوئی تھی پکڑکر کوئی
دقیقہ ایذا رسانی کا فروگذاشت نکیا جب امیر نے فہمایش بے سود
دی تو اونکے کمپ سے تمام کو اپنی فوج مین جانا چاہا مگر یہ سوچکر
اہل کمپ یہ گرفتاری مختار الدولہ کی میری رضا سے گمان
بنا بر قطع کرنے اس گمان کے جانا لینے لشکر کا موقوف
مختار الدولہ کی فوجین فیض اللہ خان بنگش کے خیمہ مین
باش ہوے مردمان کمپ نے وقوع اس امر کا باشارہ
سمجھکر چارون طرف ڈیرہ امیر کے توپین لگا دین اور کہا
ئی مختار الدولہ کی نہو گی تبکو یہان سے کہین جانے

نہ دین گے اور دو روز تک معصد شہود مشغول سے بہ نوبت با باس
ور محمد سعید خان وغیرہ کہ معصد مشاہدتی سے اس بات پر راضی ہوے
کہ اگر رام دانا رام اور محمد ایاز خان بھانجے مختار الدولہ
جواہر سنگہ گماشتہ ہیرا چند سیٹھ کنب کا بطور اول ہمارے
پاس ہین تو ہم مختار الدولہ کو رہا کر دین گے جب امیر
کوئی صورت اونکی رہائی کی بجز اول مین دینے ان تینوں آدمیونکے
نہ پائی تو ان تینوں کو جمشید خان وغیرہ کے پاس واسطے
رہنے کے تا حصول سند بجاے مختار الدولہ کے بھیج دیا اور مختار الدولہ
رہا ہوے اور انہین دنوں واسطے وصول تنخواہ کے سپاہ
راجہ موہن سنگہ نے بلوا کیا اور بادشاہ اخوند زادہ محمد ایاز خانکے
راجہ مذکور کو موضع تو دری مین مقید رکھا اور چونکہ اخوند زادہ
صاحب اور راجہ مذکور مین سابق سے نفاق تھا اسلیے اخوند زادہ
صاحب کے کہنے سے راجہ مذکور کو نہایت تنگ کیا چنانچہ اونکو دن

منشی بساون لال مؤلف امیر نامہ شہر فارسی اونکے کمپ کے کارو بار کو
حاضر خدمت امیر تہا کہ سنکر امیر سے رہائی کرائی اور راجہ
مذکور نے افسری کمپ سے استعفا دیکر رفاقت مختار الدولہ کی
قبول کی اور وہ کمپ تفویض آخوندزادہ صاحب کے ہوا خورشید جان
اور محمد سعید وغیرہ بطرف نیماہیڑہ کوچ کر گئے پہر امیر ہمراہی راہ
خاص اور کریم خان پنڈارہ کے کوچ کرتی ہوے ٹونک و
اندرگڈہ ہوکر کوٹہ پہونچے اور ظالم سنگہ سے ملکر بہانپورہ گئے
اور رسم ماتم پرسی جسونت راؤ ہولکر کی اوسکی زوجہ سے ادا
کر چند روز وہان رہکر مشغول اوسکی تسلی کے ہوسے پہر
یم خان سے فرمایا کہ تم ابہی چند روز لشکر ہولکر مین بائیصاحبہ
مت مین رہو مین نامدار خان وغیرہ تمہارے قریبون کو
ہمراہ لیجاکر راجہ دہرجن سال کیہچی سے لڑونگا اور چونکہ اوسکو دولت راؤ
سیہ سے عداوت سبب اوسکے ساتہہ ملک ... سہ کو

تاخت وتاراج کرکے اپنی شکست کا عوض لیا کریم خان پنڈارہ اس بات
سے خوش ہوکر وہان آیا اور امیر نے اوسکو افتخار الدولہ محمد غفور خان کے
پاس جاورہ بند چہوڑکر معہ امدار خان اور شہامت خان عزیزان کریم خان
وغیرہ کے روانہ ہوکر شیرگڑہ پہونچے جب جمعدار چیتل وہان امیر سے
ملنے آیا تو امیر نے اون پنڈارونکو اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین انکو تمہارے
سپرد کرتا ہون کہ تم دونون باہم متفق ہو دشمن پر قدرت حاصل کرو اور ایک
خط بنام وزیر محمد خان سفارش پنڈارون مین لکھکر اونکو بطرف بہوپال
روانہ کیا اور محمد سعید خان کو خطاب شمس الدولہ ظفر جنگ اور سرور خان کو فراز
الدولہ تیغ جنگ عنایت فرماکر پرگنہ سرونج کا عامل مقرر کیا اور وہان کے عامل
سابق منور خان کو روبرو اپنے طلب فرمایا اور چونکہ سپاہ مختار الدولہ محمد
شاہجہان کی محاصرہ لاوہ مین مصروف تہی اور فوج ضبطی ہولکر کی
اور کمپو موہن سنگہ بافسری اخوندزادہ صاحب بہادر کے ضلع راجاواتی
علاقہ جے پور مین مقیم ہوکر گردونواح سے تحصیل زرمعاملہ کیا کرتے

سواے زر مقررہ معاملہ مین تاخیر

و ... الدولہ سے کہا کہ جبتک فوج جنسی ہولکر اور کمنپ اخوند زادہ ومنا
علاقہ سے پورے نکل نجاویگا ہم سے سبیل زر باقی کا نہین ہوسکتا
لہذا مختار الدولہ واسطے اسکے جنسی اور کمنپ کے ساتھ ہو گئے کہ ناگاہ فوج
پوربسر کردگی ٹھاکر چاند سنگہ کے جنسی اور کمنپ سے آکر صف آرا ہوے
راجہ لعل سنگہ بہادر مختار کار مختار الدولہ کہ لاوہ کو بعد محاصرہ شدید قریب
فتح کے لیا تہا یہ ہنگامہ سنکر اہل قلعہ سے اسّی ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر فوج
اوٹہا کر جنسی اور کمنپ کی مدد کو پہونچا اور فوج جے پور کو گوشمال دیکر بہگا
دیا اور انہین دنون فوج ناگپور نے علاقہ گڈہ کوٹہ مین آکر راجہ مردن سنگہ
پر زور دیا اور راجہ موصوف نے بسبب رفاقت سابقہ کے امیر سے امداد چاہی
امیر شیرگڈہ سے کوچ کرکے شاہپورہ مین لشکر ہولکر سے جا ملے وہان
دلہر کارو نکو خطاب راجگی سے سرفراز فرماکر ہمراہ دستہ درجان کے
سپاہ آراستہ دیگر راجہ مذکور کی کمک کو بہیجا اسعد ان کا نند دستگیر کے

شیر گڈہ لوٹ آئے اور جب نواب جمشید خان کو لوٹن کو لیکے جو یرغمال مین تہے کچہہ وصول نہوا تو امیر سے اگر عرض کی کہ انکو جو کچہہ سرکار سے عنایت ہو قبول ہے ہم انکو رہا کر دینگے لہذا امیر نے انکو لاکہہ روپیہ کوٹہ سے دلا کر اول تنخواہ انکی دلائی اور راے داتارام کو اپنے پاس رکہا اور کوٹہ جاکر رانا ظالم سنگہہ سے ملاقات کی اور وہین خبر وفات دار اشاہجہانکی جو مختار فوج خاص امیر کے تہے وقت یورش کدم گرہی پر جلاقہ میواڑ سے سنکر روانہ ہوے اور باندل گڈہ مین لشکر سے آملے وہان سے فوج کو بسرداری احمد خان اپنے بہانجے کے واسطے تحصیل ضلع شاہپورہ کے مقرر فرما کر جرید اجمیر شریف مین واسطے زیارت مزار فیض بار حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز کے آئے اور لونہ اور محمد ایاز خان سے کہ مع کمپو وہان مقیم تہے ملکر پچیس ہزار روپیہ تنخواہ اوس سپاہ کے بنام راجہ کشن گڈہ حوالہ اخوندزادہ موصوف

دہرو د ہ مدبانو سینہ بہیہ ولت راو سینہ بہیہ

معزول ہوے اجمیر کا حاکم تہا ملاقات کی پہر مع رسالہ اخوندزادہ موصوف

حسب الطلب راجہ جودہپور کہ بتاکید حضور مین آئی تہی تین دن مین جودہپور

پہونچے چنانچہ وقوع ان امور کا سنہ ایکہزار دوسو ستائیس ہجری

مین ہوا پہونچنا امیر کا جودہپور مین اور ملاقات

وہان کے راجہ سے اور لڑنا فوج جیپور کا محمد

مختار الدولہ سے اور آنا امیر کا واسطے مدد کے

بطور یلغار اور شکست دینا اونکو پہر باہم شادی مین ہونا

راجہ جیپور اور جودہپور کے جب امیر قریب جودہپور پہونچے

تو راجہ نے استقبال کر کے قریب شہر باغ اوتارا پہر بعد دو تین

دن کے خلوت مین کہا کہ بخشی سنگی اندراج مجہسے منحرف ہوا ہے

اور زر کثیر کو خورد برد کیا ہے چاہتا ہون کہ تمسے اوس کو

قید کراؤن اور اوس سے جرمانہ قرار واقعی لیکر اوسکی جگہہ شیوچند

بہنڈاری کو کام دون امیر نے فرمایا مشہور ہی کہ کار
نجاری بوزنہ کیا جانے وہ اگر درحقیقت تمہارا مخالف ہی مگر
پہر داناہے جو اوس سے کام نکلینگے اور سے محال ہین
راجہ نے عندیہ امیر کا سمجہکر اوسکو بحال رکہا اس عرصہ مین
کمنیت راجہ بہارا کہ لاوہ سے اوٹہکر واسطے تدارک فوج بجے پور
کے اودہر متوجہ ہوا تہا بنا بر عدم وصول تنخواہ کے مصدر فساد ہوا اور
فتور عظیم برپا کیا اور یہہ صلاح کی کہ توپین وغیرہ سامان راجہ بہرت
پور کو دیکر زر تنخواہ اوس سے حاصل کرین اور اس عزم سے راجہ بہادر
کو قید کرکے بطرف بہوساور علاقہ بہرت پور کے روانہ ہوے یہہ حال
سنکر نواب مختار الدولہ محمد شاہخان تہوڑی سپاہ مع کرنیل مہتاب جان
وغیرہ سرداروں کے ٹونک مین آئے کہ یکایک ٹہاکر چاند سنگہ نے
قابو پاکر بہ بہانہ فوج بندی کے مالپورہ جیپور سے نکلکر مقابلہ مختار الدولہ
مین ٹونک پر حملہ آور ہوا ہرچند یہہ ہنگامہ آرا ہوے مگر چونکہ فوج حریف

وامیر قلیل تہی عہدہ برآنہو سکے لہذا مع محمود خان

ولد لنگ اور کرنیل جہتاب خان اور میان اکبر محمد خان و

میر جوار دن کے قلعہ امیرگڈہ مین پناہ گزین ہوکر سرکار ہمسری اسیر کو

پابستہ بعمالے اعانت حضور امیر مین اور راجہ بہادر لعل سنگہ روانہ کیا

سنگہ نی شہر سے لوٹ کر قلعہ سے مورچہ جمایا اسجہت

تمام پرگنہ ٹونک پہر گیا اور راجہ شنگڈہ بہی اسقدر مصدر شورش ہوا کہ

اخوندزادہ محمد ایاز خان کو جو وہان جریدہ سوسوارون واسطے وصول

زرتنخواہ کے لشکر حضرت اجمیر مین چہوڑکر آئے تہے شب کو بصورت جواب

حملہ آور ہوکر قتل کرنا چاہا مگر دلیرونکی تلوارزنی اوٹہا سکا مردم بد

لی ونکے پست پا ہوے امیر نے بہیہہ ماجرا سنکر امرا کو شفقت نامجات

واسطے مدد مختار الدولہ کے روانہ کیے اور واسطے وصول زرکے

مانسنگہ سے گفتگو کرکے اس مہم پر رخصت ہونا چاہا چونکہ اسوقت

مین راجہ بہادر موضع بہساور مین یہ خبر سنی ہمراہیونکو فہمایش

کرکے بطرف ٹونک کوچ کیا اور ہنوز داخل ٹونک نہوئے تھے کہ اونکا آنا سنکر چاندسنگہ خوف زدہ ہوکر سے پور بہاگ گیا اور جب فوج امیر قریب ٹونک پہونچی تو پہر چاندسنگہ مع سپاہ جے پور سے اگر مقابل ہوا مگر راجہ بہادر نے اوسکو شکست دی پہر مختار الدولہ نے لمپو سے ملکر وعدہ عطائے تنخواہ سے سبکو خوش کیا اور موضع لانبہا علاقہ جیپور کو کہ قریب ٹونک ہے لوٹا من بعد علاقہ جی پور مین جاکر تحصیل شروع کی لہذا چاندسنگہ نے پہر سپاہ ہمراہ لیکر سدراہ فوج امیر کا ہوا اور بے صف جنگ پس ماندہ بہیر وغیرہ کو لوٹنے لگا امیر نے رائے اوتارام کو بسبب علالت جودہپور مین چہوڑکر منشی بہوانی پرشاد کو ہمراہ لیکر جلد تر طرف جے پور کے عزم فرمایا اور موضع گگوانی علاقہ اجمیر مین کہ لشکر فیروزی اور محمد سعید خان عامل سرونج حسب الطلب وہان مقیم تہے پہونچے پہر وہان سے مع فوج خاص کوچ کرکے موضع سالی ساکہون مین علاقہ جیپور سے

رالدوله ۔۔۔ شامل ہوکے چاندسنگھ یہ سراسیمہ

سے نے خیدرزوروہان قیام فرماکر

رالدولہ سے مشورت فرمائی کہ راجہ کشن گڈہ نے ہنگام

ابتدائی سبب پوریوں کے اخونزادہ محمد یار خان کی ازرہ عداوت و

ق پیش آیا ہے تدارک اوسکا ضروری ہے مختار الدولہ نے بہہ

صلاح پسند کی کہ سیاست موجب رعب ریاست ہے پھر امیر نے

فوج کو حکم کوچ طرف کشن گڈہ کے دیا اور خود بدولت نے موضع

آمین علاقہ کشن گڈہ کو کہ ملا ہال تہالو نا اور اسی ہزار روپیہ

معاملہ کے راجہ سے موصول کیے اور محمد سعید خان عامل سرونج کو واسطے

بندوبست اوس مقام کے رخصت کیا اور مختار الدولہ کو مع کمپو قلعہ

موواڑہ سرحد جیپور پر متعین فرماکر خود بدولت نے بافوج خاص

اور جماعت منور خان کے راج محل کو آکر فتح کیا اور ادہر مختار الدولہ نے

قلعہ موواڑہ کا ایسا محا ۔۔۔ گہرا کہ وسکے اہالیان خواہ مخواہ جانین

سلامت نکلگئے اور بالکل سامان موہن کا فوج امیر کے ہاتھ
پہر اسکے بعد فتح راج محل کنارہ دریا تباس پر تعلق عمر جمعیت
مختار الدولہ نے مع کنپو ہان آکر سعادت ہمرکابی حاصل کی تب
اسنے وہانسے کوچ فرماکر براہ چاندا اور اجمیر سکے زرمعاملہ
لیتے ہوئے قلعہ بچون علاقہ جیپور سے جاکر مورچہ لگایا اور اول
یورش مین اوسکو مفتوح کیا اور وہانسے مختار الدولہ کو مع کمپو بطرف
جونیر روانہ فرماکر خود بدولت مع کنپ کلان اور کنپ راجہ بہادر
کے موضع کالک علاقہ جیپور سے آکر کاملہ وصول کیا جو بابت تقرری
تہانونکے تحصیل زرمحالات جیپور سے محال تہی لہذا مختار الدولہ
کو واسطے بندوبست علاقہ جیپور کے حکم فرماکر بطرف منڈون
رخصت کیا اور دوندیخان حاکم کمونہ کو کہ جلا وطن ہو کر لشکر امیر مین
آیا تہا قلعہ منڈون ومحمد گڈہ کا محافظ مقرر کیا اور راجہ بہادر اوسا
میان اکبر محمد خانکو مع اونکے علاقون کے واسطے دہمنی تہانجات

نسخہ و نوا نامزد فرمایا اور کرنیل

ہمراہ اوسکی جماعت کے طرف شیخاواٹی بہیجا اور علیشاہ یدہ کو مختار کار

راجہ موہن سنگہ کا کرکے ہمراہ نواب جمشید خان کی بطرف میواڑ

رخصت کیا اور منور خان کو مع داؤد خان حسب الطلب راجہ سنگہ

سمسیر واکے بندوبست ضلع کہنڈیلہ پر متعین فرمایا بہر خود بدولت

بہی مع فوج خاص بعد چند روز کے بطرف شیخاواٹی کوچ کیا

اور چونکہ کرنیل مہتاب خان نے اوس ضلع مین پہلے سے جاکر واسطے

وصول زر معاملہ کے بشرط عدم مداخلت ملازمان امیر کی امور مالی و

ملکی مین کرلی تہی لہذا امیر سے وقت رونق افروزی او

عرض کیا کہ اگر کسی سے یہان دست درازی کسیطرح کی عمل

مین آئے تو کچہہ مال وصول ہو گا کہ اول سے اقرار باہمی ہمارا

ہوچکا ہے اور آپکو خیال میرے ساختہ پرداختہ کا ضرور ہے

بنا بران امیر نے بابت تنخواہ فوج خاص کی بنا کرنیل مذکور کے

لکھکر سب کو غارتگری اوس ضلع سے ممانعت تاکید کردی اس
عرصہ مین راجہ بہادر نے علاقہ جیپور مین جابجا تھانے قایم کیے اور
خود تھوڑے آدمیون سے بطرف بہاگی علاقہ جیپور کے تحصیل زر کو گئے
اور جب سنا فوج جیپور پہر مقابلہ کو فراہم ہوئی ہے لہذا واسطے محافظت
مقامات مفتوحہ کے موضع چندلائی مین داخل ہوے اور چاند سنگہ بہی
مع فوج اگر ہنگامہ آرا ہوا اور چند روز باہم لڑائی رہی اور مختار الدولہ
سے امداد راجہ بہادر کی بسبب عدم تندہی دو ندیکان نہو سکی
لیکن میان محمد اکبر خان مع اپنی جماعت کے لعل سنوٹہہ سے آکر شریک
راجہ بہادر کے ہوے اور مشورت کی کہ صبح کو یہان سے پھیر و جیپور
کر کوچ کرنا چاہیے چاند سنگہ نے انکو آمادہ کوچ دیکھکر جانا مغلوب
ہوکر خنک سے طرح دیتے ہین مقابل آکر توپ و تفنگ سے لڑنے
لگا لیکن راجہ بہادر نے اپنی پامردی کے جملات سے کر اوسکو میدان سے
ہٹادیا اور امیر شیخاوانی سے یہ سنکر بہ یلغار موضع کالک مین آیے

اور محمد عشرخان کو مع اونکی جماعت کے واسطے گوشمال چاندسلہ
روانہ کیا جب وہ یکہ بارہ چندلائی کے قریب پہونچے تو چاندسنگہ جیپورکو
فرار ہوا اور سپاہ اسیر فتح یاب ہوئی امیر نے سنگی اندراج بخشی راجہ
مان کو کہ حسب الاشارت اپنے راجہ کے امداد راجہ بہادر کو امیر کے پاس
ایا تہا بطرف جودہ پور رخصت دیکر خود بدولت موضع چندلائی مین پاس
راجہ بہادر کے رونق افروز رہے اور سپاہ کو انعام سے خوش و مالامال
اور جب مختار الدولہ سے ہنڈون سے اگر سعادت قدمبوسی
حاصل کی تو امیر نے پہر شیخاواٹی مین جاکر قلعہ بہرو اس کا
محاصرہ کرکے لاکہہ روپیہ معاملہ کے لیکر مع کنپ کرنیل مہتاب
قریب جیپور بفاصلہ پانچ کوس کے اگر مقام کیا اور چونکہ
سنگی اندراج بخشی جودہپور کا ان دنون سے پور مین واسطے
فیصلہ دونون راجون کے آیا ہوا تہا اور مصر شیونراین کاربردار
جیپور نے بعد معزولی پہر اہلکاری سے پور کی پائی امیر نے

اور تین پلٹن لیکر گئے جب قریب روپ نگر کے پہونچے مان سنگھ
استقبال کرکے ہمراہ لیگیا اور اپنے سے قریب ٹہرایا اور جگت سنگھ والی
جیپور سے واسطے استقبال اور برہانیر کے اٹہانے گفتگو کی بعد دو بدن جگت سنگھ
نے استقبال اور ایک نشست باہمی ایک مسند پر منظور کی اور امیر کو طلب
فرماکر مراتب تعظیم وتکریم ادا کیے اور ایک مسند پر ساتہہ مان سنگھ اور امیر
کے بیٹھکر داد عشرت دی دوسرے دن جگت سنگھ نے امیر کے ڈیرہ مین
بزم یکجہتی آراستہ کرکے گفتگوے محبت آمیز شروع کی کہ
حال ہمارا مان سنگھ کے ملنے سے مثل شیر و برنج کے ہوا تہا
مگر تمہارے ملاقات سے شکر آمیز ہوا امیر نے بہی کلمات
موافقت کہکر رخصت کیا القصہ بعد شادی طرفین
کے دونون راجہ اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوا اور امیر بہی
شریف سے رخصت ہوکر اپنے لشکر فیروزی اثر مین پہونچے نامہ
لکہنا شاہ شجاع الملک حاکم کابل کا

معرفت ان دونون بارہ لاکہہ پر فیصلہ کر چاند سنگہ
اہلکاری جیپور سے معزول کرایا اور راے داتارام کو واسطے حصول
نشان مہاجنی کے جیپور بہیجا اور برات باقیات سینا کی اوس
جائداد پر تحریر کر کے مختار الدولہ کو واسطے برخاست کرنے تہانجات
قبہ جے پور کہ وصول زر معاملہ اسپر موقوف تہا بطرف
ہنڈون روانہ کیا اور خود بدولت مع کپتان نیل مہتاب خان وغیرہ
بوندی مین پہونچکر لشکر کو وہان چہوڑا اور خود جریدہ چند روز کو
ستیرہ جاکر لوٹ آئے چونکہ تخنتی اندراج بعد فیصلہ نسبت طرفین
جودہپور گیا تو راجہ جودہپور واسطے شادی کے ہمشیرہ راجہ جیپور
اور راجہ جے پور واسطے شادی کے دختر راجہ جودہپور سے
روانہ ہوے اور روپ نگر مین اکر ٹہہرے اور جب تقریب شادی دونون
راجون کی آراستہ ہوے راجہ مان سنگہ نے بہ نظر برادری و یگانگی امیر کو
واسطے شریک ہونے بزم شادی کے طلب کیا امیر دو ہزار سوار چیدہ

امیر یونا بابر طلب با قرار عطار صوبہ ... ن اور
اسکے آنا نامہ روجہ نصیر خان بلوچ حاکم سیستان
کا بطلب امیر اپنا ولی عہد کرنیکو اور عدم منظوری
امیر کی واسطے جانے ان دونون طرفون کے
بجہت عدم سازگاری مختار الدولہ کہ جادۂ خیرخواہی
سے منحرف ہوا تہا پہر جانا امیر کا ساتھ لشکر ہولکر کے
پہر لوٹ آنا طرف جے پور کے جب امیر جے پور جود ہپور کے
جہگڑون سے فارغ ہوکر بوندی مین اپنے لشکر سے جا ملے تو فرمان
شجاع الملک بادشاہ کابل کا بطلب امیر بر اعانت شاہی بنازع
محمود شاہ مین صادر و وارد ہوا اور اونہین دنون نامۂ نامی روجہ
نصیر خان بلوچ والی سیستان کا بہی بباعث شہرت دلیری اور
ملک گیری امیر کے آیا چونکہ اوسکی کوئی اولاد لائق وارث ہونے
کے نہ تہی عقل و دلادری امیر کی سنکر اوس نے چاہا کہ طلب فرماکر اپنی

زندگی مین ر   وروارث ملک سیستان کرے امیرنے
رکا تائیدات غیبی سے سمجھکر باتبہ اوسطرف جانیکے
پنے عمائد سے مشورت کی اور چاہا کہ مختار الدولہ محمد شاہنخانکو
سپاہ سے بطور اپنی نیابت کے یہان چھوڑکر پرگنہ ٹونک و
سرونج وغیرہ اونکے مصارف مین مقرر فرماکر ساتھہ بقیہ افواج ظفر
امواج کے مع توپخانہ اژدر روپا ورسواران نامی جیپور وجودہپور
بسمت کابلستان نہضت فرماوین مگر مختار الدولہ نے جب
اسباب مین درحقیقت برخلاف طریقہ خیرخواہی خیالات محالات
پیش کرکے اوسطرف جانیسے روکا اورتنگی اندراج اور مصر
ف نزاین کو مجوز اسکا نہ پایا لہذا عنان عزیمت اوسطرف سے
منعطف فرماکر مناسب وقت جواب سمجھکر بوندی سے بعد عبور
ٹہ لاکھیری ہاہیر دبنگاہ کو بسر گردگی محمد عمر خان رسالدار
واسطے تحصیل ضلع مالوہ کے معین فرماکر خود بدولت ہمراہ

جماعت سواران یکہ تاز کے درہ کمندرہ مین پہونچے اور
رانا ظالم سنگہ سے چند روز ملکر بہانپورہ مین داخل لشکر ہولکر کے
ہوے ملہار راؤ ہولکر نے مع نواب مختار الدولہ محمد غفور خان کے کہ
امیر کی جانب سے مدار المہام اوس سرکار کا تہا استقبال کرکے
امیر کو برابر اپنے لشکر کے اوتارا اور امیر نے زوجہ جسونت راؤ ہولکر
متوفی سے ملکر اصلاح امور اوس ریاست مین کوشش کی اور صاحبزادہ
بلند اقبال نواب محمد وزیر خان کو ٹونک سے اپنے پاس بلوایا بعد
چند کے واسطے تدبیر مہم ناگپور کے ٹونک گڈہ مین تشریف لائے تہے کہ
منشی کشنداس نامی وکیل نواب کریم خان والی سندکا مع تحف و
ہدایا باستدعا کاعانت بہرہ یاب خدمت عالیہ کا ہوا امیر نے
اوسکے آنے سے مہم ناگپور کو موقوف رکہکر اول ہمینا اپنے وکیل کا
ہمراہ اونکے وکیل کے تصور فرماکر اوسکے عقب مین روانگی اپنی اوس
طرف تجویز کی اور لالہ جمنا پرشاد کو بعہدہ وکالت سرفراز فرماکر اودہر

روانہ کی اور فقیر محمد خان رسالدار واسطے تحریر ترجمے
والی لکھنؤ کے پاس روانہ کیا غرض امیر نے مردم سپاہ
خرچ دیکر شیر گڈہ سے کوچ کر کے فوج خاص مین جو قصبہ پانچل پور
علاقہ مالوہ مین ہی داخل ہوے اور وہان سے یلغار کر کے بہسود
علاقہ سیندھیہ کو غارت کر کے مع فوج خاص بہانپورہ مین آئے
اور شامل لشکر ملہار راؤ ہولکر کے ہوے اور شیر گڈہ سے صاحبزادہ
بلند اقبال کو پہر طلب فرما کے اپنے ہمراہ شاہ پوری مین لائے
اور یہین راے داتارام وصول زر معاملہ جے پور
کر کے حضوری سے شرف یاب ہوا اور پہر
وہان سے براہ ناصرین علاقہ جے پور دار الخیر اجمیر
مین داخل ہو کر زیارت مرقد منور حضرت خواجہ
بزرگ قدس سرہ العزیز سے برکات حاصل کین
بعد الفراغ رسوم ریاست نے سرحد جے پور

اور کشنگڈہ پر دیرہ فرمایا اور چونکہ مصر شیو زاین کارپرداز جیپورنے
وقت حصول نیابت راج کے امیر سے اقرار ادائے نذرانہ علیحدہ
زر مقررہ معاملہ جیپور سے کیا تہا امیر نے اوسکی طلب مین تحریر
کی اور بجہت اوسکی تاخیر ارسال کے جب متواتر تاکید ہوئی تو مصر
مذکور دس بارہ ہزار سوار و پیادہ راجپوت ہمراہ لیکر آیا اور قریب
لشکر امیر کے اوترا اور بنا بر اپنے اندیشہ باطل کے تین چار روز
ملاقات سے پہلوتہی کی امیر نے معلوم کیا کہ یہہ گمان خوف
سے لشکر اسلام مین نہین آیا اوسکی تسلی کو جریدہ خود بدولت
بسواری شتر باد رفتار بہ بہانہ سیر و گشت اوسکے خیمہ مین رونق افروز
ہوکر اوسکی تسلی بخوبی کی چنانچہ وہ دوسرے روز مطمئن ہوکر لشکر
امیر مین آیا اور ملازمت سے مستسعد ہوا امیر نے پہر ملاقات
و حکایات سے اوسکی خوب تسلی و طمانیت فرمائی لیکن وہ فنون
فریب کا اوستاد تملق و زمانہ سازی کرکے جیپور کو لوٹ گیا

اور نذرانہ موعود ادا کیا امیر نے موضع کالک پر آکر مقام کیا
اور اوسی واسطے ادائے زر مقرر کے متواتر تحریر کیا وہ ہوش
کب خیال مین لاتا تہا امیر نے اپنے سپاہ متعینہ بوندی کو
بلوا کر عزیمت جیپور کی اور بفاصلہ پانچ کوس کے مقام کر کے
شہریون کو ہر طرح تنگ کیا جب مصرندکور تنگ ہوا امیر کے
معتمدونکو واسطے مشاورت مصالحت کے بلوایا امیر نے
بخشی بہوانی پرشاد اور لالہ گلاب رائے کو جیپور بہیجا مین بعد
رائے داتا رام کو بہیجکر لوٹنے دو لاکہہ روپیہ اوس سے
وصول کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری قدسی مین واقع ہوا
جانا مختار الدولہ محمد شاہنخان کا معہ سپاہ
جیپور سے میرتہ علاقہ جودہپور کو واسطے حصول
زر تنخواہ راجہ مان سنگہ سے اور داخل ہونا امیر کا
علاقہ بیکانیر مین اور بہیجنا رائے داتا رام کا جودہپور

الکو واسطے درستی زر معالمہ مقررہ وہان سے کر
اور استدعا سنگی باندراج مختار ریاست میواڑ کی
واسطے خارج کرنے سپاہ مختار الدولہ کے
جودہپور سے پہر بیمار ہونا مختار الدولہ کا اور آنا امیر
بہ یلغار اور فوت مختار الدولہ کا میرتہ مین من بعد
جانا امیر کا جودہپور کو اور بار نا سنگی اندراج اور آس
دیوناتہہ کو بجہت اونکے نفاق و بدخواہی کے
پہر لوٹ آنا جیپور کیطرف جب مختار الدولہ مع سپاہ
جیپور سے موضع میرتہ مین پہونچے اور واسطے وصول
زر تنخواہ کے علاقہ جودہپور مین زور دیا اور دخل فیض اللہ خان
بنگش او رمیان اکبر محمد خان کا سانبہر وغیرہ مین کرادیا تو
امیر کشور گیر نے سپاہ جرار لیکر عنان عزیمت علاقہ بیکانیر
مین منعطف فرمائی اور بعضی گڑہیونکو فتوح کر کے تحصیل نذر

قہ سے شروع ہی اور ہر چند اوس ر ت

خراب وو دو را اور ہوا نا سازوار تھی مگر یاوری طالع

سے مردم سپاہ ریت مین جہان گڑہا گہودتے آب

شگوار برآمد ہوتا اوس ملک والونے یہ دیکہکر

تعجب کیا اور کہا گنگا انکے ساتہہ دہرتی تلے چلتی ہے اور

اسی عرصہ مین جمشید خان اپنی جماعت سے علاقہ میواڑ سے

آجیپور مین شامل راجہ لچھمن سنگہہ سیکر والہ کے ہوئے لوگ شتر

دلادینے قلعہ کہندیلہ کے دروازہ مقرر کرا کس مع راجہ مذکور

شیخاواٹی کے طرف گئے غرض جب مختار الدولہ محمد شاہ خان

مع سپاہ تیرہ وغیرہ علاقہ جودہپور مین گئے اور انتے تہانے

جابجا بٹہلائے تو سنگی اندراج کار پردازوہنکا نہایت تنگ ہوا

اور تین لاکہہ روپیہ ایسے کو بشرط برخاست کرنے جملہ سپاہ کے

علاقہ جودہپور سے دینا مقرر کیے لہذا اسے واتا رام حسب الحکم

وصول زر معاملہ کو خود چہوڑ گیا دا دو سطرف سے خاطر جمع ہوکر
بارز دے حصول ملازمت امیر لوٹ کر نگپور مین آیا تہا لگنا گا
امیر نے حالت پر ملالت علالت مختار الدولہ بہادر سنکر فوج
کو اوسطرف حکم کوچ دیا اور خود چار پانچہزار سوار سے یلغار کر کر
قبل لشکر میرتہ مین پہونچے یار وفادار اور رفیق جان نثار کو
دم واپسین مین پایا سرا ہنے بیٹہکر سر نیاز آگین اوسکا
اپنی زانو ے عطوفت پر رکہکر تسلی ودلجوئی فرمائی مگر بقول
حضرت خسرو علیہ الرحمہ ✽ بچہ باز رفتہ باشد ز جہان نیاز مندے ✽
کہ بوقت جان سپردن بسرش رسی بشی ✽ چونکہ حیات مستعار
سے چند سانس بانتظار آقاے مہربان باقی رہین تہین ایک
دو باتین آہستہ کہکر قریب صبح صادق کے شمع صبح دامن
صرصر مرگ سے خاموش ہوگیا اور سب جاہ و حشم چہوڑ کر تنہا سیاح
ملک آخرت کا ہوا سبحان اللہ سچ کہا ہے کسی نے

ہر روز یکے ز در در آید کہ منم	خود را بجہانیان نماید کہ منم
چون کار جہان بر و قرار گیرد	ناگاہ اجل ز در در آید کہ منم

راے دتا رام نانو بین خبر آنے ایہ کی پر تہہ مین سنکر حاضر در دولت ہوا اور جود ہیور سے جو ہنڈوین لایا تہا نظر امیر مین پیش کین امیر نے تنخواہ سپاہ مین تقسیم کین اور پچاس ہزار پیادہ اور بارہ ہزار سوار بنظر اعتماد اور لیاقت شعاری میان اکبر محمد خان کے بعد وفات مختار الدولہ انکے سپرد فرما کر اقران و امثال مین ممتاز و سربلند کیا اور راجہ بہادر اور کرنیل مہتاب خان تعیہ سردار انکو دلجمعی فرما کر میان محمد اکبر خان کو واسطے تہانہ نشانی تعلقہ جیپور اور وصول زر تحصیل و بس ضلع کے چہوڑ کر اور بطرف سانبہر وغیرہ فیض اللہ خان بنگش کو نامزد کیا اور صاحبزادہ بلند اقبال وزیر الدولہ محمد وزیر خان بہادر کو مع متعلقو نکے ضلع مالوہ مین چہوڑ کر خود بدولت مع فوج فیروزی جودہپور کو روانہ ہوئے جب قریب پہونچے

راجہ مان سنگہہ نے استقبال کرکے باظہار کمال بشاشت ہمراہ لاکر تالاب شیخاوتو پر اوتارا اور جو بسبب قابض ہونے سنگی اندر بخشی اور آسدیو ناتہہ مرشد مان سنگہہ کے ضلع جودہپور مین اکثر نامی گرامی اوس ریاست کے ناراض تہے اور تنگ آکر مجوزاوسنکے استیصال وبیدخلی کے رہتے تہے مثل کیسری سنگہہ اور ہرسنگہہ لوہجا اور سنگہہ سلطان سنگہہ اور پرتاب سنگہہ وغیرہ کے سوانہون درپردہ امیر سے سازش کرکے کہا کہ اگر کسیطرح کام ان دونون مغرورونکا تمام کرین تو ہم بعد اتمام اسس امر کے تیس لاکہہ روپیہ آپکو دینگے امیر نے کہا جب تک زوجہ راجہ مان سنگہہ اور ولی عہد اوسکے اس امر مین اشارت نکرین فقط تمہارے کہنے سے اس امر مین مبادرت مجکو مناسب نہین لیکن چونکہ ولی عہد اور رانی دونون اونکی طرفسے سوختہ وافروختہ تہے اور بطور نظربند کے رہتے تہے امیر کے ارشاد کو امداد غیبی سمجہکر اتمام اس امر کو بتاکید امیر سے کر دونون نے کہا امیر نے

سنگی اوزناتھہ دونون مثل سابق کے رسم اتحاد پر
سیین وصول نہ کراوین تو انسے طریقہ جفا برتنا بیجا ہے
ان دونون کی چونکہ اجل قریب آگئی تھی لہذا امیر کی
ہر لحظہ کو ورغلانے لگے ورسیین زرین لیست ولعل
اولٹا چند لوگونسے وعدہ مال وجاگیر مقرر کرکے بطور دغا
اسلام مین بدخواہی امیر کو روانہ کیا وہ تالاب مین ہوکر خیمہ
امیر کہ قریب آب تھا پہونچے حافظ حقیقی نے پہرہ والون کو
آگہ کردیا دوڑ کر انکو گرفتار کر لائے امیر نے یہہ معاملہ دیکھکر
الحمد للہ شروع اونکی طرف سے ہوا پہر محمد سعید خان اور
قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آفریدی کو خلوت مین بلاکر
کہ سنگی اوزناتھہ سے وصول زر نا ممکن ہے اور باقی سردار جو بموجب
انکا کام تمام کیے کچھہ دنیا نہین کہتے اسلام کی تدبیر
بیجا دیا اون سب نے عرض کی، فرمان بردار ہین اگر حکم ہو تو

ابہی حرف وجود اونکا لوح عالم سے مٹا دین امیر اپنے تئین اونکو
مستعد پاکر دوراندیشی سے یہہ تدبیر سوچی کہ انوپ رام نجومی کو دل
راجہ مان سنگہ سے تنہا بلاکر کہا کہ جب تک مین تنہا سنگی سے نملون
کوئی برآمد کار کیصورت نہین اور اندیشہ خطر فرقین بے باہم ملے
ہوے رفع نہین ہوتا اور سپاہی مجکو تنہا نہ جانے دینگے کہ تنہا قلعہ مین
سنگی سے ملنے جاؤن اور سنگی بہی بباعث گمان فاسد کے تنہا یہان
نہ آویگا سو یہہ تدبیر عمدہ ہے کہ تو آج رات کو رتہہ پردہ ڈالکر لااور
ظاہر کرنا کہ والدہ غلامی خان وکیل کی امیر کے پاس آتی ہی پہر
خفیہ او مین بیہکر تمہارے ساتہہ سنگی کے پاس چلونگا اور رفع
اشتباہ اوسکا کر آونگا وکیل مذکور نے اس امر کو درست
سمجہکر موافق اپنی مراد کے پایا اور سنگی کو جاکر یہہ مژدہ سنایا
سنگی نے فور عظیم امیر کا تنہا آجانا جانکر رتہہ روانہ کیا اور اپنے
خیال خام مین جانا کہ امیر پر تنہائی مین قابو پاکر اونکا جہگڑہ

تمام گروہ نگاہ اور بازی چرخ پر فن سے بیخبر تہا کہ خود قضا

سر ہوا پہونچے سے غرض جب نوپ رام بخوبی رتہہ لایا تو رائے

واتا رام اخلاص انضمام نے اگر عرض کی کہ رتہہ کسواسطے طلب فرمایا ہے

امیر نے کہا فقط واسطے فریب اوس بدخواہ کے کہ باظہار دوستی

و بیفکر کرکے دام اجل کا شکار کرون اور مجکو ہرگز تنہا جانیگا

ل دشمنون نہین رائے نے بہت برائے پسند کی اسی عرصہ

چند جوان مسلح شیر دشمن گداز کہ حسب اشارت امیر مقصود سے

مطلع ہوکر پس پردہ منتظر تہے باہر آکر امیر سے کہنے لگے

یہہ جو آپنے بلباس زنانہ ہمارے پنجہ سے نکلنا چاہا ہے ایسے فریب سے

ہم بیخبر ہین اور اپنا دہر نہ دینا اور امیر کو تنگ کرنا اوس کے بل

روبرو ظاہر کیا امیر نے اون جوانون کی تہہ تقریر و کسل کے

سنکر اوس کے کان مین کہا کہ اب راز میرا فاش ہوگیا مین

ان ظالمونکے ہاتھ سے چہوٹ کر تنہا وہان نہین جا سکتا

میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ تم میرے چند معتبر رسالدار ہوکو
اپنے ہمراہ سنگی اور ناتہہ جی کے پاس لیجاؤ اور بعد درستی عہد و
پیمان سبیل وصول زر کرادو بامین متصدیان فوج کو اوس اقرار پر
یہان چھوڑکر مع فوج کوچ کر جاؤن وکیل نے یہہ امر غنیمت جانا
اور رولین کہا انکو لیجا کر بخشی اندراج اور ناتہہ سے ملا کر جھوٹا سچا
وعدہ کرادونگا اور بعد کوچ فوج کے جب بلا سر سے ٹلے گی
تو متصدیان مذکور کو لیت و لعل مین رکھکر مآل کار دیکھا جاویگا لہذا
وکیل مذکور صبح کو بعد اظہار اس راز کے بخشی اور ناتہہ سے لشکر امیر
مین واسطے لیجانے رسالداران مذکور کے آیا اور عرض کی کہ
انکو میرے ساتھہ درستی مقدمہ کو روانہ کرین امیر نے
محمد سعید خان اور قطب الدین خان وغیرہ دو تین رسالدارون کو
کہ سابق سے اس کام پر آمادہ کر رکھا تھا اوسکے ہمراہ کیا وہ
ہمراہ قلعہ پر اندراج اور ناتہہ کے پاس لیگیا غرض جب محمد سعید خان

وغیرہ ہمراہ وکیل قلعہ جودہپور مین پہونچے تو سنگی اور ناتہرے
نکلو اول سوال جواب وصول زرین پیش کیے اور باتین تلخ آمیز
کرتے ہوے بعضے اون کے قریب پہونچے اور ایکبارگی اون کا کام
تمام کرکے اوس مکان کے بالاخانہ پر کہ محل استوار و محفوظ تہا
پناہ گزین ہوے ملازمان راج نے شور و غوغا اور آوازہ دار و گیر بلند
کیا اور اوپر کچہہ بندوقین ماریں لیکن مکان کے محفوظ ہونے سے
اونکو کچہہ آسیب نہ پہونچا اور ہر امیر آمادہ تہے دست بردلا ور ان
دشمن شکار لشکر چند ہزار سوار نیزہ گذار سے شہر مین داخل ہوے اور
قلعہ جاکر کہلا بہیجا کہ اگر میرے کسی شخص کو کچہہ رنج پہونچا
تو اول شہر غارت و قتل سے خراب کرکے قلعہ پر یورش کرتا
ہوں اوسوقت وہ چند نامی سردار جو در پردہ باعث اس فتنہ
ہوے تہے قلعہ مین جاکر راجہ سے کہنے لگے کہ ہم طرح
فرمان برداری اور اطاعت صلح و جنگ مین حاضر ہین مگر اس

وقت کہ لشکر افغانون کا مسلح شہر مین آگیا ہے عجب نہین
کہ صورت نزاع مین نہب وتاراج سے شہر کو خاک سیاہ کر
قصد قلعہ کشائی کا کرین راجہ چونکہ دانا تہا سمجہا کہ اگر مین اسوقت
اڑتا ہون تو جنہون نے کتہ بلا برپا کی ہے وہ جہیر کیب صرفہ کرینگے
بظاہر اغماض نظر فرماکر بولا اسوقت میرے ہوش وحواس برجا
نہین تم جو مناسب جانو کرو جب اون سردارون نے حسب مراد حاکم
سے اجازت پائی دلاوران اسکے قریب جاکر تسلی کی اور ہر
ایک شخص نے ہاتہہ ایک ایک سردار جودہپور کا پکڑ کر امیر کے پاس
آئے اور لوٹ کر داخل لشکر ہوے راجہ مان سنگہ نے اوسیوقت سے
حالت دیوانگی اپنی ظاہر کی اور خورد خواب اور کلام وغیرہ جملہ عادات
مین تغیر ظاہر کیا وہی سردار مختار کار رہے اور دس لاکہہ روپیہ
نتیجہ میں لاکہہ روپیہ موعود کے اوسوقت دیکر امیر سے متدعی کوچ
کے ہوے بابت بقیے کیواسطے وعدہ نخچتہ کیا امیر نے مصلحت وقت

پچ کیا اور تحصیل زر کرتے ہوئے براہ بیسل پور و میر تہہ و
ں کشن گڈہ مین آئے اور اوس علاقہ سے وصول زر کر
زی جیپور مین آئے وہان سے میان منو خان کو عمل
دنج کرکے اوسطرف رخصت کیا اور فرزند گرامی محمد وزیر الدولہ
ہ درکو مع متعلقون کے مالوہ سے بلاکر براہ کوٹہ شیرگڈہ کو روانہ
یا اور لالہ گلاب رائے ولد رائے داتا رام کو وطن کی رخصت دی اور
لہ بساون لعل مؤلف امیرنامہ فارسی جو دو سال سے شہر
جیپور مین داتا رام کی طرف سے بطور وکالت مقیم تہا لشکر مین
الرشرفیاب ملازمت ہوا اور نایب میر منشی مقرر ہوا یہ واقعہ
سنہ ایکہزار دو سو تیس ہجری مین واقع ہوا بیان دہرنہ
دینا افغانون کا اور بحیلہ نکلنا امیر کا دہرنہ سے اور
جانا شیخاوائی مین واسطے تدارک شیام سنگہ اور
ابہی سنگہ شیخاوتون کے جو لڑکر جمشید خان پر

غالب آئے تھے اور فرار ہونا اونکا مقابلہ
امیر سے اور لینا تین لاکھہ روپیہ کا اونسے
بطور مصالحہ پہر لوٹ کر محاصرہ کرنا جیپور کا ایک ماہ
تک آخر بہ خوشامد دختر مان سنگہ محاصرہ موقوف
کر کے عزیمت کرنا طرف جودہپور کے جب امیر بعد
قتل اخراج اور تاخت کے جودہپور سے علاقہ جیپور مین آئے
اکثر افغانون نے اتفاق کر کے دہرنہ دیا اور نہایت تنگ
کیا لاچار امیر کو مقابلہ شیخاوتون مین کہ نواب جمشید خان
پر موضع شیخاواٹی مین بمیدان جنگ غالب آئے تہے امداد
سے درنگ و تاخیر ہوئی لہذا یہہ تدبیر سوچے کہ رحمان
چیلہ فیض اللہ خان بنگش کو خفیہ بلا کر کہا کہ تو کل چراگاہ مین
حفاظت نرگاو دمین جب جانا تو تو مین سر کرنا اور ہرکارہ
جلد میرے پاس دوڑا کر برملا کہلوانا کہ سواران رام گڈہ

وان توپخانہ کو ... حسب الایما جبلہ مذکور دوسرے
دن یہ تدبیر عمل مین لایا لشکری فتنہ پرواز آواز توپون کا
سنکر متردد ہوئے کہ ناگاہ ہرکارہ چوکی نے آکر یہ خبر
خاصر کی امیر یہ سنکر بحالت غضب اٹھے اور اسپ بادپا پر
سوار ہوکر اونکے تدارک کو ہمراہ سواران پاگاہ گئے کہ سابق
حسب الحکم تیار کھڑے ہوئے منتظر برآمد امیر کے
تھے روانہ ہوئے اور قریب دیہہ بہادر سنگہ جاندا وت کے
جا ڈیرہ کیا اور نقیبہ سپاہ کو طلب فرماکر دو کوس کی فاصلہ
پر اوتارا دوسرے دن کوچ کرکے اکثر سواران راجپوت کو
مصدر خلش رسد وغیرہ مین ہوئے تھے گوشمال دیگر گھوڑے
اونکے قرق کیے اور بعضونکو طعمہ تیغ بیدریغ فرماکر دو تین
دن مین موضع باجنادا اسپر پہونچے نواب جمشید خان
مقابلہ شیخاوٹو نمین مغلوب ہوئے اوس مقام مین خبر پاکر

شرفیاب ملازمت سے ہوا میرنے چارمی ذات

رہے سے کوچ کیا اور برسم یلغار تیس کوس راہ طے

کرکے متصل کہٹو موضع کوز ہی مین اوترے اور شیخاونا

مذکور وہان سے چار کوس پہ مع چند پٹہالن جیپور پڑے ہوے

تہے شیخاوتون نے آمد شیر بیشہ شجاعت سنکر باوجودیکہ کا

دولت مین اوسوقت پانسو سوار سے زیادہ نہ تہے نہایت

خوف وہراس سے مقابلہ فوج جمشید خان سے یکسو ہو

گہاٹہ مواسہ مین کہ مقام محفوظ تہا پناہ لی امیر نے یہ حال سنکر

صبح بعد ادائے نماز نیاز سوارون کو ہمراہ لیکر اوس گہاٹہ

کو جا گہیرا اور قافیہ حریفون کا تنگ کیا کہ نصف فوج آمادہ محاصرہ

رہتی اور نصفی انصرام ضروریات مین مصروف رہتی لہذا دشمنونکو

پریشانی کمال ہوئی اور نہایت تنگ آکر معرفت نواب جمشید خان

کے تقریر ادائے زر معاملہ شروع کی اور اول گیارہ لاکہہ روپیہ کا

ارکرکے آخرکار عذر تہیدستی پیش [illegible] یا اور تین لاکھ روپیہ دینا
رکرکے اپنے تین معتبر آدمی بطریق یرغمال امیر کے سپرد کیے
اور نواب جمشید خانکو سفارشی کرکے امان خواہ ہو لہذا امیر
امرہ سے دست بردار ہوکر لشکر مین آگئے اور بخیال [illegible]
للون کے شبکو خفیہ لشکر سے برآمد ہوکر مع جواہر سنگہ و جمعدار [illegible]
کے کہ سابق سے حسب الارشاد کچھہ سپاہ لیکر جدا منتظر ٹھہرے
ہوے تھے کنپراجہ بھادر مین مقام احدیت گنگہ [illegible]
اور وہان سے کچھہ زر معاملہ لیکر بہ تسلی و دلاسا سپاہ مشغول
ہو سکو باہم شامل کیا اور تمام لشکر سے آگر مقام سیرہ مین
اوترے وہان معلوم ہوا کہ ہنونت سنگہ چیلہ راجہ جگت سنگہ کا
فراہم کرکے ضلع ہنڈون مین کرنیل مہتاب خان سے معرکہ آرا
نیل نے بہیر وغیرہ کو بطرف ہنڈون روانہ کرکے مع
لی۔ شہ خان چیلہ سرکاری اور ہان سنگہ جمعدار سے معہ

داروران کارآگاہ مقابلہ کیا اول ہنونت سنگہ نے انکا کوچ کرنا
سنجیاں خوف وہراس جانکر حملہ کیا مگر چونکہ مردمان کپتان کمپنی
رزم دیدہ آمادہ تہے اول اوسکو پیش قدمی سے بضرب
توپ وتفنگ روکا پہر کرنیل مع چند سرداروں کے اوسپر حملہ آور
ہوے بعد زد وخورد اونکو کشتہ وخستہ کرکے میدان رزمگاہ
سے ہٹایا اور ہنونت سنگہ جسکے زخمی ہوا اور چند میل تعاقب
فراریان کرکے نقارہ ظفر کو بلند آوازہ کیا اور اسباب بیشمار مع
اکثر بنادیق وتین ضرب توپ کے اولیا ہر دولت نے غنیمت حاصل
کی اور ظفرنامہ تحریر کرکے خدمت امیر مین روانہ کیا امیر نے
مژدہ فتح سنکر واسطے سرکرنے اتواپ کے حکم فرمایا اون
دنوں راج چتر بہوج دیوان معزول جیپور کا ہمرکاب دولت
مآب امیر کے تہا بامید اسکے کہ مانجی داس پروت مختارکار
حال جے پور کو خارج کراکے پہر مجکو اوسکی جگہہ مختارکار کرادین

اور اکثر سرداران جے پور شل راو لچھمن سنگہ اور کشن سنگہ
اور راول بیری سل اور بہادر سنگہ وغیرہ مختار کاری برہت
مذکور سے ناراض و دل برداشتہ ہوکر تقرری راو چیتر بہوت
کی بجاے اوسکے چاہتے تہے لہذا ان سرداروں نے متفق
اللفظ والمعنے ہوکر امیر سے استدعاے امداد اس باب مین
کی لاچار امیر نے مع تمام افواج اپنی کے جیپور پر زور دینا چاہا
اور باتفاق افواج ظفر امواج کے کوچ کرکے جیپور سے تین کوس
پر موضع جہلانہ اور جگت پورہ پر مقام کیا پروہت مذکور نے
بہی واسطے مقابلہ کے سپاہ جیپور سے نکالکر برابر لشکر امیر کے
ڈالی اور بندوبست دروازون کا بخوبی کیا بعد دو چار دن کے دست
ہمت اپنا مقاتلہ سے کوتاہ دیکہکر وقت شب سپاہ کو اندر
شہر کے بلوایا اور استحکام قلعجات و فصیل مین مصروف ہوا
اور سرداران جیپور کو اطراف سے طلب کیا اور فوج ناگہہ وغیرہ کو

اجی کے باغ کی طرف ڈالکر مضبوطی بخوبی کی دوسرے دن امیر
نے کنپ راجہ بہادر اور سواران خاص کو ہمراہ لیکر مع اتواپ باغ
ہٹ پر یورش کی اور بحملہ رستمانہ اوس باغ کو باغیون سے خالی
کیا و اپنا مورچہ مقرر فرمایا اور چاند سنگہ ٹہاکر مع جماعت اپنی زیر
ہوکر زیر فصیل ناپاہ گزین ہوا دوسرے طرف سے کرنیل مہتاب خان
نے حملہ کرکے ناگونکو ٹہاکر باغ نسیان وغیرہ پر قابو کرکے وہان
اپنا مورچہ مقرر کیا چونکہ سپاہ امیر زیر فصیل پہونچی تہی اور گولہ اور
چہرہ توپ سنے پور سے بسبب قرب اکثر لوگ ضایع ہوتے تہے
لہذا کرنیل موصوف نے امیر سے استعانت چاہی امیر زود تر امداد
کو پہونچے اور گندہی والون سے بآواز بلند کہا کہ اگر اب تم ہماری
سپاہ پر توپین ماروگے تو ہم سب دل یورش کرکے تمہارا کام
تمام کرینگے وہ خوف زدہ ہوکر بارش گلوہا اتواپ سے باز رہے
پہر امیر نے کرنیل کی دلجمعی فرماکر اپنے مورچہ کی طرف عنان

پھیری اور بخوبی محاصرہ جیپور فرما کر اہالیان شہر کو نہایت تنگ کیا
مگر چونکہ مورچہ جمشید خان اور اخوندزادہ محمد یار خان کا بخوبی درست
و مستحکم نہوا تھا فوج جیپور شہر سے نکلکر اونپر حملہ آور ہوے
اور قدم دلاوران امیر کا اوسطرف سے باعث سنے قابو ہونیکے
متزلزل ہوا امیر نے یہ حال دیکھکر بعد دعا بجناب باری عز اسمہٗ
اوسطرف توجہ فرمائی اور بدخواہ کو کہ قدم جرأت بڑہائے ہوے
تھے پسپا کر کے رایت فتح بلند فرما کر اپنا مورچہ وہان قایم
کیا میان اکبر خان کہ بطرف ملارنہ مصروف تحصیل تھے حسب الارشاد
مع اپنے کمپ کے حاضر ہوکر شامل محاصرہ ہوے جب چوبیس دن
محاصرہ کو گذرے تو پروہت مختار کار جیپور نے سردارونکو جمع کر کے
واسطے غارت رسد وغیرہ لشکر امیر کے حکم دیا اور صف جنگ سے
پہلو تہی کر کے خلل انداز طمانیت ہوا امیر نے اوسکی حرکت مذبوحانہ
سے غضبناک ہوکر تمام فوج مین حکم دیا کہ سب یکبارگی متواتر شہر

پر گولے مارین اور مفسدونکو کہ سدراہ مین خاک مذلت پر گرادن
غرض جب امیر نے متواتر بارش گولونکی جیپور پر ہر طرف سے
کی اور سوامحل پر گولے پڑے تو رعایا نہایت پریشان ہوئی اور
راجہ جگت سنگہ نے چاہا کہ آمیر مین جا کر پناہ گزین ہو لہذا اول
دیوان کو پیغام مصالحت دیکر امیر کے پاس بہیجا امیر نے جواب
دیا کہ بے تدبیر رسپاہ میری فہمایش پر عمل نکرے گی اگر صورت
وصول زر معاملہ کر دیجا وے تو مجکو تمسے کسیطرح عداوت نہین مگر
چونکہ خزانہ خالی اور ملک خراب تہا دفع بلا مین حیران و عاجز ہوئے
اور آمیر جانا چاہا مگر رانی جگت سنگہ دختر راجہ جودہپور کی نہایت
باشعور و متحمل تہی شوہر کو بعد تسلی جانیسے مانع ہوئی اور امیر کو
برادنیاز مندی یہ پیغام دیا کہ میرا باپ مانسنگہ تمہارا بہائی وفا
دار ہے تم میرے عم مہربان ہو کر میرے ہوتے ہوئے خرابی جیپور
کی مت گوارا کرو اور شرم و آبرو میری تمہارے ہاتہہ ہے اسمین

عورت سے اس سے متاثر ہوے اور براہ رافت دلی اور عطوفت مردانگی رداو سکے سوال کا بلند حوصلگی سے بعید جانکر مورچہ ہر طرف سے برخاست کیے لشکرگاہ مین اگئے اور اسی مدت مین چند خطوط بائیصاحبہ زوجہ جسونت راو ہولکر متوفی کے بہی بسفارش و اشت محاصرہ بہجے پور اور ابقاے اوس ریاست مین ائے امیر نے اوس تحریر کا بہی لحاظ فرما کر وہانسے کوچ کیا اور براہ سانگانیر قریب مادہوراجپورہ کے خیام دولت برپا کیے اور بسبب انے موسم برسات وہین توقف مناسب جانا اور سپاہ کو کہ تنگی خرچ پریشان تہی بیس ہزار روپیہ محمود خان عامل ٹونک سے اور چالیس ہزار فیض اللہ خان بنگش عامل سانبہر وغیرہ سے طلب فرما کر تقسیم کیے یہ واقعہ سنہ ایکہزار دو سو اکتیس ہجری مین واقع ہوا روانگی امیر کی جودہپور کو اور مقرر کرنا افواج ظفر موج کا واسطے تحصیل محالات علاقہ جیپور کے

اور جودہپور سے درستی زر معاملہ کر لوٹنا جیپور
کی طرف اور ذکر محاصرہ مادہوراجپورہ کا اور جمع ہونا
تمام افواج امیر کا طرف سے اوسپر نو ماہ تک پہ،
آجانا افواج انگریزی کا ہمراہ جرنل لونی اختر اور
جرنل ڈنکین کے علاقہ سے جے پور مین اور واقع
ہونا مصالحت امیر کا انگریزون سے جب بعد
مارے جانے سنگی اندراج اور آسدیونا تہہ کے جودہپور مین راجہ
وہان کا بحالت دیوانگی امور ریاست سے عاطل و غافل ہوا
تو اوسکا فرزند بجاے پدر صدر نشین ہوا اور اوسنے اندراج
بخشی کے بہائی کلاج کو قتل کیا اور باقی سردار وہان جو بعد
قتل سنگی او زناتہہ کے تہے مختار کاروبار ریاست کے ہ
تو ادا ے زر مقررہ مین حیلہ و حوالہ کرنے لگے اور فیجراج ہ
سنگی مقتول کو بعد اطمینان بلوا کر دیوان کیا اس خفیہ غرض سے

حسب خاطر جرمانہ وصول کرین امیر صاحب

پھیرے نے یہ معاملہ دیکھکر کرنیل مہتابخان کو بخطاب نواب

روشن الدولہ سرفراز فرما کر مع اونکے کنپ کے بطرف ہنڈون

اسطے بند وبست وتحصیل اوسطرف کے روانہ کیا اور راجہ بہادر

بطرف لعل سونٹہہ غیرہ کے اور نصیر الدولہ نواب جمشید خان

واسطے انتظام جاکسو شیوداس پورہ وغیرہ کے نامزد کر کے

خو مع فوج خاص اور کنپ میان اکبر محمد خانی بطرف جودہپور

عنان تاب ہوا اور راہ مین معاملہ لیتے ہوے کشن گڈہ پہونچے

پہر وہان سے براہ ماروٹ وڈیڈوانہ داخل پرگنہ جودہپور ہوے

چونکہ راہ مین ایک مقام متعلقہ جاگیر بابو سیند ہیہ سے سپاہ امیر

نے کچہہ زر وصول کیا تہا بعوض اوسکے سیند ہیہ مذکور نے ناگور

مین تہا اوسنے اپنے جماعت بہیجکر دیہات جاگیر اخوند زادہ

سے کہ ضلع ناگور مین تہے روپیہ تحصیلا مگر چونکہ دختر نیک اختر

سینہ بیہ موصوف کی سابق سے منسوب سلتھہ میں جو
بلند حوصلہ وزیر الدولہ بہادر کے تہی امیر نے نزاع و فساد فیما بین
سے طرح دیگر کو چاون و مالوہ وغیرہ متوجہ ہوتے ہوئے اور زر معاملہ
وصول کرتے راسیین علاقہ روپ سنگہ سردار جو دہپور میں پہونچکر
بعد محاصرہ زر واجبی وصول کرکے راے وآتا رام کو پاس جتیر
سنگہ فرزند راجہ مانسنگہ کے کہ مختار المہام وہانکا تہا واسطے
گفتگو زر بقیہ سابقہ کے روانہ کرکے اور موضع سریالی علاقہ
جودہپور کو کہ سابق وہانکے زمیندار نے آخوندزادہ سے
کج ادائی کرکے مصدر فساد ہوا تہا محاصرہ فرماکر اوسپر یورش
کی اور جلد تر فتح کرکے مال فراوان غنیمت کا حاصل کیا غنیمہ
اوسکے بابو سیندہیہ بہی مع فوج اگر برابر لشکر امیر کے اوترا
زبانی وکیل کے کہلا بہیجا کہ تم مع اپنی تمام سپاہ کے علاقہ جودہپور
سے خارج ہو جاؤ امیر نے بنظر رابطہ جتنی زمانہ سا...

راضی رہ اور کوچ کرے مقام نادول علاقہ
جودہ پور تک پہونچے تہے کہ عرضی رائے داتارام
جودہ پور سے بابتہ درستی معاملہ زرتقیہ سابقہ کے
وصول اوس کا مشروط ساتہہ نکل جانے تمام سپاہ
کے ملک میواڑ سے تہا پہونچے امیر نے صلاح
دولت جانکر کوچ کیا اور کوچ متواتر کرکے موضع تہی
مین پہونچے اور وہین رائے داتارام بہی درستی معاملہ
کرکے خدمت سے سعادت یاب ہوا اور کہا ڈیرہ لاکہہ
روپئیہ بشرط نکل جانے اس ضلع سے ٹہیرے ہین
صلاح وقت باہر ہوجانا ہے امیر نے قبول فرماکر رائے
موصوف کو مع اخوندزادہ محمد ایاز خان اور عمر خان کے
واسطے وصول زر پاس نائب جودہ پور کے
روانہ کیا اور خود مع فوج علاقہ کشن گڈہ مین آئے

اور بیس ہزار روپیہ کشن گڈہ سے معاملہ لیا وہان سرداران
قوم آفریدی نے واسطے تنخواہ کے آمادہ فساد ہو کر یہ
مسافت ایک میل لشکر سے اوترے چونکہ بسبب ہمرکاب ہونے
راجہ رنجیت سنگھ کے ... پاتے تھے لہذا براہ فریب امیر کو اپنے یہان
بلواکر سخت نظر بند کیا اور استقدر تنگ کیا کہ خدمتگار بہی امیر
کے پاس نہ جا سکتا غرض امیر نے میان محمد اکبر خان کو مال
ضامن پانچ لاکھ روپیہ کا دیکر دہرنہ سے نجات پائی اور
چونکہ بہارت سنگہ ٹہاکر لدہانہ نے متعلقان اخوندزادہ محمد
ایاز خان کو قلعہ تو ڈری سے جو پاس ٹہاکر تو ڈری کے بآرام
تہے گرفتار کرکے قلعہ مادہوراج پورہ مین لیجاکر مقید رکہا
تہا امیر نے اوسکی بہیہ میا کی سنگے براہ بہاکی مع فوج واسطے
رہائی کے طرف مادہوراج پورہ کے عزیمت فرمائی اور قریب
قلعہ مقام فرماکر خلاصی متعلقان اخوندزاہ مین گفتگو کی چونکہ

ہمت سنگھ مجبور بادہ نخوت تہا اور قریب چند روز
بیت و لعل میں گذرے اور سامان قلعہ داری غلہ وغیرہ
بہم کرکے انکار صاف کیا امیر نے بحکم آخر الحیل الکی العلاج
ہو را افواج متفرقہ کو اضلاع جیپور سے فراہم کرکے اوس قلعہ
محاصرہ کیا اور ہمت خان کو ٹراپہ سے طلب کیا اور طریق
آمد و شد رسد وغیرہ مسدود کرکے آتش جدال و قتال
افروختہ کی جب چند روز محاصرہ پر گذرے اور قلعہ مفتوح
نہوا تو امیر نے امرا سپاہ کو بلا کر فرمایا کہ ایک طرف سے
دیوار قلعہ بضرب گلولہای توپ گرا کر یورش کرین اور
قبل یورش دو مورچہ پر صدای گیرو دار اور شور و غل بر
پا کرکے اہل قلعہ کو اپنی جانب مشغول کرلین جب سب سردار
اس تدبیر پر کاربند ہوے اور ہنوز دیوار موافق یورش کے
منہدم نہوی تہی کہ ناگاہ فرقہ ولایتون نے کہ زبان ہندی

خوب نہ جانتے تھے غلط فہمی سے مورچون سے نکل
قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور دوسرے مورچے والے بھی تخویف
محصوران وامداد ولائتیان کو باہر نکلکر آمادہ یورش ہوئے
قلعہ والون نے اسباب مدافعت پیش کیے اور چونکہ راہ یورش
صاف نہ ہوئے تھی اور اوپر سے مار توپ و بندوق کی مثل
تگرگ آسمانی پڑتی تھی بہت ولایتی کشتہ و خستہ ہوئے
اور دلاوران سپاہ نامراد لوٹ آئے ہرچند امیر دلاور اوس
وقت اصلاح کار کو تنہا ہر مورچہ پہونچے مگر چونکہ کام تھہ
سے نکل گیا تہا اس عرق ریزی اور جانفشانی سے
کچھہ فائدہ نہوا اور اس مدت محاصرہ مین جو فوج ہر ضلع سے
حسب الطلب آئی تہی تحصیل اضلاع سے موقوف ہوئی
ایصال زر معاملہ جودہپور مین توقف واقع ہوا لہذا طرح
طرحکی تکالیف مردمان فوج کو عارض ہوئی آخر رای دانا

محمد عمر خان اور آخوندزادہ محمد یار خان نے ٹنو چیتر سنگھ
راجہ ہمان سنگھ سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول کر کے جودہ
پر سردار جیلندر امیر کے پاس حاضر ہوئے اور حال ترک راج
ہامان سنگھ اور صدر نشینی چیتر سنگھ کی مع باقی احوال
وہان کے بیان کیا امیر نے سپاہ کو زر تقسیم کر کے یورش
تیاری کی اور مقرر کیا کہ جب توپون سے دیوار قلعہ منہدم
ہو جاوے اور بان بطرف قلعہ چھوڑا جاوے تو اوس وقت
تمام سپاہ ہر طرف سے قلعہ پر یورش کرے چنانچہ اس
قرارداد پر تمام دلاوران جان باز آمادہ تھے کہ بقضائے
الٰہی جب بان کو آگ دیکر طرف قلعہ کے سر کیا تو ہوا کے
زور سے الٹ کر لشکر کی ایک جانب گر پڑا اور باد مخالف
مخالفت ظاہر کی جدہر سے لوگون نے بان دیکھا
قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور جانا کہ ہر طرف سے ا ...

دلاوران جانباز کا حملہ آور ہونے لگے اور اہل قلعہ گو کہ تیر تکلف
تیغ آبدار کرین گے مناسب بہادری یہہ ہے کہ ہم سب سے
پہلے پہونچین اور اسی راہ سے زیر دیوار قلعہ جا پہونچے
لیکن اور مورچے والون نے کہ بان چہوٹ ستے نہ دیکھا
ویسے ہی آمادہ یورش مورچون مین کہڑے رہے اور اہل یورش
سے مطلع نہوے اہل قلعہ نے کہ ہر جانب متفرق تہے جب
دیکہا کہ ایک طرف سے اہل اسلام حملہ آور ہو کر قلعہ سے قریب
ہوے اور اودہر طرف سے کوئی یورش نہین کرتا باطمینان تمام
اسی جانب جمع ہو کر دفع مین ساعی ہوے اور اسقدر
دونون جانب سے کوشش وقوع مین آئی کہ کشتون سے
پشتے اور خون سے زمین لالہ زار ہوئی مگر عدم مساعدت
تقدیر سے حملہ پیش نگیا اہل یورش خستہ و مجروح لوٹ آئے
ہکو نہ مردان بمردی قصور نہ وسے یاری بخت باید ضرور

امیر نے معائنہ اس حال سے پوشش سے دست کش ہو کر
انسداد رسد و غلہ میں کوشش بلیغ فرمائی اور نو ماہ تک سخت
محاصرہ کیا اور یہہ معاملہ سنہ یکہزار دو سو تیس ہجری میں واقع ہوا

باب چہارم بیان مصالحت امیر میں ساتھہ حکام دولت انگلشیہ کے

جب محاصرہ مادہو راجپورہ کو
نو ماہ ہوئے اور انسداد رسد وغیرہ سے کار محصور و نیز تنگ
ہو کر قریب تہا کہ قلعہ مفتوح ہو مگر ناگاہ انہیں ایام میں افسران
افواج قاہرہ انگلشیہ نے ہر جانب سے باسپاہ گران و سامان
بے پایان امیر کی جانب نہضت کی اور زبخن لعل و تیل
امیر سے منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے دہلی میں
اقرار دینے ملک کا مع گونہ گونہ فوائد استحکام دوستی جانبین
استوار کر کے درستی اس مقدمہ کی موقوف ملاقات مصالحت
پر رکہی اور ایک عہدنامہ مفید اپنا خالی نفع امیر سے لکہکر پاس

امیر کے واسطے مہر ثبت کر نیکے بہیجا چنانچہ اکبر آباد کی طرف
سے جرنل ڈنکین صاحب بہادر نے بافوج سنگین بہ
بہانہ تدارک پنڈاریہائے کشور آشوب کوچ کر کے براہ ہنڈون
وخوشحالگڈہ بادہوراج پورہ سے بفاصلہ پندرہ کوس کے
آپہونچے اور امیر کے جانے سے براہ کوٹہ سد راہ ہوئے
تارا نااور لشکر ہولکر سے ملنے نہ پاویں اور جانب شاہجہان
آباد سے جرنل اوختر لونی صاحب بہادر نے بافوج جرار
اور توپخانہ آتش بار قریب آگرہ واسطے اثبات مہر کے عہدنامہ
مذکور پر زور دیا اور فیض اللہ خان بنگش کہ قدیمی رسالہ
دار امیر کا تہا راہ بے وفائی سے مع رسالہ لشکر امیر سے
نکلکر داخل لشکر انگریزی ہوا امیر نے جب دیکھا کہ وقت
نازک ہے ادہر محاصرہ قلعہ درپیش اودہر ہر طرف سے افواج
فرنگ میرے درپئے رفیقان قدیم سالک راہ بیوفائی عہد وپیمان

نپی فوج جلکے خود مجھے سپرد افسران فرنگ کیا جاتا ہے
یکمی سے اسوقت مین با میدر فاقت و نندی ہے
ہولکر مین بسبب وقوع فسادات بے شمار کے جا بے
نیاہ مع مہاجرنل بالکم صاحب بہادر نے اوسطرف
اکثر عمائد ہولکر کو مثل نواب عبدالغفور خان وغیرہ کے
کرلیا ہے اور لاٹ مراسکن صاحب بہادر
باخلاصہ لشکر قلب شکن دولت راو سیندہیہ پر قریب پہونچے
اور جرنل آدم صاحب نے مع جرنل ہارسل صاحب با فوج نادیدہ
بطرف ہوشنگ آباد رکہوجی بہوسلہ پر جانب ناگپور جڑہائی
رجرنل اللفینن صاحب نے پونان مین باجی راو پیشوا سے
ائی شروع کی تہی سو ایسے وقت مین کہ نہ پاے
نہ روے ماندن امیر صاحب بالتدبیر نے مصالحت
بری اور ظاہر و باطن موافقت اوسنسے صلاح دولت

جاکر طریقہ اتحاد کو مرعی رکہا اور با وجودیکہ ننوپالانرنجن
وکیل دہلی راہ مین تہا اور عمائد باجی راو پیشوا اور وکیل زوجہ
ہولکر بایستدعاے اعانت و امداد اسیر کے پاس حاضر ہوے
تہے اور تمام پنڈارے دم مفارقت اسیر کا بہرتے تہے
مگر اسنے براہ دوربینی ان سب کے قول وفعل کو غیر
معتبر سمجہکر اول بہارتہہ سنگہ ٹہاکر داہوراج پورہ سے
صلح کرکے متعلقان اخوندزادہ محمد ایاز خان رہا کرایا اور
ترک محاصرہ کرکے مورچے اوٹہاے اور دس پندرہ
کوس بطرف جیپور موضع نیماہیڑہ پر مقام کیا اور رراے
دتا رام کو کہ جے پور مین واسطے درستی مقدمات کے
تہا لکہا کہ جلد تر پاس جرنل لونی اختر صاحب بہادر کے
حاضر ہوکر طریق اخلاص و یکجہتی اسطرف سے بیان کرے
چنانچہ حسب الحکم وہ اور محمد عمر خان مقام سانگانیر مین جرنیل

نے سے مستفید ملازمت ہوئے اور اصلاح طرفین سے

اسباب پر قرار پایا کہ مابین دونوں لشکروں کے ایک میدان

رہوا اور وہاں بزم اتحاد منعقد ہو کر بلا واسطہ جرنل و امیر

باہم درستی مقدمات مین کرین چنانچہ سانگانیر و نیماہیڑہ

رمیان ایک جگہ مقرر ہو کر امیر و جرنل موصوفین سے

جاہ و احتشام تمام وہان ملاقات کی اور مراتب استقبال اور

وغیرہ کے بخوبی ادا ہوئے اول صاحب موصوف

ڈیرہ امیر مین رونق افزا ہوئے دوسرے دن امیر نے

بزم جرنل صاحب کو مسرت اندود کامرانی کیا جرنل بہادر نے

اسقدر اخلاص و محبت امیر سے کیا کہ دام الفت مین پابند

ہوئے اور چند روز اسیطرح اوس مقام مین ٹھیر کر ہر ایک نے

دوسرے سے ربط و ضبط بڑہایا اس عرصہ مین لالہ ہرنجن

وکیل بہی داخل لشکر ہوئے تب جرنل موصوف نے امیر

کو واسطے ثبت کرنے مہر کے عہدنامہ پر پیام دیا امیر نے
کہا جب تک میری شروط منظور نہونگی مجکو مصالحت ہرگز
منظور نہین اور وکیل مذکور کو مع خریطہ جرنیل صاحب سے
مقابلہ کرکے درستی اس امر مصالحت کی حوالہ رائے محبت
پیرائے منتظم الدولہ رزیڈنٹ دہلی کے فرمائی اور ادہر
رخصت کیا اور منتظر جواب رہے غرض جب وکیل دہلی مین
جاکر شرفیاب ملازمت منتظم الدولہ بہادر سے ہوا تو چونکہ
وہ نہایت دانا اور صاحب فراست خیرخواہ اہل استعداد تہے (ان)
نے جواب مفصل اون شرائط کا کچھہ نہ لکہا فقط یہی دو
باتین جواب خریطہ مین تحریر کین کہ بسبب تمہارے مہری عہدنامہ
صاحبان صدر کے پاس پہونچکر باعث استحکام رابطہ
وداد و اتحاد ہوگا اور موقت نتایج دوستی کمپنی بہادر کے خوب
آپ پر ظاہر ہو جاوینگے کہ اونمین سرسبز آپکی بہبودی امور

ہوئی خلاصہ یہہ کہ امیر نے باعتماد صداقت قول
درستی فعل دانایان فرنگ کے وفاق کو نفاق سے بہتر
نکر مہر اپنی اوس عہدنامہ پر ثبت فرمائی اور پاس
نل صاحب موصوف کے کہ ذمہ دار درستی ہرگونہ مقدمات
میر کے بعد ثبت ہونے مہر کے ہوئے تھے بھیجدیا اور تمام
کاروبار اپنے اونکے حوالہ فرمائے تا بمقتضائے الفت و
یک جہتی جو بہتر و مناسب جانین عمل مین لاوین اور چونکہ
اوس صلحنامہ مین کہ مقبول طرفین تہا یہ شرط بہی تہی کہ
امیر نصف توپخانہ تفویض سرکار انگریزی کرین اور
پیادہ اور رسالے زائد حاجت سے برطرف فرماوین اور
طلب تنخواہ اونکی سرکار انگریزی سے دیجاویگی لہذا جنرل
الہ دونہ بہادر نے امیر سے واسطے ایفائے اس
شرط کے سوال کیا اور ہمراہ امیر کے لعل سو ہنہ و خنجا گلہ

وغیرہ پرگنات چھپور مین کہ مہوراجہ بہادر لعل سنگھ اور نو
ب خان اور میان اکبر محمد خان کے اون مقامات
پر معین تہے جاکر نصفی سامان جنگ طلب کیا ہرچند ا
مین سپاہ نے انکار کیا لیکن فہمایش امیر سے
سات آٹھ لاکھ روپیہ تنخواہ کے حسب مرضی امیر جرنیل موصوف
سے وصول کرکے سامان موعود سرکار کے تفویض کیا
اور جرنیل صاحب نے نصفی توپخانہ لیکر زائد سپاہ کو
برطرف کیا اور بقیہ افواج سے واسطے ایک جماعت
منتخب کے امیر سے کہا کہ اونکو موضع ہریانہ مین روانہ
کرین تا انسے انصرام کار سرکار کا کیا جاوے امیر نے
بعد عہد و پیمان کے رسالہ محمد عمر خان اور اخوندزادہ محمد
ایاز خان اور راجہ بہادر کو مع سات آٹھ پلٹنون کے
خدمت جرنیل صاحب مین نامزد فرمایا اس درمیان مین

جناب صاحبزادہ محمد وزیرخان بہادر جو شیرگدہ سے بمقام
نیماہیرہ علاقہ سبجے پورمین تشریف لاے تہے اگر بدولت
امیر سے شرفیاب ہوے امیر اونکے دیدار سے مسرور
ہوے اور واسطے ملاقات جرنیل صاحب کے تہ بفاصلہ ایک
منزل کے فرودکش تہے روانہ فرمایا جرنیل موصوف نے استقبال
کر کے قریب اپنے اونکو اوتارا اور بہت دلجوئی اور تسلی
کی اور چونکہ اسوقت مین نواب جمشید خان دس بارہ ہزار
فوج سے ضلع شینجاوا ٹی مین مقیم تہے خبر مصالحت
امیر کی سرکار سے سنکر طعنہ زن ہوے اور اپنے
کو خود سر رئیس مستقل قرار دیکر تفویض نصفی توپخانہ سے
انکار کیا ہر چند امیر نے فہمایش کی نہ مانا لاچار جرنیل نے
امیر سے کہا کہ اگر نواب جمشید خان کو تفویض نصفی توپخانہ
اور برطرفی سپاہ مین کچہہ تامل ہے تو ہمکو فقط اوسکی اجازت

درکار ہے امیر نے ناچاری اجازت دی کہ تنبیہ فرنگی کی جاوے جرنیل موصوف نے جرنیل سکندر صاحب اور جرنیل ازٹ صاحب اور جرنیل کمن صاحب کو واسطے مزد فرما کر خود جریدہ واسطے ملاقات صاحب گورنر بہادر کے گورکھپور کو روانہ ہوئے اور امیر صاحب نے رائے داتا رام کو اپنی طرف سے ہمرکاب جرنیل موصوف کے بھیجا اور کچھ سامان مثل شال شیر وغیرہ بطور پیشکش واسطے جناب صاحب کے ہمراہ کر دیا کہ بعد ملاقات کے استواری بعض مقدمات کی کراوین اور جب افسران سپاہ انگریزی قریب قلعہ جمشید خان کے پہونچی اور اونپر بابتہ انکار رود قتال وجدال کے تخویف کی جب وہ تاب ہم چشمگی سرکار نہ لا سکے تو اپنے کردار سے منفعل ہوئے اور سپاہ کو جواب دے توپخانہ سپرد سرکار کیا اس عرصہ مین جرنیل ڈکمین

صاحب نے براہ بوندی کوٹہ جاکر پنداروںکا انتظام لیا اور
جرنیل مالکم صاحب واسطے تدارک افواج ملہار راو ہولکر
اور جرنیل الفنسٹن صاحب واسطے رفع نزاع باجے راو
پیشوا کے اور جرنیل ہارسل اور جرنیل آدم صاحب واسطے
اصلاح راجہ ناگپور کے باافواج جرار تعاقب مقررہ پر پہونچکر
ہنگامہ آرا ہوے اور جدا جدا ہر ایک سے نائرہ قتال و
جدال مشتعل کیا یہ امور ۱۲۳۲ ہجری مین واقع ہوے
لڑائی لشکر ہولکر کی جرنیل مالکم صاحب سے اور مارا
جانا بائیصاحبہ زوجہ جسونت راو ہولکر کا ہاتھہ سے
ہری ہولکر برادر برادرزادہ جسونت راو سے اور
شکست اوس فوج سپاہ انگریزی سے جب
تلسا بائی زوجہ ہولکر نے بموافقت گنپت راو دیوان کے
مینا بائی مختارکار اپنی کو مقام نیجل پور مین

زہر دیکر مارا اور تانتیا وغیرہ اوسکے متوسلونکو پکڑ نا چاہا تو تانتیا
اول بہاگ کر نواب افتخار الدولہ عبد الغفور خان کے پاس
پناہ گزین ہوا پہر وہان سے راجہ ظالم سنگہ کے پاس کوٹہ مین
آیا بعد معائنہ احوال لکے تلسا بائی نے لچہمن بائی کو جو نندور
مین مینا بائی کے متقید اور گنپت راؤ سے موافق تہی رہا کر کے
بجاے مینا بائی مقرر کیا اس عرصہ مین سپاہ حبشی علاقہ
ہولکر نے واسطے اپنی تنخواہ کے بلوا کر کے دیوان گنپت راؤ
کو گرفتار کر کے اپنے ڈیرہ مین لیگئے اور نہایت تنگ کیا
تلسا بائی کو اوسکی گرفتاری سے کمال رنج ہوا اور سبکو
تنخواہ دیکر برطرف کیا اور معرفت بالا رام سیٹہہ کے
اوسکی رہائی کرائی جو سابق سے گنپت رام بالا رام
سیٹہہ سے مخالف تہا اور مختاری سیٹہہ مذکور کی
اوسکو ناگوار تہی لہذا اوسنے باتفاق تانتیا جوگ کے

ر فتار کرکے قلعہ مین مقید رہا اور خفیہ
و ا ولا اور بظاہر اوسکی مفروری کے اشتہار دیکر
ب عبد الغفور خان کی گرفتاری کی فکر کی اور نواب
صوف یہ حال دریافت کرکے بائیصاحبہ کے دربار
جانے سے کنارہ کش ہوے اور لشکر
سے جدا ہو کر بفاصلہ تین کوس کے مقیم ہوے
انہین دنون باقی سپاہ ہولکر نے کہ زیر حکم مرزا رو
اور روشن خان اور بھیم سنگہ اور ہزار تہی لوبیہ
تہی اور جابجا علاقون پے مقرر تہی خبر بیباقی تنخواہ مردان
کی سنکر بارادہ وصول تنخواہ اپنے مقامون سے کوچ
کے روانہ ہوے اور گنگرار پر آکر ڈیرے کیے اور بائیصاحبہ
اور دیوان گنپت راو سے بابتہ تنخواہ تقاضا کیا بائی صاحبہ نے
ونکی شورش ملاحظہ فرماکر سرداران مرہٹہ وغیرہ کو مشل

راجگی سیندیہ اور سواران پایگاہ اور میر صدر الدین
اور قاضی بلاقی اور مردان علی وغیرہ سواران ہندوستانی
کہ اوسوقت رفاقت مین حاضر تھے اپنے ساتھہ موافق
کرکے اون پلٹن والونکو دبایا اور واسطے کوشمالی
کے اونسے بتوپ وتفنگ لڑائی شروع کی
اون لوگون نے وہان لڑنا بے فائدہ جان کر
باتفاق نواب عبد الغفور خان کے کوچ کیا
اور پرگنات علاقہ ہولکر سے حشمہ تحصیل جاری کیا
اور میر صدر الدین اور میر مردان علی افسران سواران
ہندوستانی کو جو بوجہ بد انتظامی بائی صاحبہ جدا
ہوکر جابجا علاقہ مین متفرق ہوگئے تھے بصلاح
نواب عبد الغفور خان بلوا کر اپنے شامل کرلیا
آخر الامر نواب عبد الغفور خان باندیشہ بدنامی اور

ہوئے تھے نیز دانشمندان امیر سے کہ بپاس خاطر وجہ جو لکر اِس کام کی ممانعت مین روانہ ہوئے تھے حکمت اور حیلہ سے الگ ہو گئے اور وہان سے واسطے صلاح اس مقدمہ کے موضع کاگرون مین رانا ظالم سنگہ کے پاس آئے اور متعاقب انکے ماتنیا جوک اور میر صدر الدین اور قاضی بلاقی وغیرہ سرداران ہولکر بھی مشورت کو وہان پہونچے رانا ظالم سنگہ کہ مرد دانا ارسطو فطرت تھا اوسنے سب سے ملکے یہی فہمایش کی کہ بہتر صلاح وقت یہی ہے کہ تم نفاق چھوڑکر باتفاق باہمی بائیصاحبہ کی خدمت مین حاضر ہو اور تحریرین اسی مضمون کی امیر کے طرف سے بنام نواب عبد الغفور خان وغیرہ سرداران ہولکر کے پہونچین لہذا نواب مذکور نے مع سرداروں صلاح

تو رپر عمل کر کے خدمت بائی صاحبہ میں ایسے وقت پہونچے
کہ دیوان گنپت راو مع فوج مرہٹہ پونان کے طرف باجی
راو پیشوا کی مدد کو جانے پر آمادہ تھے مقارن اس
حال کے مردمان پٹالن نے جو بائی صاحبہ سے
آکر شامل ہوئے تھے دوج دریافت کر کے واسطے
وصول تنخواہ کے تقاضا کیا اور سد راہ روانگی کن ہوکر
بلوا کیا ہر چند بائی صاحبہ نے فہمایش کی اور فسرو نکو
جواہرات بیش قیمت امانت دیے کہ عنقریب خرچ خست
کر کے تمسکوبی باق کر دونگی مگر اونھون نے اہلا
نہ مانا اور سب جواہرات خورد و برد کر کے سپاہ کو
محروم کہا اور تحصیل محالات کر کے درپے خرابی
ریاست کے ہوے اور صاحبان انگریزی سے
درپردہ ساز کر کے راہ نمک حرامی پر چلے چنانچہ

نواب عبد الغفور خان نے بھی در پردہ بے اطلاع امیر صفت حکیم ظفر علی وکیل کے عمائد انگریزی سے گفتگو کر کے اپنا کام بنایا اور سند چند محالات مثل جاورہ وغیرہ سے جو جاگیر صاحبزادہ محمد وزیر خان صاحب فرزند رامی امیر میں سے جو نیل طامس اور مالکم صاحب سے کہ انتظام اوس ضلع کے مع افواج انگریزی مقرر تھے لکھوا کر حاصل کی اور جب افسران فرنگ نے امرا لشکر کو مثل عبد الغفور خان وغیرہ کے اپنا موافق کر لیا تب بائی صاحبہ کو تحریر کیا کہ اندنون چونکہ ہمکو تدارک غارتگرون کا اور مہم دکن درپیش ہے لہذا قلعہ کالنہ واسطے نگاہداشت جنگی کے خالی کر دین اور بروقت حاجت رسد غلہ وغیرہ کے پہونچاتے ہین بائی صاحبہ حسب سرشت ناقص العقل تھین اور نمک حرامی اور

برخلافی امرا سپاہ سے بے خبر پوہیں سکے اخوا
سے اپنے آپ کو حریف فوج فرنگ کا سمجھا اور اونکی کارزا
کو لعب و تماشا جانکر قلعہ دینے مین عذر و حیلہ لائین
اور مجوز اسبا کی ہوین کہ اگر سپاہ تنخواہی نکرے اور
میرا ساتھہ ندے تو جریدہ پونان چلکر پیشوا کی اعانت
کرنا چاہیئے چنانچہ موافق اس صلاح کے مہد پور سے
دو کوس دور پڑی تہین کہ مخبران انگریزی نے حالات
بے انتظامی فوج ہولکر کے جرنیل طامس اور مالکم صاحب
سے بیان کیے صاحبان موصوف کہ اجین مین قریب
ٹھہرے ہوے تہے بارادۂ سدراہ بائی صاحبہ کے آمادہ
ہوے اور کوچ کرکے پانچ کوس پر مہد پور سے جا
پہونچے اسوقت سپاہ ہولکر نے بصلاح ہری ہولکر کہ
بھتیجا ہولکر متوفی کا تہا بائی صاحبہ کو پالکی مین بٹھایا

راو ہو ۔۔ سانحہ نظر بند کیا اور دیوان
۔ راو کہ بسواری اسپ ہان سے کنارہ کشتی چلتا
نانتیا جوگ سے مقید کر لیا اور وقت روانگی
لی صاحبہ کو نالہ مین کہ جاے نشیب تہی قتل کیا اور
لے ملہار راو کو اپنا سردار مقرر کر کے ہمراہ لیا اور
جودیکہ فوج انگریزی قریب مہدپور آگئی تہی مست
ۂ غفلت رہے اور کچہہ جنگ کی تدبیر نکی سچ ہے
تدبیر موافق تقدیر کے وقوع مین آتی ہے
یہ اسی حال مین تہے کہ اودہر کنارہ دریا پر
ج انگریزی نمودار ہوئی اور قریب صف جنگ آراستہ
ہ ہولکر نے بہی اسیطرح آمادہ ہو کر صفین سوار و پیادہ کی
کین اور ملہار راو ہولکر کو گہوڑے پر بہٹا کر بجنگ
و تفنگ تیار ہوے نواب عبد الغفور خان بہی

مریض تھے اور نزدون سے پردہ
ظاہر مین نام کو سوار ہو کر بیگا شوالہ
گھیرے ہوئے جو فوج تھی لشکر مین کوئی سردار عمدہ
آسودہ کار نہ تھا لہذا ہر افسر اپنی راہ سلامتی ڈھونڈتا
تھا چنانچہ بجر د سہ ہونے تو پون فوج انگریزی کے متفرق
و پریشان ہو گئے لیکن بھیم سنگھ پوربیہ افسر اٹھیہ پلٹنوا
اور رام دین اور مرزا روشن بیگ و روشن خان وغیرہ
مع اپنی پلٹنون کے میدان مین ثابت قدم رہے اور یہ
بوچھار گولون گولیون سے فوج انگریزی پر سے کہ قریب تہا
اونکو شکست ہوا و زیر زبر ہو جاوین مگر جبکہ کوئی مددگار فوج
کا نہ تہا اور سوار ہی جدا کھڑے دیکھتے رہے کسی نے
نکیا تو فوج انگریزی نے بے دغدغا غیار پاتہا
گاڑ کر بڑہنا شروع کیا اور دو تین پٹالن انگریزی دریا سے

وقت آمدن سواران ہولکر اونکو دیکہکر نے رد و خورد بہی

محابا بہاگے اور تہلکۂ عظیم لشکر مین واقع ہوا لالاجی پریم سنگہ
وغیرہ افسر جنہون سے نے داد مردانگی دیکر میدان کارزار کو
بہ رونق دی تہی سوارونکے بہاگ جانے اور چہرہ اتواب فرنگ
زخمی ہوکر مضطرب ہوئے اور قریب چار یا پانچ ہزار
آدمیوں نکے مارے گئے باقی میدان سے کنارہ کش
ہوئے ملہار راو ہولکر نے بہی کہ طفل نادان تہا کچہہ سوارون
سے چلدیا غرض جب فوج انگریزی ظفریاب ہوئی تو توپخانہ
وغیرہ سامان پر قبضہ کیا اور ملہار راو نے ہمراہ سوارون کے
تین منزل جاکر پرتاب گڈہ مین مقام کیا جرنیل مالکم نے
براہ سرداری اور رسد سایروری کے اوس سے مصالحت کی اور
پہر وغیرہ محالات ضلع مالوہ محاصل دس بارہ لاکہہ روپیہ
سے اوسکے مصارف مین مقرر فرماکر طرفین سے عہدنامہ مقفت

کا تحریر ہوا اور اندور مین بطور تطر بند ملہار راو کو رکہا اور نواب
کریم خان پنڈارہ کہ تغیر لباس کر کے فرار ہوگیا تہا
اوجین مین پکڑ کر مع اوسکے اہل و عیال کے ضلع گورکہپور
مین بہیجا اور جاگیر ہزار روپیہ کی وہان اوسکی وجہ معیشت
کو عطا کی اور جرنیل ڈنکین کہ با سپاہ انگریزی بطرف کونہ و
بوندی ائی تہی اونہون سے نے پنڈارون کی گوشمالی کی اور
اونکے سردار ڈنگو مثل چیتو و راجن وغیرہ کے گرفتار کرکے مردم
آزاری سے باز رکہا یہ واقعات سنہ بارہ سو تینتیس مین
واقع ہوئی داستان لڑنا باجے راو پیشوا کا
سرکار انگریزی سے پونان مین اور شکست کہانا
قلعہ ستارہ مین جانا پہر باعث تعاقب آنا
پنڈل پور مین اور آراستہ کرنا صف مصاف
کا اور دوبارہ شکست پانا پہر ناکپور کو باُمید

نت وہان ملے راجہ سے جانا آخر صلح

زری سے جب باجی راو پیشوا نے اپنے گنگادہر
کیل کو بجرم موافقت کے سرکار انگریزی سے کہ بخواہی
مین ساعی تہا ہاتہ سے اپنے مختار کار گوکلیا نام کے
پور مین مروا ڈالا تو جرنیل سیرٹ نے پیشوا سے
قتل کا باعث پوچہا اوسنے رعب انگریزی سے
اس باختہ ہو کر کہا مجکو اس معاملہ سے اطلاع نہین
اس امر کی اوسکے قاتل گوکلیا مختار کار سے کیجاوے
جب جرنیل نے اوس سے دریافت کیا تو اوسنے براہ نخوت
و غرور کہا مین پیشوا کا نوکر ہون اس امر کی جوابدہی اپنے آقا
کو کرونگا آپ ہمین کیون سوال کرتے ہین یہ جواب سنکر
جنیل اوس سے بدظن اور آزردہ ہوے اور اسکی تدبیر کے
رہے ہوے لہذا اوس صاحبان انگریز کو جو چہاؤنی کہڑکی اور

ماں پونا میں تھے اس سے اطلاع دیکر وہا نسے
انگریزی کو طلب کیا یہ معاملہ دیکھکر گوکلیا نے بھی اپنی
فراہم کرکے جرنیل مذکور سے کہلا بھیجا کہ تم یہاں سے ا
جاؤ ورنہ بزور اوٹھا دئے جاؤگے چونکہ اوسوقت
موصوف کے پاس سوا چار کمپنی کے اور سپاہ نہ تھی لہذا اپنا
توقف وہاں مناسب نہ جانا بمقتضائے عقل دوراندیش
سے کوچ کرکے پونا سے تین چار کوس دور جا پڑے
گوکلیا نے باجے راؤ کو صلاح جنگ کی انگریزی فو
دیکر اسباب پر آمادہ کیا جرنیل موصوف نے باعث
سپاہ کے درگذر کی اور وہاں سے کوچ کرکے چار پانچ کو
دور جاکر میدان میں ڈیرہ کیا وہاں پس گوکلیا کچھ سپاہ
سے اوس پر حملہ آور ہوا اور زد و خورد میں اتفاقا مارا گیا او
زوجہ نعش کے ساتھ ستی ہوئی اسی عرصہ میں فوج انگریز

جرنیل موصوف پاس آپہونچین پیشوا
فراہمی سے ہراسان ہوا اور جرنیل سے مصالحت
پہر یونان مین بلوالیا اور چند سے سالک ظر
جو تمامی سردار پیشوا کے بجز گوکلیا اور چمنا آپا وغیرہ
کے براہ نمک حرامی انگریزون سے درپے ہو
ہوگئے تہے لیکن جب گوکلیا پر یہہ راز کہلا اور سنے
طاور دستاویزین سبکی بحکمت عملی حاصل کرکے
پیشوا کو دکہائین اور اوسکو صلاح بدانجام دیکر اسپر آمادہ
کہ جرنیل کو یونان سے نکالا بہر حال انکا تعلق یہان سے
کرنا مناسب ہے بجز اسکے انتظام یہان کا نہو سکیگا
بران پیشوا نے پہر جرنیل سروٹ سے مخالفت شروع
دی اور تہانے کو اوسپر زور دیا جرنیل
کوچ کرکے پل جوہین پرکہ قریب یونان ہے گیا

اور ہنوز جملہ سامان چہاونی نہیں پہ
پہ ولی کو لوٹ لیا اور اپنی سپاہ
بر جرنیل موصوف کا ہر طرف سے
قراولی شروع کی چنانچہ اکثر آد
او رخستہ ہوے گرد سی رات جرنیل الفتین وڈپو
ہوندسے پر مقیم تہا محصوری جرنیل کی لشکر
آ شامل حال ہوا پیشوا نے یہہ معاملہ دیکہکر شہر
اور تالاب گہاسے رام پر ڈیرہ کیا اور افواج انگریز
چار روز وہین پڑے رہے اس عرصہ مین اور چند
دو افواج کی چہاونیوں سے آگئین اوسوقت سر
اور نیل الفتین نے زور پکڑا تو جملہ سامان کوچ کیا
فوج پیشوا سے کہ سدراہ تہے ایک شب و روز جنگ
و تفنگ گرم رہی ن پیشوا تاب جنگ نہ لاسکا

باہوا اور، قلعہ ستارہ مین پلس بجرابائی
الی ساہو کے پناہی جب مدبران انگریزی بندوبست
پ نان سے فارغ ہوکر تعاقب مین قریب ستارہ پہونچے
بخوف وہراس باتفاق بجربائی اور اوسکے تینون
پنڈل پور گئے جب فوج انگریزی تعاقب
وہان بہی پہونچی تو پہر لوٹکر ستارہ مین آیا اور مال وسامان
قلعہ ستارہ مین رکہکر ہمراہ رفقا کے آمادہ فرار تہا کہ فوج انگریز
نے آگہیر لہذا کچہہ بحرکت مذبوحی ہاتہہ پانو مقابلہ کو ہلائے
من بعد بہاگ کر پہر پنڈل پور مین آیا اور وہانسے قلعہ
علاقہ کرناٹک مین کہ نہایت قلب واستوار تہا ایک
منزل پر جاکر وہانکے قلعہ دار کو کہ اوس سے بدگمان تہا
گیا اور قلعہ ناتیا کو موندیا پہر وہانسے اوترکر پنڈل پور
آیا اور فوج کو ہمراہ اپنے بہائی چمنا آپا کے کسے

روانہ کر کے بصلاح گجراہالی کہانا اُنہانے فوج کو
ٹہرا ہوا تہا کہ جرنیل سمرٹ اور کرنیل الفنسٹن مع سپاہ براہ
کوہستان یلغار کر کے پنڈل پور میں آ پہونچے اور گہوڑ
چڑہی توپوں مارنا شروع کیں بوقوع اُس معاملہ کے
پیشوا حواس باختہ تہا گہوڑے پر سوار ہو کر بطرف کوہستان
بہاگا اور گوکلیا کہ مرد دلاور تہا اور دوسے تنگ لڑائی کو
کہڑا ہو گیا اور جوہر شجاعت آشکارا کر کے مارا گیا چونکہ گجرا بائی
رانی ستارا ہو در پردہ انگریزوں سے ملی ہوئی تہی لہذا اوسنے
فوج کا کوچ کرا کر پیشوا اور گوکلیا کو بحیلہ طعام ٹہرا کر انگریزوں کو
کہلا بہیجا تہا جب فوج انگریزی آگئی اور پیشوا فراری ہوا اور
گوکلیا کشتہ ہوا تو وہ فوج انگریزی کے ساتہہ ہو گئی
اودہر فوج پیشوا نے خبر فرار ہونے اپنے آقا کی سنکر
براہ ہراہن متفرق ہو گئے اور پیشوا پرورش کرتا ہنگسر بہ پہونچے

شام کو پیشوا بہی وہان فوج سے جاملا صبح کو
میداماد اور راجہ ناگپور کیطرف روانہ ہوا اثناے راہ مین
پاجہائی پیشوا کا جو دو ہزار سوار سے تلاش پیشوا
نکلا تہا ملکر شریک حال ہوا اور جواونہین دونون راجہ
رنے یہ معاملہ بربادی پیشوا کا انگریزون سے دیکہا
نیل متعینہ ناگپور سے بدظن ہوکر واسطے اوٹہانے
ڈوئی کے پیام دیا اوس جرنیل نے جلدتر اوجہا ہوکے
ری فوج فراہم کرکے راجہ ناگپور سے لڑائی شروع
اور شکست دیکر اوسکو پکڑ لیا اور ہنوز سپاہ عرب
اوسکی نوکر تہی جنگ ہو رہی تہی کہ دیوان ناگپور بغرض
دادرسی پر جاکر پیشوا سے ملا اور حال گرفتاری آیا
اور لڑنا قوم عرب کا اور محاصرہ رکہنا انگریزون
کو سب اوس سے بہ تفصیل

پہ رپرلطو بامداد دیسے ہوا چنانچہ پیشوا سے ملے
چاندا جاتا تہ ناگپور سکے بفاصلہ ایک منزل مقام کیا دو تین
چار دن وہیں رہا اتفاقاً قہر آلہی ایسا ناگاہ نازل ہوا
تگرگ بسیار سکے اوسکے لشکر پہ برسے اور بہت
صدمہ سے تلف ہوا دہنو ہوس اوس بلا سے ناگ
سے جمع خاطر نہو سے تہے کہ جرنیل سیرٹ اور الفنسٹن
جو اوسکے تعاقب میں تہے قریب موضع چاندا پہو
اودہر جرنیل ناگپور نے شہر کو فتح کرکے وہان اپنا عمل
دخل کیا اور جماعت عرب کو خارج کرکے باشارہ رزیڈنٹ
صاحبان انگریز سے نے وہان جاکر اپنا بندوبست
یہ سنکر پیشوا ہوش باختہ ہوکر مستعد کوچ ہوا تہا کہ فوج
انگریزی سے نے جو اوسکے تعاقب میں تہی قریب پہو
گولے ا... شروع کیے اور جو اہر خانہ پیشوا کا ا

خانصاحب اور حافظ محمد جمال خانصاحب

اور حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب اور محمد کمال خان

صاحب اور احمد یار خان صاحب اور احمد علی خانصاحب

محمد جلال خانصاحب اور محمد بخت بلند خانصاحب

اور محمد منیر خان صاحب اور محمد اکرم خان صاحب

محمد ہدایت اللہ خان صاحب ممدوحین کے بہ عیش

عشرت فراغ بالی سے عمر گرانمایہ کو صرف فرمایا

تعالے اس رئیس و ریاست کو مکارۂ زمان اور